ہی اور بچا ہی بالون کا اسمین چار دقیقے ہین **پہلا دقیقہ** عقیقے کی لفظ کی معنی کی بیان مین جاننا چاہیے کہ عق کی لفظ جو عین کی زبر اور قاف کی تشدید کی ساتھہ ہی اسکی معنی لغت مین پھاڑنا اور لڑکی کیطرف سی قربان کرنا اوسکی پیدا ہونیکی پہلی ہفتی مین اور ماکی پیٹ کی بال جو لڑکی کی سر پر ہوتی ہین دور کرنا اور عقیق جواہر کی وزن پر ہی اور عقہ عین کی زیر اور قاف کی تشدید کی ساتھہ اور عقیقہ سفینہ کے وزن پر انسان اور حیوان کی بچی کی بال اور عقیقی کی معنی اونٹ کی بچی کی بال کی بھی ہین اور بکری مینڈھا جو پہلی ہفتی مین لڑکی کی لیی قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہی اور سفر السعادۃ کی شرح مین ہے کہ ابو عبیدہ اور اصمعی وغیرہ علما کی نزدیک مختار یہ ہی کہ عقیقہ اصل مین اون بالونکا نام ہی کہ پہلی پہل لڑکی کی بسر پر جمتی ہین اور پیدا ہونیکی وقت موجود ہوتی ہین اور اون بالون کا نام عقیقہ اسواسطی رکہا کہ عق کی معنے پھاڑنا اور یہ بال گوشت اور چمڑا پھاڑ کی نکلتی ہی ہین پھر اب مجازا اوس جانور کا نام عقیقہ رکھدیا جو لڑکی کی لیی ذبح ہوا سو اسطی کہ لڑکی کی سر کی بال اس جانور کی ذبح کا سبب ہین تو اس سبب سی سبب کا جو نام تہا وہ مسبب کا ٹھرایا سو اب یہ مجازی معنی ایسی مشہور ہوگئی کہ عقیقی کی لفظ بولتی ہی جھٹ پٹ وہ جانور ہی بوجھا جاتا ہی اور ابن عبد البر نی نقل کی کہ امام احمد نی اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کی معنی قطع کی ہین چنانچہ ماباپ جب اولاد سی قطع کرتی ہین تو اوسکو عقوق والدین بولتی ہین اور ذبح کی معنی گردنکی رگ کاٹنا تو عقیقی کے معنی ذبیحہ ٹہری عام لفظ کا استعمال خاص مین کیا حقیقۃ العقیقہ مین مفاتیح الجنان سی نقل کر کی لکہا ہی وھی ای العقیقۃ الشاۃ المذبوحۃ علی ولادۃ المولود من العقۃ بالکسر وھی الشعر الذی تولد علیہ مولود من الناس والبہائم ثم سمیت الشاۃ بہا لذبحہا عند حلقہ فی الیوم السابع کذا فی مختار الصحاح وفی عقد اللآلی العقیقۃ ھی ان تذبح شاۃ عند الحلق اذا اتی علی الولد سبعۃ ایام وفی المرقاۃ نقلا عن المغرب العق الشق ومنہ عقیقۃ المولود وھی شعرہ لانہ یقطع عنہ یوم اسبوعہ وبہا سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ وفی شرح المقدمۃ العقیقۃ لغۃ شعر راس المولود وشرعا ما یذبح عند حلق شعرہ وفی شرح الاوراد العقیقۃ اصلہا الشعر الذی یکون علی راس الصبی حین یولد وانما سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ فی تلک الحال عقیقۃ لانہ یحلق عنہ ذلک الشعر عند الذبح ویسمی الشیء باسم غیرہ اذا کان مجاورا لہ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہی کہ عق کی معنی پھاڑنا اور عقیقہ اون بالون کو کہتی ہین کہ لڑکا اونکو لیی پیدا ہوتا ہی پھر اب جو بکری اون بالون کی موندنی کی وقت ذبح ہوا اوسکا نام عقیقہ رکہدیا

دوسرا دقیقہ اسمین دو نکتی ہین **پہلا نکتہ** اسمین وہ حدیثین ہین جنمین عقیقی کی فضیلت ہی سو سننا چاہیے کہ صحیح بخاری مین سلمان ضبی سے بیٹی سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃ فاہریقوا عنہ دما واميطوا عنہ الاذی یعنی لڑکی کی ساتھہ عقیقہ ہی سو گراؤ اوسکی طرف سی خون اور دور کرو اوس سی ایذا

[illegible]

چیز وے فی المرقاۃ امیطوا عنہ الاذی ای بحلق شعرہ وقیل بتطہیرہ عن
الاوساخ التی تلطخ بہ عند الولادۃ وقیل بالختان وھو حاصل کلام الشیخ
تورپشتی یعنی مرقات مشکوۃ کی شرح مین ہی کہ مراد ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکی
کی سر کی بال منڈوانا ہی اور بعضون کی نزدیک اوسکی تولد کی وقت کی آلایش پوچھنا
اور پاک کرنا اور بعضون کی نزدیک اوسکا ختنہ کرنا اور یہی شیخ تورپشتی کا مذہب ہی اور
ابو داؤد نے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا یعنی لڑکا
پیدا ہونی مین دو بکریان چاہیین اور لڑکی مین ایک اور اس مین کچھ تمہارا نقصان نہین کہ ذکر
ہون یا مونث اور امام ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی یہ سب مشکوۃ مین ہی اور انس
بن مالک نی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نبوت کی بعد اپنا عقیقہ کیا
لیکن حدیث کی شرح کرنی والون نے لکھا ہی کہ اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہی اور
جامع الاصول مین ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی سمرہ بن جندب سی روایت کی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل غلام مرتہن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم
السابع ویسمی ویحلق راسہ یعنی ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہے کہ ساتوین دن
اوسکی پیدا ہونی سے ذبح ہو اور اوسکا نام رکہا جاوی اور اوسکی سر کی بال مونڈی جاوین
جاننا چاہیے کہ مرتہن کے لفظ جو حدیث مین ہی اوسکی معنی مرہون کی ہین اس واسطی کہ مرتہن
اوسکو کہتی ہین جو اپنی پاس چیز گرو رکہی اور جو چیز گرو رکہی جاوے اوسکو مرہون اور
رہن اور رہینہ کہتی ہین اب اس مقام پر ایک سوال ہے جو طلب کی قابل وہ یہ ہی کہ باوجودیکہ لڑکا
عاقل بالغ مکلف نہین کہ اوس پر احکام شرع جاری ہون اور عقیقہ کرنین ثواب اور ترک مین مواخذہ ہو
پہر یہ جو حدیث مین فرمایا کہ ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہی اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کئی
طور پر ہی اول یہ کہ امام احمد حنبل نی اس حدیث کی معنے یون بیان کی کہ عقیقی سے تاکید اور زجر
اور نکرنی پر وعید سی مراد یہ ہی کہ اگر لڑکے کا عقیقہ نکرین اور وہ لڑکا لڑکپن مین مرجاوی تو
قیامت کی دن اپنی ماباپ کی شفاعت نکریگا تو جیسے گرو کی چیز بند ہوتی ہے اور اس سی فائدہ
لینا منع ہوتا ہی ویسا ہی لڑکی کی شفاعت بند اور ممنوع ہوگی ماباپ کی حق مین اور رہن کی معنے
لغت مین حبس اور منع کے ہین طیبی نے لکہا ہی کہ تعجب نہین کہ امام احمد نی یہ معنی صحابہ
تابعین سے سنی ہون اور وہ خود بڑے مجتہدون مین ہین تو ہمکو لازم ہے کہ اونکا قول
مانین اور اونکی حق مین نیک گمان کرین اور شیخ تورپشتی نی اس مضمون مین خلل نکالا ہے

[illegible]

یر الصداق ایسرہ یمنا

بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی

قدر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ [illegible] بہی جاتی بلکہ اسمین جو فرق ہی سو بڑی لوگ درکنار ادنی آدمی جان سکتا ہی

گنجایش نہین **فائدہ** مصنف [illegible] العین سی سنی ہونگی یہ تو ایک ترغیب کی بات بیان کرتا ہی جسکے

سننے و [illegible] حق [illegible] مقلدونکو چاہیی مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیون مانی فی شرح المقد

ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لم یعق عنہ لم یشفع فی والدیہ یوم القیمۃ وفی مرقاۃ

وفی التعین بالتعین واعتبار الناس علی اقوال واجودہا ما قالہ احمد بن حنبل معناہ

بہی [illegible] یشفع فی والدیہ وروی عن قتادۃ انہ یحرم شفاعتہما

ومن لا ریب فی ان الامام احمد بن حنبل رح ما ذہب الی ہذا القول الا بعد ما اخذ من

الصحابۃ والتابعین علی انہ امام من الائمۃ الکبار فیجب ان یتلقی کلامہ بالقبول وتحسین الظن بہ

انتہی وفیہ ان الحکم بتلقی ہذا المعنی من الصحابۃ والتابعین من علم الغیب وان وجوب

قبول کلامہ انما یکون بالنسبۃ الی مقلدیہ لا بالنسبۃ الی العلماء المجتہدین الذین خرجوا

عن ربقۃ التقلید ودخلوا فی مقام تحقیق الادلۃ والتایید اس عبارت کا مطلب وہی ہی جو اوپر لکہا گیا اور دوسرا جواب یہ ہی کہ اس حدیث کی معنی یہ ہین کہ جبتک لڑکی کا عقیقہ نہو جاوی تب تک اوسکا نیکیان حاصل کرنا اور آفتون سی بچنا اور اچہی اچہی صفتین اوسمین جمع ہونا بند اور موقوف رہتا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ لڑکی کا ایسا حال ہی جیسی کوئی چیز گرو ہوتی ہی کہ جبتک اوسکی عوض کا مال ندیی لوتب تک اوس سی نفع لینا درست نہین سو ایسی ہی لڑکی کا جبتک عقیقہ نکر لو تب تک اوسی پورا فائدہ نہین اسواسطی کہ اولاد اللہ تعالی کی جناب سی ایک نعمت عنایت ہوتی ہی سو اوسکا شکر واجب ہی یہ معنی حدیث کی شیخ تورپشتی نی اختیار کیی اور یہی شرح سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق نی لکہا ہی افاد مولانا علی القاری رح فی شرحہ للمشکوۃ ویحتمل انہ اراد بذلک ان سلامۃ المولود ونشوہ علی النعت المحبوب بالعقیقۃ وقال الشیخ تورپشتی معنی الحدیث ان الطفل کالشیء المرہون لا یتم الانتفاع والاستمتاع بہ دون فکہ والنعمۃ انما تتم علی المنعم علیہ لقیامہ بالشکر وطریقۃ الشکر فی ہذہ النعمۃ ما سنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو ان یعق عن المولود شکرا للہ تعالی وطلبا لسلامۃ المولود یہ عبارت مرقات شرح مشکوۃ کی ہی اس کا حاصل مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت ہی اوسکا شکر ادا کرنا چاہیی اور اس نعمت کا شکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عقیقہ ثابت ہوا ہی کہ اس مین اللہ کا شکر اور لڑکی کی سلامتی کی طلب ہی دوسرا نکتہ

اختلاف کی بیان مین کہ لڑکی لڑکا دونون کا عقیقہ برابر ہی یا مختلف مطلب یہ کہ لڑکی لڑکا دونونکی ایک ایک بکری چاہیی یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری درکار ہی سو اکثر علما کی نزدیک مختار یہ ہی کہ لڑکا ہونی مین دو اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرین اور اسی پر اہل علم

[illegible]

[illegible]

عمل کرتی رہی یہی مذہب بہت قوی اور بیشک یہی اسواسطی کہ یہ حدیث [illegible] وقیل [illegible] عن
یعنی لڑکا ہو تو دو بکریان ذبح ہون بہت قوی او صحیح ہی [illegible] وھو حاصل کلام [illegible]
ترمذی سی نقل ہی کہ اس عقیقہ کی حدیث کی روایت [illegible] کہ مراد اذی کی چیز دور کرنی سی لڑکی
وسمرہ وابوہریرہ وعبداللہ بن عمرو انس وسلمان بن عامر تولد کی وقت کی آلائش پوچھنا
کی ہی اور امام ترمذی کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعضی عالم کہتی [illegible] یہی شیخ توربشتی کا مذہب ہی اور
ایک بکری ذبح کرین چنانچہ یہ مضمون حقیقۃ العقیقہ مین موجود ہی [illegible] شاۃ
الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ وبہ قال جمع ومنہم الشافعی وسوّی قوم بین الغلام والجاریۃ
عن کل شاۃ وھو قول مالک اور بعضی علما ایک بکری ذبح کرتی ہین دو حدیثون کی سند لاتی ہین
پہلی حدیث یہ ہی عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال عقّ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن شاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی راسہ وتصدقی
بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درہما او بعض درہم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن محمد بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب کذا
فی مشکوۃ المصابیح یعنی امام محمد باقر امام زین العابدین کی بیٹی امام حسین رح کی پوتی نی علی ابن ابی طالب
سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سی کیا اور حضرت فاطمہ زہرا رض کو
فرمایا کہ اسکا سر مونڈوا اور بالون کی برابر چاندی خیرات کرو سو تولی گئی وہ بال تو ایک درہم بھر نکلی اور یہان
راوی کو شک ہی کہ حضرت علی نی ایک درہم بھر فرمایا یا کچھ کم یا اسکو حضرت علی نی تخمینا فرمایا ہو جیسا
خدا جانی اس حدیث کی راوی ترمذی ہین اور ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور اسکی اسناد
متصل نہین اسواسطی کہ امام محمد باقر نی حضرت علی کو نہین پایا یہ مضمون مشکوۃ کا ہی پس حدیث سی صاف
معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری ہی فی المرقاۃ نقلا عن شرح السنۃ اختلفوا فی التسویۃ
بین الغلام والجاریۃ فذھب قوم الی التسویۃ بینھما بان یعق عن کل واحد منھما شاۃ واحدۃ
بھذا الحدیث وعن ابن عمر رض یعق عن الذکور والاناث شاۃ ومثلہ عن عروۃ بن
زبیر وھو قول مالک یعنی مرقاۃ مین شرح السنۃ سی نقل کیا ہی کہ لڑکا لڑکی کی برابری مین لوگون کا
اختلاف ہی سو ایک گروہ تو برابری کی طرف گئی ہین اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ ابن عمر سی روایت ہی
کہ مذکر اور مونث کی عقیقہ مین ایک بکری ذبح کی جاوی اور ایسی ہی عروہ بن زبیر سی روایت ہی
اور یہی امام مالک کا قول ہی اور دوسری حدیث یہ ہی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا رواہ ابوداود
وعند النسائی کبشین کبشین کذا فی المشکوۃ یعنی ابن عباس نی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی حدیث

[illegible]

ير الصَّدَاقِ اَيسرہٗ بعث

سبکو ... بتلایا اور کمتر حد مہر کی

مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ ... کا عقیقہ ایک ایک دنبی سی کیا اور نسائی کی روایت مین دو دو

نبائیں نہین. فائدہ مصنف [illegible] علامی سکے وجہ سی جواب دیا ہی پہلی وجہ یہ کہ حضرت حسنین کے

[illegible] ہی بر [illegible] وَمَا [illegible] کیا اسواسطیکہ حضرت امام حسین کا تولد جس سال ختم ہوا واقع

[illegible] اَلْعَالَمِیْنَ [illegible] کی برس امام حسین پیدا ہوی اور ام کرز کی حدیث ہجری کے

وفی التعین بالتعین واعتبار [illegible] ہوئی تب کی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ پچھلی حدیث پہلی سے

بہی لحاظ یہ سند ٹہیک ہوئی دوسری وجہ یہ کہ پیغمبر کا قول پیغمبر کے فعل سی زیادہ قوی اور پوری دلیل حکم کی ہی کیونکہ فعل کبہی حضرت کو خاص ہوتا ہی اور کسیکو ویسا کرنا درست نہین ہوتا بخلاف قول کے کہ اوسمین کسی شخص کی خصوصیت کا احتمال نہین مگر ہان جب حضرت خود کسیکو خاص کر دین تو وہ بات جدی ہے تیسری وجہ یہ کہ پیغمبر کی فعل سی فقط اتنی بات ثابت ہوتی ہی کہ یہ کام جائز ہی برا نہین اور قول سی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام مستحب ہی اسواسطیکہ شارع جس کام کا حکم کری اوسکا کم سی کم درجہ یہ ہی کہ مستحب ہو چوتہی وجہ یہ کہ اللہ تعالی نی مرد کو عورت پر بڑائی دی ہے چنانچہ میراث مین مرد کا حصہ عورت سی دونا مقرر کیا ایک مرد کی گواہی دو عورتونکی برابر ٹہرائی اور نماز مین عورت کی امامت درست نہین عورت کو ملک کی ومت اور امامت کا حکم نہ کیا تو ضرور ہوا کہ عقیقی مین بہی مرد عورت مین فرق اور متیاز ہوا اور یہ فرق دو ہی طور سی ہو سکتا ہی ایک یہ کہ لڑکی کے لیی عقیقہ ہو اور لڑکی کی سیلیے نہو جیسے مرد کی امامت درست ہی عورت کی نہین دوسری یہ کہ لڑکی کے تولد مین دو بکریان ذبح ہون اور لڑکے کی تولد مین ایک ذبح ہو سو پہلا طور تو ہو نہین سکتا اس واسطیکہ لڑکی کی عقیقی کی مقدمی مین حدیثین موجود ہین تو باقی رہا دوسرا طور تو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جن حدیثون مین لڑکے کی تولد مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک بکری ثابت ہوتی ہے وہ راجح اور قوی ہین اور یہی مطلب ہی یہ سب مضمون سفر السعادۃ کے شرح مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہے پانچوین وجہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن رض کی تولد مین جو ایک بکری ذبح کی تو اس سی فقط اتنا معلوم ہوا کہ ... لازم نہین ہی کہ دونون بکریان پیدا ہونیکی ساتوین ہی دن ذبح کرین تو بس اسمین احتمال ہی کہ آنحضرت نی ایک بکری امام حسن کی تولد کے دن ذبح کی ہو اور دوسری ساتوین دن یہ مضمون مرقاۃ کا ہے اور محققون نی اس مقام پر یہ اختیار کیا ہی کہ بہتر اور افضل تو یہ کہ لڑکے کی لیے دو بکریان ہون پہر اگر ایک ہی ہو تو بہی جائز ہی اور لڑکی کی واسطی ایک ذبح ... اور جاننا چاہیی کہ لڑکی کی تولد سی بہت خوشی نکرین اور لڑکی کی تولد مین غمگین نہووین کہ لڑکیونکا ثواب بہت ہی بہت لڑکون والون نی آرزو کی ہی کہ کاش ہماری لڑکا نہوتا لڑکی ہوتی یہ مضمون مسائل اربعین اور سراج المنیر کا ہے

فضل العمل من سنن [illegible] الصلوٰۃ والسلام [illegible] وفی الحدیث [illegible] بعث [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] مثال الغیب [illegible] مسئلۃ المسائل [illegible] بالبنات [illegible] فی عنایا النصب [illegible]

۶۰

انا انا [illegible] وعن [illegible] اللہ کو [illegible] موت [illegible] چاہتا ہی اور جب [illegible] دنیا کی [illegible] موت [illegible] مقدم [illegible] معلوم ہوا کہ لڑکیون کا تولد مین بہت سا ثواب حاصل ہونا چاہیی ۱۲ منہ

تیسرا وثیقه

تیسرا وثیقه اس بیان مین که عقیقه سنت ہی یا واجب سو جاننا چاہیی که
حنبل رح کی نزدیک عقیقه سنت ہی شرح مقدی مین ہی العقیقة سنة وقیل بتطہیرہ عن
عقیقه سنت موکده ہی اسکی حدیث کی دلیل سی اور سوا اسکی ان و ہو حاصل کلام الشیخ
ہی که امام احمد کی نزدیک واجب ہی لیکن امام اعظم کی نزدیک ازالہ ایذا کی جیسی دور کرنی سی لڑکی
حقیقة العقیقة ناقلا عن مجموع الروایات العقیقة سنة لد کی وقت کی آلایش پونچہنا
بعض الناس وعندنا لیست بواجبة ولا سنة لقوله علیه السلام تو ریشم کا مستحب ہی اور
کل دم قبلها یعنی اوس رسالی مین جسکا نام حقیقة العقیقة ہی مجموع الروایات سی نقل کرکی لکہا ہی که
امام شافعی کی نزدیک سنت اور بعضی لوگون کی نزدیک واجب ہی اور ہماری عالمون کی نزدیک نہ واجب ہی
نہ سنت اسواسطی که حضرت صلعم نی فرمایا که قربانی نی اپنی پہلی کی سب خون منسوخ کردیی اور بعضون نی
یہ زعم کیا ہی که عقیقه امام ابوحنیفه رح کی نزدیک بدعت ہی لیکن محققین حنفیه اسطرف گئی ہین که بدعت کی نسبت
امام صاحب کیطرف صریح افترا ہی بلکه حنفیون کی نزدیک عقیقه مستحب ہی اور امام محمد کی موطا مین ہی که
عقیقه جاہلیت کی رسم تہی سو پہلی اسلام مین جاری رہی پہر اسکی بعد قربانی نی سب اگلی ذبح منسوخ کردیی
جیسی که رمضان کی روزون نی سب روزی منسوخ کردیی اور جیسی جنابت کی غسل نی سارے پہلی غسل منسوخ
کردیی اور زکوة نی بالکل سب طرح کی صدقی منسوخ کردیی ایسا ہی مضمون شرح سفر السعادة کا ہی چوتہا وثیقه
اسمین دو تتمی ہین پہلا تتمہ اسمین کئی فائدی مذکور ہین جو عقیقی سی تعلق رکہتی ہین سو معلوم کیا چاہیی
ایک لڑکون کا حق ماباپ کی ذمی پر یہ ہی که پیدا ہونی سی ساتوین دن لڑکی کا عقیقه کرین لیکن اوس
لڑکی کی مال سی نکرین پہر اگر اوسکی مال سی کیا تو تاوان یعنی بدلہ دینا لازم ہوگا تو اگر باپ کو عقیقی کا مقدور
نہو اور ماسی ہوسکتا ہو تو ما ہی کر دیی چنانچہ شرح مقدی مین لکہا ہی والمخاطب بها من علیه نفقة
الولد فلیس للولی فعلها من مال ولده لانها تبرع فان فعل ضمن ولا تخاطب بها الام
الا عند اعسار الاب یعنی عقیقی کا حکم اوسپر ہی جسپر لڑکیکا کہانا کپڑا واجب ہی سو لڑکی کی ولی کو
اوسکی مال سی عقیقه کرنا درست نہین اسواسطی که عقیقه نفل ہی اپنی طرفسی احسان سو اگر اوسکی مال سی کیا
تو ضمانت دینا ہوگا اور ما کو عقیقی کا حکم نہین مگر جب باپ بیمقدور ہو تو البته ما کر دیی اور عقیقه کیا ہی لڑکا
پیدا ہوتی مین دو بکریان اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرنا اور اگر ساتوین دن عقیقه نہو سکی تو امام
شافعی سی روایت ہی که چودہوین دن کری اور اگر اوسدن بہی نہو سکی تو اکیسوین دن کری اور اگر اوسدن
بہی اتفاق نہو تو اٹہائیسوین دن کر دیی اور اوسدن بہی نہ بنجاوی تو پینتیسوین دن کری اور اگر اوسدن
بہی موقوف رہی تو بیالیس دن گذرین تب یہ سنت ادا کری اسیطرح سات سات دن بڑہاتا جاوی
پہر اگر مہینی گذر جاوین تو بہی سات کا حساب لگاتا جاوی مثلا سات مہینی بعد یا چودہ مہینی بعد یا اکیس مہینی بعد

[illegible]

چوتہا وثیقه

[illegible]

بُرالصَّداق اکسرہ لیعت

بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد جہد کی اقلا سینے برس یا چودہ برس یا کیس برس اور علی ہذا القیاس اور امام احمد سے
قدر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ [illegible] بلا [illegible] مین ایک بکری تو اوسکی پیدا ہونیکی دن ذبح کرین اور دوسری
نہایتہ نہین. فائدہ مصنف [illegible] وجہی یا ہی کہ موٹا اور تندرست اور ہاتھہ پاؤن سی سلامت ہو جیسے
[illegible] شیئًا و ما آنہی وھی کالاضحیۃ فی سنہا وجنسہا وسلامتہا ما نع
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ منہا والتصدق والاھداء والادخار وفی امتناع نحو البیع
وفی التعین بالتعین واعتبار النیۃ وفی غیر ذلک یعنی قربانی کی جانور کیطرح عقیقے مین جانور کا
بہی لحاظ کرین اوسکی عمر مین یعنی جیسا وہ دانا ہوا چاہیے ویسی ہی یہ اور جنس مین یعنی جیسی قربانی کرنا مینڈہے
اور دنبی اور اونٹ اور گائی کی خصی سی درست ہی ویسی ہی عقیقہ درست ہی اور جیسا اوسکا بدن
بی عیب چاہیے کہ قربانی کو کفایت کری ویسا ہی یہ اور جیسا اوسمین اچہا جانور چاہیے ویسی ہی اسمین اور جو
اوسکو کہاوی سو اسکو کہاوی اور جیسی اوسکو خیرات کرین ویسی اسکو خیرات کرین اور جیسی وہ دوستونکو
تحفہ بہیجا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا وہ باسی رکہا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا اوسکا بیچنا منع ہے
ویسا ہی اسکا اور جیسا وہ معین کرنی سی معین ہو جاتا ہی ویسی ہی یہ اور جیسی اوسمین نیت کا اعتبار ہی ایسی ہی
اسمین اور اسکی سوا اور چیزون مین قربانی اور عقیقے کا ایک حکم ہی اور عقیقے کی جانور کی ہڈیان اسطرح
علیحدہ کرین کہ ٹوٹ نجاوین اسواسطی کہ ہڈی نٹوٹنی مین لڑکی کی سلامتی کی تفاؤل ہے اور یہی امام مالک کا
مذہب ہی شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی ولا یکسر للعقیقۃ عظم من عظامہا بل یقطع من المفاصل
کہ عقیقے کی ہڈی نتوڑی جاوی بلکہ جوڑونسی چہڑا لیا جاوی اور مشکوۃ کی ترجمی مین ہی کہ امام شافعی کے
نزدیک یہی ہی کہ ہڈی نتوڑی جاوی اور میزان شعرانی مین ہے کہ امام شافعی اور احمد رح کی نزدیک
مستحب ہی کہ ہڈی نتوڑی جاوی اور بعضی علما ہڈی توڑنی کو مستحب کہتی ہین کہ اسمین لڑکی کی تواضع
اور انکسار کی فال ہی جانا چاہیے کہ بہتر تو یہ ہی کہ عقیقے کو لڑکی کا باپ یا دادا یا چچا ذبح کری یا اسکا نائب
یعنی جسکو یہ کہین وہ ذبح کری اور نہین تو جو کوئی ہو اور یہ بہی عقیقے کی تابع ہی کہ بعد ذبح کی مولود کے
سر کی بال مونڈواکی بالون بہر چاندی یا سونا تول کے محتاجون کو دی دیوین اور بال زمین مین گاڑ دین
یہ مضمون طیبی مشکوۃ کی شرح کا ہی اور اس لڑکی کی سر پر کوئی خوشبو کی چیز جیسے زعفران اور صندل ملین
اور جاہلیت کی رسم تہی کہ جب جانور ذبح کرنیکا ارادہ کرتی تہی تو اوس جانور کی تہوڑیسی بال لیکر
اوسکی گردن کی رگونکی مقابل رکہتی تہی اور جو خون اون رگونسی نکلتا تہا اوسمین اون بالونکو تر کرکی سر پر
ملتی تہی کہ خون کی لکیرین اوسکی سر پر بن جاوین بعد اسکی سر کو دہوکر مونڈواتی تہی اسکو تدمیہ کہتی ہین یہ
بری رسم ہی اس سی پرہیز کرین فی شرح المقدمۃ ویکرہ تلطیخ راس المولود بالدم لانہ
فعل الجاہلیۃ اور مشکوۃ مین بریدہ رض سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کنا فی الجاہلیۃ اذا ولد

[illegible] مینڈہا دنبہ اور [illegible] برس [illegible] اونٹ پانچ برس کا [illegible] عقیقہ مین [illegible] درست نہین [illegible] مختار الفقہ

جس جانور کا ایک سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا اسکا کان تہائی سی زیادہ کٹا ہو یا اوسکی دم تہائی سی زیادہ کٹی ہو یا اسکا [illegible] تہائی سی زیادہ [illegible] ان سب جانورون کی قربانی درست نہین اور اگر جانور [illegible] [illegible] قربانی کی [illegible] درست نہین ١٢

لاحدنا غلام ذبح شاة ولطخ راسه بدمها فلما جاء الاسلام
السابع ونحلق راسه ونلطخه بزعفران رواه ابو داؤد
جاہلیت کی زمانی مین ہمارا یہ حال تہا کہ جب ہم مین کسی کی لڑکا پیدا ہوتا
اور اوسکا خون اوس لڑکی کی سر پہ لگاتی تہی پہر جب اسلام آیا تو
اوسکا سر مونڈواتی تہی اور سر پر زعفران لگا دیتی تہی اس حدیث کی ...
نقط اور بڑہائی ہی کہ ہم اوسکا نام رکہدیتی تہی اور خطابی کہتی ہین کہ اوس لڑکی کا سر خون سی بہر کر نجس کرنا
کیونکر درست ہو حال آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مولود سی ایذا کی چیز اور نجاست دور کرو اور عقیقی کا
گوشت بانٹنی کا مستحب طریق یہ ہی کہ اوس جانور کا سر مونڈنی والی کو دین اور ایک ران دائی جنائی کو دین
بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصی کرین سو ایک حصہ تو فقیرون محتاجون کو دین اور دو حصی اقربا اور ہمسایہ کو تقسیم
کرین یہ تقریر مسائل اربعین کی ہی اور عقیقی کا چمڑا اور سر اور پانی گاڑنا جو مشہور ہی سو اوسکا کسی کتاب مین کچہ اثر
نہین معلوم ہوتا تو ظاہر یہ ہی کہ ناجائز ہو اسلیے کہ اسمین تلف مال ہی اور مال کا تلف کرنا شرع مین درست نہین
اور امام شافعی کی مذہب کی کتابون مین مذکور ہی کہ عقیقی کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہی اور اگر شیرین پکواوین
تو اور بہی بہتر ہی کہ اسمین لڑکی کی شیرین اخلاق کی فال ہی چنانچہ یہ مضمون شرح مقدمہ مین موجود ہی وان
یطبخ بحلو تفاؤلا بحلاوة اخلاق المولود اور یہ جو مشہور ہی کہ عقیقی کا گوشت عقیقی والی ماباپ دادی دادا
نانی نانا بیٹی بیٹا پوتی پوتا نکہاوین سو مسلمانون اور صالحونکی رسم ہی ما راٰہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ
حسن بلکہ خاتم المحدثین نی حدیث کل غلام مرہون بعقیقتہ سی نکالا ہی کہ اس حدیث مین رہن کی لفظ کہ
گرو کی معنی مین ہی فدیہ دینی پر دلالت کرتی ہی یعنی واسطی ماباپ وغیرہ کو کہ اوسکی طرف سی فدیہ دینی کا ارادہ رکہتی ہین
کہانا مکروہ ہی چنانچہ اسی سبب سی مسلمانونکی عادت جاری ہی کہ ماباپ اس گوشت کو نہین کہاتی اور فقہا کی ہم
بموجب اس حدیث مین اس معنی کیطرف لطیف اشارہ ہی چنانچہ یہ تقریر تحفۃ المشتاق فی بیان النکاح والصداق مین
موجود ہی اور عقیقی مین اونٹ اور گای بہی ذبح کرنا درست ہی اور ان دونونکا ساتوان حصہ بمنزلہ ایک بکری کی ہی
سبع البدنة او البقرة کشاة شرح مقدمی کی عبارت موجود ہی یعنی ساتوان حصہ اونٹ یا گای کا ایک
بکری کا حکم رکہتا ہی اور جب ارادہ ذبح کا کری تو یہ دعا پڑہ کی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کری اللهم هذه
عقيقة ابني فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم
اجعلها فداء لابني من النار یعنی ای اللہ یہ عقیقہ میری بیٹی کا ہی جسکا فلانا نام ہی اسکا خون اوسکی
خون کی بدلے اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکی ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑہ
اوسکی چمڑی کی بدلے اور اسکی بال اوسکی بالون کی بدلے بار خدایا کر دی اس عقیقی کو میری بیٹی کا بدل
آگ سی بچا کر ذبح کرنی والا لڑکی کا باپ نہو کوئی اور ہو تو اس کا اور اوسکی باپ دونونکا نام لیوی

ما جاہی کہ ... عقیقة ... وقیل بتطهیره عن ... ان وهو حاصل کلام الشیخ ... مراد ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکا ...

تقسیم گوشت عقیقہ

بجای فلان ... [illegible]

یرالصداق ایکدرہ لیعت

بکو صحیح بتلایا اور بکثرت حمد کی افلانے کا ہے اور اگر مولود مونث ہو تو ضمیر مذکر مونث
زنہیں اور اوسکی تفصیل تحفہ ۱۱ ت بلا مِهَا آخر تک پڑھے بعد اسکی یہ دعا بہی پڑہے
بالیں ہنین. فائدہ مصنف اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
ننکہ و پرا وپیرکا حی بر حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی مینی منہ کیا اوسکی طرف جسنی زمین اور آسمان بنایے ابراہیم کے
دین پر ایکطرف کا ہوکر اور مین نہین شریک کرنیوالا بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا
اور میرا مرنا اللہ کیطرف ہی جو پروردگار ہی عالم کا کوئی نہین اوسکا شریک اور یہی مجکو حکم ہوا اور مین
حکم برداروں سی ہون ای اللہ تجہی سے ہے اور تیری لیے ہی سب کچھ اللہ کی نام سی مین شروع کرتا ہون

اور اللہ بہت بڑا ہی **دوسرا تتمہ** اسمین اون حقوق کا بیان ہی جو اولاد کی ماباپ کی ذمے ہین سو دریافت کیا چاہیے کہ **ایک حق** یہ ہی کہ اولاد پیدا ہو تو اوسکو نہلاوین اور سفید کپڑے مین اوسکو لپیٹین اور زرد کپڑے سی بچاوین چنانچہ حقیقۃ العقیقہ مین شرعہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ يُغْسَلُ وَيُلَفُّ الْمَوْلُودُ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ نَقِيَّةٍ وَلَا يُلَفُّ فِي خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ **دوسرا حق** یہ ہی کہ اوسکی کانمین اذان کہی عن اَبِي رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِي اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی هٰذا حديث حسن صحيح یعنی ابو رافع سی روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مینی دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اذان دیتی حضرت امام حسن رض کی کان مین جب وہ پیدا ہوئی اور مفتاح النجاۃ مین ہی کہ جب ایک امام دونون اماموں یعنی حسنین مین سی پیدا ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داہنی کانمین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت اور امام حسین رض سی روایت ہی کہ جسکے کوئی اولاد پیدا ہووی تو چاہیی کہ داہنی کانمین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اسکی برکت سی لڑکا مرض ام صبیان سی محفوظ رہیگا سید فی مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی کہ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُؤَذِّنُ فِي الْيُمْنٰى وَيُقِيمُ فِي الْيُسْرٰى اور شرح مقدمہ مین ہی کہ يُسَنُّ اَنْ يُؤَذَّنَ فِي اُذُنِ الْوَلَدِ الْيُمْنٰى وَاَنْ يُقَامَ فِي الْيُسْرٰى لِلْاِتِّبَاعِ وَلِاَنَّهُ يَمْنَعُ ضَرَرَ اُمِّ الصِّبْيَانِ اس کا مطلب وہی ہی جو امام حسین رض کی روایت کا ہی جانا چاہیے کہ اذان کہنا اس واسطے مسنون ہوا کہ لڑکی کو پہلے ہی دنیا مین آتی وقت اللہ تعالے کا نام سنایا چاہیی پہر اذان کی تخصیص اسواسطے ہی کہ اس سی شیطان بہاگتا ہی اور رزین کی روایت مین آیا ہے کہ قل ہو اللہ بہی پڑہے اور روضہ مین ہی کہ مستحب ہے کہ لڑکی کی کانمین کہی اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی ای اللہ مین اس اولاد کو اور اوسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا ہون شیطان مردود سے یہ مضمون مشکوۃ کے شرح اور شرح سفر السعادۃ کا ہے.

ترجمہ
دوسرا تتمہ
پہلا حق
دوسرا حق
ابو رافع [illegible]
[illegible]

کنز العباد مین ہی کہ جو کوئی اذان کہی اوس وقت اپنا منہ داہنی بائین پہیرتا جاوے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی وقت [illegible] اور جب دوسری کان مین اقامت کہے تو کہے اللّٰهم اجعله برا تقيا وانبته في الاسلام نباتا حسنا [illegible] یعنی ای اللہ [illegible] اوسکو نیکوکار [illegible] اور اوسکو اسلام مین اچہا [illegible] اعیذہ بالواحد الصمد من شر حاسد [illegible] اور پناہ مین دیتا ہون [illegible] ۱۲ منہ

تیسرا حق

تیسرا حق یہہ ہی کہ اوس لڑکی کی تالو مین کوئی میٹھی چیز ملین جیسی خرما تا کہ
ایمان کی مٹہاس نصیب کری حقیقۃ العقیقہ مین ہی ویحنک بالتمر وقیل بتطہیرہ عن
الیدین ای یمضغ له التمر ثم یطعم وفی العینی شرح البخاری ویستحب وحاصل کلام الشیخ
تحنیکه فان قلت ما الحکمۃ فی تحنیکه قلت قال بعضهم یصنع ذلک بالصبی لیتعود
علیه فیا سبحان الله ما ایراد هذا الکلام واین وقت الاکل من وقت التحنیک وهو حین یولد
والاکل غالبا بعد سنتین او اقل او اکثر والحکمۃ فیه ان یتفاءل له بالایمان لان التمر ثمرۃ
الشجرۃ التی شبهها رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمؤمن وبحلاوته ایضا والاولی فی
التحنیک التمر فان لم یتیسر فالرطب والا فشیء حلو وعسل النحل اولی من غیره ثم ما لم تمسه النار
یعنی تحنیک کیا جاوی لڑکا چھوہارہ سی تاج المصادر لغت کی کتاب مین لکھا ہی کہ تحنیک کی معنی لڑکی کا تالو ملنا
مطلب یہہ ہی کہ چھوہارا چبا کر اوسکو کہلانا اور عینی بخاری کی شرح مین ہے کہ مستحب ہی لڑکی کی تحنیک اور لیجانا
کسی اچھی آدمی پاس کہ وہ تحنیک کر دی پہر اگر تو کہی کہ تحنیک مین کیا حکمت ہی تو مین کہونگا کہ بعضونکا قول
تو یہہ ہی کہ اسواسطی تحنیک کرتی ہین کہ اوسکو کہانیکی عادت ہووی یعنی وہ کہانیکا خوگر ہو جاوی اور قوت حاصل
اوسکو کہانی پر سو یہہ بات بڑی تعجب کی ہی ای سبحان اللہ کہان کہانیکا وقت کہان تحنیک کا وقت تحنیک
پیدا ہونی کی وقت ہوتی ہی کہانا کم وبیش دو برس بعد ہوتا ہی حکمت اسمین لڑکی کی ایمان کی تفاؤل ہی
اسواسطی کہ چھوہارا ایسی درخت کا پہل ہے کہ اوسکو اور اوسکی شیرینی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مومن سی اور اوسکی شیرینی ایمان سی تشبیہ دی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ خشک چھوہارسی تحنیک کرین پہر اگر
نہ میسر ہو تو تر ہی چھوہارا سہی اور یہہ بہی نہو تو جو میٹھی چیز بہم پہنچے اور مکہی کا شہد بہتر ہی اور شیرین چیز سے
پہر اسکی بعد جو ایسی چیز ہو کہ اگ مین نہ پکی ہو روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرمہ چبا کر عبد اللہ
بن زبیر کی مونہہ مین ڈالا تو پہلی چیز کہ اوسکی کی شکم کی اندر گئی حضرت کی دہن مبارک کا لعاب ہی تہا بعد اسکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرما اونکی تالو مین ملا پہلا لڑکا کہ اسلام کی زمانی مین پیدا ہوا ابن زبیر ہی تہی انکے
پیدایش کی مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی تہی سبب یہہ کہ لوگ کہتی تہی کہ یہودیون نی سحر کیا ہی کہ مسلمانون سے
اولاد نہ پیدا ہو یہہ مضمون جامع شتی کا ہی

چوتہا حق

چوتہا حق یہہ ہی کہ اوسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا
دودہ پلاوی نہ فاسقہ اور اجلاف عورت کی دودہ سی بچاوی اور سنت تو یہی ہی کہ خود ماہی پلاوے
حدیث مین ہی کہ لیس للصبی خیر من لبن امه یعنی نہین بہتر ہی لڑکی کی حق مین اوسکی ماں کی دودہ سی
یہہ مضمون شرعۃ الاسلام کا ہی

پانچوان حق

پانچوان حق یہہ ہی کہ لڑکی کی رونی سی تنگدل اور ملول نہوا چاہیے
کہ روتی وقت لڑکا حق تعالی کی حمد اور والدین کی لیے دعا اور استغفار کرتا ہی اور بعض اخبار میں
وارد ہی کہ فرزند مومن چار مہینی تک لا اله الا الله کہا کرتا ہی بعد اوسکی چار مہینی تک محمد رسول الله کہا کرتا ہی

پر الشفاق اکبر دو بعث
بتاوے ہیچ بتلایا اور کئی حدیثوں کی

عذر ہین اور اوسکی تفصیل لکھتا اللھم اغفر لی ولوالدی کا ورد کرتا ہی اور کافر کا لڑکا بھی کلمہ پڑھتا ہے بالیقین ہین. فائدہ مصنف اللھم لعنۃ اللہ علی والدی کہتا ہی یہ سب تقریر شرح شرعۃ الاسلام مین ہے پر اور سپیر کا ہی بر پیدا ہونیکی ساتوین دن اوس بچی کا اچھا سا نام رکھی شرعۃ الاسلام مین ہے وحسّن اسم ولدہ فانہ یدعی یوم القیمۃ باسمہ واسم ابیہ ویسمیہ باسم من اسماء الانبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین واحق ما یسمی بہ الوالد عبد اللہ وعبد الرحمن ونحو ذلک یعنی اچھا نام رکھی اپنی اولاد کا کہ قیامت کی دن وہ اپنی نام اور اپنی باپ کی نام سی پکارا جائیگا اور پیغمبروں کے نام پر نام رکھی اور بہت بہتر نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی اور اسکی سوا جس نام مین عبد کی لفظ یا امۃ کی لفظ ہو اللہ تعالی کی کسی نام کیطرف مضاف ہو جیسی عبد اللہ ذکر کا نام اور امۃ اللہ مونث کا نام یا اللہ دیا اور اللہ دی اور خدا بخش وغیرہ نام آور ترمذی مین ابن عمر کی روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتوین دن لڑکی کی نام رکھنی کا حکم کیا مشکوۃ مین ہی احبّ الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہا ہمام والحارث یعنی بہت پیارا نام اللہ تعالی کی نزدیک عبد اللہ وعبد الرحمن ہی اور بہت سچا نام ہمام اور حارث ہی فائدہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اسواسطی اچھا نام ٹھہرا کہ اس نام سی بندگی کی صفت کہ حقیقت انسان کی ہی اللہ تعالی کے واسطی ثابت ہوتی ہی اور ہمام اور حارث اسواسطی سچا نام مقرر ہوا کہ ہمام کی معنی ہین اندوہناک اور کوئی شخص دنیا مین غم اور اندوہ سی خالی نہین اور حارث مشتق ہی حرث سی جسکی معنی کسب اور زراعت کے ہین اور دنیا مین سب لوگ کاسب ہین جو کچھ یہان بوئینگی وہان کاٹینگی الدنیا مزرعۃ الآخرۃ اور یہ بھی روایت ہی کہ خیر الاسماء ما حمّد وما عبّد یعنی بہتر نام وہ ہی جو حمد اور عبد سی نکلا ہو جیسی محمد اور احمد اور عبد اللہ اور عبد الکریم اور سنن نسائی اور ابو داؤد مین وہب جشمی سی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تسمّوا باسماء الانبیاء یعنی نام رکھو پیغمبرونکی نام پر یہ حضرت نی بطریق استحباب فرمایا کہ پیغمبر مخلوق مین افضل اور اکمل لوگ ہین تو انکی نام سب نامونسی اشرف اور افضل ہوی سیوطی کی جامع صغیر مین ہی کہ طبرانی نی عبد اللہ ابن عباس سی روایت کی کہ من وُلِدَ لہ ثلثۃ اولاد فلم یسمّ احدہم باسم محمد فقد جہل یعنی جسکی تین اولادین ہوئین سو اوسنی ایک کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام پر نہ رکھا تو بیشک اوسنی اسکا ثواب نہ جانا اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد مین ابو ہریرہ رض سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تسمّوا باسمی یعنی میرے نام پر نام رکھو جاننا چاہیی کہ حضرت کی نام پر نام رکھنا مستحب ہے اکثر روایتون مین اسکی ترغیب اور بشارت واقع ہی کہ جسکا نام محمد ہوگا اوسکی رسول خدا شفاعت کرینگی اور اوسکو بہشت مین لاوینگی چنانچہ صاحب قصیدہ بردہ نی کہا ہی شعر فانّ لی ذمّۃ منہ بتسمیتی محمدا وہو اوفی الخلق بالذمم شرعۃ الاسلام شرح

[illegible]

عیسیٰ ابراہیم اسحٰق
یعقوب یوسف وغیرہ

[illegible]

شمائل میں ہی وینبغی ان تجری التسمیۃ باسم من اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل بتطہیر لعین
قال اللہ تعالی بعزتی وجلالی لا اعذب احدا یسمی باسمک فی النار حاصل کلام الشیخ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام مقرر کیا جاوے اسواسطے کہ حدیث [illegible] کے نزدیک
روایت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھکو اپنی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز نہ عذاب کرونگا کسیکو
جسکا نام تیری نام پر ہوگا آگ میں اور یہی حدیث قدسی میں وارد ہی کہ انی الیت علی نفسی ان لا ادخل
النار من اسمہ احمد او محمد یعنی بیشک میں نے قسم کھائی اور ٹہرالیا اپنے نفس پر کہ نہ داخل
کروں آگ میں اوسکو جسکا نام احمد یا محمد ہو اور ایسے نام جنمیں خصومت اور بدخوئی نکلے ہرگز نہ رکھے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برا نام حرب اور مرہ ہی کہ پہلے سے لڑائی اور خصومت اور
دوسرے سے تلخی اور بدخوئی ظاہر ہوتی ہے اور ان ناموں سے احتراز کریں جنسے بڑی شان اور بڑا مرتبہ
معلوم ہو جیسے شاہنشاہ اور ملک الاملاک حدیث میں آیا ہی ابوہریرہ رضی کی روایت سی کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوارترین ناموں میں اللہ تعالی کی نزدیک شاہنشاہ ہی اور ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہی کہ لا مالک الا اللہ یعنی کوئی بادشاہ نہیں سوا اللہ کی اور صحیح مسلم میں ہی کہ سخت
غضب میں اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کی دن خدا تعالی کے نزدیک ہوگا کہ اوسنے اپنا نام ملک الاملاک
یعنے شاہنشاہ رکھا تہا کوئی بادشاہ نہیں اللہ تعالی کے سوا اسواسطے جاننا چاہیے کہ ان ناموں کی سوا
جس نام میں ایسا وصف پایا جاوے اوسکا بھی حکم ہی مثال کی واسطے ایک دو نام لکھے گئے یہ مضمون سفر السعادۃ
شرح کا ہی ساتوان حق لڑکی کا ختنہ کرنا ہی مجمع البرکات میں ینابیع سے نقل کرکے لکہا ہی للاب
ان یختن ولدہ یعنی باپ کو چاہیے کہ اپنی بیٹی کا ختنہ کرے اس مقام پر ختن کی معنی لکہنا مناسب ہے
سو جاننا چاہیے کہ ختن فتح خای نقطہ دار اور سکون تای مثنات کی ساتہ ختنہ کرنا اور اگر تا اور نا دونو
زبر یعنی فتح پڑہو تو داماد اور خسر یعنی جورو کی باپ اور جورو کی طرف کی رشتہ دار کو کہتے ہیں اور خا کے
خی کی زیر یعنی کسرے کی ساتہ ختنہ اور مرد اور عورت کی پیشاب کی جگہہ کاٹنا اور ختنہ خی اور تی دونو
زبر سے ساس یعنی جورو کی ماں یہ سب قاموس میں ہی اور جاننا چاہیے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور
اکثر علما اور بعضی شافعیوں کی نزدیک ختنہ کرنا سنت ہی اور شعار اسلام سے ہی یہانتک اگر کسی
شہر کی سب لوگ ملکر اتفاق کریں کہ ختنہ نکیا چاہیے تو حاکم کو چاہیے کہ ان سے لڑے یہ مضمون محیط سے منقول ہی
اور فتاوی قاضی خان میں یہی ہی کہ اذا اجتمع اہل مصر علی ترک الختان قاتلہم الامام کما
یقاتلہم فی ترک سائر السنن اور ختنے کی مسنونیت کی موید امام احمد کی مسند میں حدیث ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الختان سنۃ للرجال ومکرمۃ للنساء اور اکثر شافعیوں اور بعضی علما
کی نزدیک واجب ہی اور دونوں گروہ کی دلیلیں بڑی بڑی کتابوں میں موجود ہیں جسکو دیکہنا ہو

ساتوان حق

[illegible]

ایر الصداق ایک رقعہ بعض
بکو صحیح بتلایا اور کمتر جدجہد کی
نر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ ا
باشر نہین فائدہ مصنف
اشا کرو پر اور پیرکا ہی

ن ہی اختلاف سوا امام اعظم سی منقول ہے کہ لا علم لی بہذا المتن کا کچھ علم نہین اور کوئی قطعی دلیل بھی قائم نہین اور رضا جسین ام محمد سی بھی اسمین منقول نہین کچھ ثابت نہین و شمس الائمہ سی بھی روایت ہی کہ ختنہ کا وقت اوسوقت سی شروع ہوتا ہی کہ لڑکا ختنی کی تکلیف کو سہہ سکی اور باقی رہتا ہی جبتک بالغ نہو جاوی چنانچہ فتاوی قاضی خان مین یہ مضمون موجود ہی وابوحنیفۃ لم یقدر وقت الختان قال شمس الائمۃ الحلوانی وقت الختان حین یحتمل الصبی ذلک الی ان یبلغ اور بعضی کہتے ہین کہ ختنہ پیدا ہونیکی ساتوین دن کیا چاہیی اور بعضون نے سات برس کی بعد تجویز کیا ہی اور بعضون نے نو برس کی بعد اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ اگر نو برس سی کم عمر مین ختنہ کر ڈالا تو بہتر ہی اور اگر کچھ تھوڑی زیادہ عمر کی بعد کرین تو بھی کچھ ڈر نہین اور وہ عبارت یہ ہی وینبغی ان یختن الصبی اذا بلغ تسع سنین فان ختنوہ وہو اصغر من ذلک فحسن وان کان فوق ذلک قلیلا فقالوا لا باس بہ اور بعضون نی دس برس بعد اختیار کیا ہی اور بعضی شافعیون نی یہ اختیار کیا ہی کہ لڑکی کے ولی پر واجب ہی کہ قبل بلوغ کی اوسکا ختنہ کر ڈالی اور صحیح مذہب یہ ہی کہ لڑکیکا حال دیکھین اگر اوسکو طاقت ہو تو تاخیر نکرین اور اگر ضعیف ہو تو قوت آنی تک دیر تک مضایقہ نہین چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات مین موجود ہے والصحیح ما قالہ ابوحنیفۃ بانہ لا یوقت ولکن ینظر الی حال الصبی فان کان بہ من القوۃ ما یطیق ذلک فانہ لا یؤخر واما اذا کان ضعیفا فانہ یؤخر الی ان یقوی ثم یختن کذا فی کنز العباد اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضکے روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ اسّی برس کی عمر مین واقع ہوا اور تفسیر زاہدی مین ہے کہ مروی ہی ان ابراہیم علیہ السلام اختتن وہو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم یعنی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ قدوم مین ہوا اور وہ اسّی برس کی تھی اور حضرت اسحاق کا ختنہ پیدا ہونیکی ساتوین دن ہوا اور حضرت اسمعیل کا تیرہوین برس تو حضرت اسمعیل کی اولاد مین یہ سنت جاری ہے کہ تیرہوین برس ختنہ کیا کرتے ہین یہ تقریر شرح سفر السعادۃ مین ہی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ فخر الدین رازی نے ختنی کی مشروعیت کی حکمت مین صحیت نکتہ لکھا ہی کہ جبتک ختنہ نہووی اور سرہ کر کھلڑی مین چھپا رہی تب تک آلہ مجامعت نرم ہوتا ہی اور ست کی وقت لذت زیادہ ملتی ہے اور جب وہ چمڑا کٹ گیا اور سر ذکر ظاہر ہوگیا تو اوسمین کچھ کڑکی اجاتی ہی تو اس صورت مین وہ پہلی لذت کم ہو جاتی ہی حاصل یہ کہ جو عضو چھپا رہتا ہی اوسمین حس لمس زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کہلی عضو کے چنانچہ زبان اور لبون سے یہ تجربہ ظاہر ہے۔

[illegible]

وقیل بتطهیره عن [illegible] حاصل کلام الشیخ

اور شریعت کی حکمون مین درمیان کی راه اور اعتدال ہی نہ افراط اور چهوڑتی ہین کہ بہت افراط سی لذت ہو نہ ایسی تدبیر کرتی ہین کہ بالکل لذت بگڑ والتی ہین کہ اسمین اعتدال نہ فوت ہووی یہان ختنی کی لگا وکی کتنی مسئلی ہین کہ [illegible] رکہنا چاہتی پہلا مسئلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اوسکا چمڑا جتنا چاہیے اوتنا سب نکٹا اگر آدہی سی زیادہ کٹا تو اوسپر ختنی کا حکم جاری ہو گیا اور سنت ادا ہو گئی اور اگر آدہا یا آدہی سی کم کٹا تو اوسکا ختنہ نہوا اور سنت باقی رہی ادا نہوئی دوسرا مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کئی ہوئی اوسکا اوتنا بدن کہلا رہو جتنا ختنی سی ظاہر ہوتا ہی اور اوسکو جو کوئی دیکہی تو یہ جانی کہ اسکا ختنہ ہو گیا ہی اور اوسکا ختنہ بغیر ایذا او تکلیف کی ممکن نہین تو اسکو کسی سیانی حجام کو دکہلاوین پہر اگر وہ کہی کہ اسکا ختنہ کرنیسی حدسی بڑہ جائیگا تو ختنہ نکرین اسقدر سی اوسپرسی ختنی کا حکم اوتر گیا تیسرا مسئلہ ایک بڈہا کافر مسلمان ہوا اور حجام نی کہا کہ اسکو ختنی کی طاقت نہین تو اوسکا ختنہ نکرین اور یہی حکم اوس مسلمان کا ہی جو بڈہا ہو گیا اور اوسکا ختنہ نہوا یہ تینون مسئلی فتاوی قاضی خان مین ہین چوتہا مسئلہ جو لڑکا بالغ ہو گیا اور اوسکو ختنی کی طاقت حاصل ہی تو اگلی حنفی علما اوسکا ختنہ منع کرتی ہتی تاکہ اس سنت کی ادا کرنیمین ستر چہپانا کہ فرض ہی ترک نہووی پچہلی عالمون نی از راہ مصلحت جہان مرتد ہونیکا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز رکہا ہی اور شافعی لوگ تو ختنی کو فرض کہتی ہین تو اونکی نزدیک مرتد ہونیکا خوف ہو یا نہو دونون صورت مین ختنہ ضرور ہی کرنا چاہیے یہ مضمون خاتم المحدثین نی اپنی کسی رسالی مین لکہا ہی اور بعضون نی اس صورت مین یہ احتیاط کیا ہی کہ اگر ہو سکی تو وہ شخص خود اپنی ہاتہہ سی اپنا ختنہ کرلیوی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا جانتی ہو نکاح کرلی وہ ختنہ کر دی یا ایسی لونڈی مول لی جسسی ختنہ ہو سکی چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین یہ مضمون موجود ہی اوسکی عبارت یہ ہی وقیل فی ختان الکبیر اذا امکن ان یختن نفسہ فعل والا لم یفعل الا ان یمکنہ ان یتزوج او یشتری ختانہ فتختنہ پانچوان مسئلہ سنت یہ ہی کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈہلی کرین اور اتوار کیدن مکروہ ہی جواہر الفتاوی مین ہی السنة فی الختان ان یکون فی یوم الاثنین بعد الزوال ویکرہ یوم الاحد لانہ للبناء والزیادة وهذا نقصان یعنی ختنی مین سنت یہی کہ پیر کیدن کیا جاوی زوال کی بعد اور اتوار کیدن مکروہ ہی اسواسطیکہ اتوار کا دن بنانی اور زیادتی کی واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کرنیکا نام ہی آٹہوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکہلاوی بیہودہ نہ پڑہاوی نوان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوی تو وہ اگر لڑکا ہی تو کسی شریف القوم عورت سے اوسکا نکاح کر دی اور اگر لڑکی ہی تو اوسکو بہی کسی پرہیزگار آدمی سی بیاہ دی اور فاحشہ عورت اور بد وضع مرد سی لڑکی لڑکا دونونکو بچاوی کہ اسمین دین و دنیا دونونکا نقصان ہی اور بہت سا مہر نہ مقرر کری کہ مہر کی خوبی تہوڑی ہی مین ہی چنانچہ عقبہ بن عامر رضی سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

[illegible] ہو جاتی ہی ۱۲ مولف

یعنی اللہ تعالی نی اتوار کیدن دہوان پیدا کیا جس سی آسمان بنا اور مٹی خمیر کی جس سی زمین پیدا ہوئی ۱۲ مترجم

[illegible]

شرعة الاسلام مین ہی قالت الحکماء ینبغی للمتزوج ان تکون الزوجة دونه باربع السن والطول والمال والحسب والا استحقرته وتهاونت به وان تکون فوقه باربع الجمال والادب والخلق والورع یعنی عقلمندون کا قول ہی کہ بیاہ کرنیوالیکو لائق ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کری کہ اوس سی چار باتون مین کم ہو عمر مین قد مین مال مین حسب مین اور نہین تو مرد کو حقیر اور ذلیل جانیگی اور چار باتون مین زیادہ ہو جمال مین ادب مین خو مین پرہیزگاری مین ۱۲ مولف

خیر الصداق ایسرہ یعنی اچھا مہر وہ ہی جو تہوڑا ہو اسکی حدیث کی راوی ابو داؤد و ابن [illegible] و حاکم نی اسکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی دس درم شرعی جنکی ساڑہی اکتیس ماشی ہوتی ہین اور اکثر کی حد مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ المشتاق فی بیان احکام النکاح و الصداق مین ہی اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین **فائدہ** مصنف نی اس رسالی کی آخر مین لکہا ہی کہ جو ماں باپ کا حق اولاد پر اور استاد کا حق شاگرد پر اور پیر کا حق مرید پر ہی اسکا بیان جہادیہ رسالی مین خوب تشریح سی ہمنی لکہا ہی اس رسالی مین تطویل کی سبب نہ بیان کیا جسکو دیکہنا ہو تلاش کر کی اوسمین دیکہ لی۔ وصلی اللہ تعالی علی

خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

لاکہ لاکہ شکر اوس خالق بیمثال کو کہ جسنی خاک سی انسان کو پیدا کیا * اور اشرف المخلوقات بنایا * حسن علم و جمال فضل الہی دیا * کہ مظہر صفات کر دکہایا * اوسکی یم احسان سی قلزم ایک قطرہ ہی * ذرون انوار جود سی آفتاب ایک ذرہ ہی * ہزار ہا درود اوس ہادی پر کہ جسنی سیدہی راہ اسلام کی بتائی * محنتین اپنی اوپر لین ہمسی تکلیف اوٹہائی * احسانون کا اونکی کیا بیان * بیان انسانین آوین کہان * شکر یہ تولد فرزند کا عقیقی کو مقرر فرمایا * فرض و واجب نہین کہا بلکہ مستحب ٹہرایا * صد ہا رحمت علما کو کہ مسائل کو صاف بیان کیا * بڑی برکتین اون لوگون کو کہ جنہون نی چہاپ کر رواج دیا * خصوصا عبد الرحمن خان بیٹی حاجی محمد روشن خان مغفور کی کہ والا جاہ اور صاحب اوصاف جمیل ہین * فہم و حلم مین بی نظیر شجاعت اور سخاوت مین بی بدیل ہین * رواج شریعت مصطفویہ اونکو ہر آن منظور رہتا ہی * محی الدین و الشریعۃ اونکو کہنا زیبا ہی * بنظر فوائد مومنین کی بہت کتابین چہپوائین * اس دیار پر نہین موقوف ساری عالم مین پہیلائین * مسائل نماز روزی کی اونکی عالم ہو گئی * مگر عقیقی ختنی مین محتاج علما کی رہی * اونکی حسن مساعی سی یہ رسالہ بہی چہپا ہی اب کوئی مسئلہ عقیقی کا بی پڑہون سی نہین چہپا * خدا نی اونکی سعی کو حسن ظہور بخشا * یعنی یہ رسالہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مین چہپ کر مطبوع خواص و عوام ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صحیحنامہ رسالہ ہندیہ محققہ				صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	شافغی	شافعی					//	۱۲	ٹہرائی	تہرائی
ایضاً	۱۵	کہے	کسی	//	۱۴	لو	تو	۱۰	۱۶	نکلاہی	نکالاہی
۳	۲۴	مہنڈ لی	مونڈلی	۶	۱۰	شاۃ	شاۃ	//	۲۴	لاینبغی	لاینبغی
//	۲۵	چاہی	چاہیے	//	۲۱	عروۃ بن	عروۃ بن	۱۱	۱۴	رسوق	رسول
۴	۲۷	واسبطوا	وامیطوا	۷	۶	پیغمبر کی	پیغمبر کی فعل	۱۴	۲۲	شافعیین	شافعیون
۵	۲	کرتاہی	کرناہی	تمام شد				//	۲۳	محبطاہی	محیطاسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد وہ خالق بیمثال ہی کہ ہماری تعلیم کی واسطی ایسی نبی آخر الزمان کو پیدا کیا کہ جنکی تعریف مین عجز سی جیبہ رسا عین کمال ہے اور لائق شکر کی وہ قادر ذوالجلال ہے کہ ہماری تربیت کی لیی ایسی رسول اولو العزم کو بھیجا کہ اونکی مدح مین زبان ناطقہ لال ہے سبحان اللہ کیا شان ہی اونکے واسطے پرورش اولاد کی ماں باپ کو محبت دلی عطا فرمائی اور بزبان رسول مقبول اپنی اونکے تربیت اور تادیب کی راہ بتائی ایسے رسول مقبول کہ مخاطب برحمۃ للعالمین اور ملقب برؤف رحیم ہین امت پر باپ سی زیادہ شفیق ماں سی زیادہ کریم ہین جو اونکا مطیع ہوا آگ سی بچا مستحق انعام ہوا ارشاد جو حق مین ہمکو چاہیی سب صاف صاف بتایا اور ہمیں کفر و شرک کی کہ ہماری حق مین مضر ہین اونسی منع فرمایا اونکی اعوان اور انصار آل اطہار و اصحاب کبار ہین جبتک جسی محبت کا دم بھرتی رہے اور ترویج دین سید المرسلین مین جان و مال سے کوشش کرتی رہے خصوصا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ مصاحب ثانی اثنین اذ ہما فی الغار تھی و ملقب بصدیق رسول مختار عالی وقار تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرک و بدعت کی بنیاد جڑ سی کھودی آب تیغ سی نجاست کفر کی کفار کی دلونسی دھو دی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کمال عشق مین کئی بار گھر بار لٹایا اہل بیت رسول مین گنی گئی خطاب ذی النورین کا پایا اگر مدینہ علم کی پیغمبر اس دہان مین تو اوسکی دروازہ حضرت علی علیہم التحیہ والرضوان ہین اونہون نے شجاعت سے فخر کیا اور سخاوت نی اونہین سی رواج لیا صفت قاری خدا کی اسد اللہ الغالب مظہر ہین اور خاک پا ابوتراب مصدر ہین قربان جائیی مجتہدین ہے کہ مغز قرآن و حدیث کو پہنچکر مسائل شرعیہ کی ایسی ترتیب اور

تہذیب کی کہ اسکی بعد جگہ دہوکی اور شک کی نرہی اسپر بہی اگر کوئی کس سیدہی راہ کو چہوڑ کر ٹیڑہی راہ
چلی حافظ حقیقی بچاوی اور اوسکو فریب شیطان سی بچاوی توفیق نیک عنایت کری **بعد** اسکی معلوم کیا چاہیی کہ اس زمین
بسبب بےعلمی اور علداری اشرار اور مخالطت کفار کی اکثر لوک اپنی دین کی جادۂ قدیم اور صراط مستقیم سے
بہک گئی اور اپنی عبادات او عادات مین سنت سنیہ اور قواعد شرعیہ پر قائم نرہی اور نفس و شیطان کے
بہکانی سے اپنی شادی غمی مین رسوم بدعیہ اور بدعات شنیعہ نکالین اور ارتکاب محرمات اور مشابہت
کفار کی عادتین ڈالین اس حال مین اگرچہ اکثر علماء دیندار اور واعظین ابرار نے ان خرافات و بدعات کے
بہت وعید سنائی اور بہت اردو کی رسالی اسکی رد مین بنائی لیکن ابتک ایسا کوئی رسالہ جسمین ابتدا
تولد سی لغایت موت اور تجہیز اور تکفین کے مسائل اکٹہا ہون نہ بنا اور ایسا کوئی نسخہ جسمین ان مسائل کے
سند قرآن و حدیث و فقہ سی ہو نظر سی نگذرا لہذا **محمد خان زمان خان محمد باز خان**
کی بیٹی بہیکم پور کی رئیس نی سن بارہ سی چہپن ہجری مقدسہ مین علے صاحبہا الصلوۃ والسلام اس
مقتدی کی پینتیس مسائل مہذب بمکارم الاخلاق مولانا **ابو سلیمان محمد اسحاق** سراج علما
باتمیز حضرت شاہ عبدالعزیز کی نواسی سے استفسار کئی مولانا ممدوح نے باوجود عروض عوارض جسمانی
اور لحوق عوائق روحانی کی اونکی جواب کا اقبال کیا اور سید محمد جالیسری کو کہ مولوی امین الدین
صاحب کی مشہور اور آدمی دیندار اور باشعور ہین اسکی تحریر پر مامور فرمایا سید صاحب
موصوف نی پانچ مسائل اور اسی جنس کی اون پینتیس مسئلون مین ملا کر اور انکا بہی جواب مولانا سے
دریافت کر کر **مسائل اربعین فی سنۃ سید المرسلین** نام ایک کتاب بنائی اور بعد
لکہنے کی حضرت کو سنا کر اوسکی اخراج آپ کی اور مولوی محبوب علی دہلوی صاحب کی مہر لگائی سو اوس
کتاب مین اگرچہ سوال اکثر حاصل جواب کی عبارت زبان فارسی مین تہی لیکن اور عربی کی کتابون سے
عبارت یا قرآن کی آیت اور حدیث جو سند کی واسطی مرقوم تہی سو بی ترجمہ تہی تو اوسکا سمجہنا
فقط فارسی پڑہی آدمی پر تو دشوار تہا ہی جسکو عربی مین استعداد کم ہو اوسکو بہی فائدہ تام نہین
حاصل ہوتا تہا اس واسطی اس خیرخواہ اہل اسلام **محمد نظام** شاہجہانپوری نی سن بارہ سے
ساٹہہ مین اوسکا ترجمہ زبان اردو مین کر دیا تاکہ ہر مسلمان اس سے پورا فائدہ پاوی اور حرف آشنا
آدمی بہی پڑہ کر یا محض معلم سنکر اسکو اپنی شادی و غمی مین دستور العمل بناوی اور **تحفۃ المسلمین**
ترجمہ مسائل اربعین اسکا نام رکہا **اب قبل** ترجمی کے کئی باتین سن لیا چاہیے
اول یہ کہ جیسی دلی والون کے عادت ہی کہ ترجمہ کرنی مین ترکیبی معنی کا لحاظ نہین کرتے ہین لوگون کی
محاورے بول چال بموجب لکہتی ہین وہی راہ اس ترجمی مین بہی اختیار کی اور معنی ترکیبی سی مزاحمت
نکی کہ ہر کوئی بی تکلف فائدہ اوٹہاوی اور کسی پر کٹہن نہو جاوی **دوسری** یہ کہ اس مین بعینہ

اسی کتاب کا مضمون لکہا کہ اپنی بات سی نہین ملایا اور جس مقام پہ ترجمی کا بہی مطلب واضح نہ تہا
اوسکا حاصل اور جو اوسی کتاب کا مضمون اسکا مؤید نظر آیا اوسکو حاشیے پہ بطور فائدے کے
لکہدیا کتاب مین نہ داخل کیا تاکہ بسبب اس اختلاط کی کتاب اعتبار سی ساقط نہو جاوی اور کوئی
کم فہم مجتہدین اور تکرارین نہ اوٹہاوی تیسری یہ کہ جہان پر ایک کتاب کی عبارت تمام ہو لی تو اوپر
فقط کی لفظ سرخی سی پڑہنے کی واسطے لکہدی اور جو حاشیے کی عبارت تہی اوسکو حاشیے پہ
لکہکر اوسکی آخر کو بارہ کا ہندسہ کہ نشان حد کا ہے بنا دیا اور غلطی کی ترک جو حاشیے پر لکہی اوسکی آخر
حرف ح کی صورت کہ علامت صحت کی ہی بنا دی لکہنی والی کو چاہیے کہ ان علامتونکا خوب ہی لحاظ
کری جو حاشیہ ہو اوسکو وہی بارہ کا ہندسہ بنا کر حاشیے پر لکہی اور جو ترک ہو اوسکو کتاب کی اندر
داخل کری اور آپ بہی مقابلی کی وقت جو ترک لکہی اوسکی آخر صاد بنا دی تاکہ ایک دوسری کتاب کے
عبارت اور حاشیہ اور ترک ملکر خبط نہو جاوی چوتہی یہ کہ جو عبارت اسی کتاب کی تہی خواہ حدیث
یا آیت یا فقہ کی روایت اوس عبارت کو تو اوسکی ترجمی کی ساتہہ مندرج کیا اور جو فائدہ کی عبارت تہی
اوسکو تطویل لاطائل سمجہ کر نہ لکہا فقط ترجمی پر اکتفا کیا اور یہی فقط کی علامت آخر کو سرخی سے بنا دی
پانچوین یہ کہ اس ترجمی کی لکہنی کا اتفاق ایسی وقت مین ہوا کہ امراض متنوعہ اکثر اوقات
لاحق حال رہے اور کوئی کتاب بہی لغت وغیرہ کی پاس نہ تہی فقط اصل کتاب خوب دیکہکر ترجمہ لکہا
سو اس فن کی ماہرین کی خدمت شریف مین بعد سلام کی یہ عرض ہی کہ اسمین جو کہین خلل واقع ہوا ہو
اوسکو اصلاح کر دین اور مہربانی فرما کر فقیر کو دعائی خیر سی یاد فرما دین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ مقدمہ اسکی بیان مین کہ ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہی کہ اپنی شادی
اور غم اور رسوم وعادات مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اونکی اصحاب رضی اللہ عنہم
اور مجتہدون کا فرمودہ جو اہل سنت کی معتبر کتابون مین موجود ہے عمل مین لاوے اور
کسی ملامت کرنی والی کے ملامت سی نہ ڈری چنانچہ عبادہ بن صامت کہ آنحضرت کی صحابی ہین
فرماتے ہین کہ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ
وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ
بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ یعنی قول کیا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی اسبات کا کہ حکم سنین اور اوسکی تابعداری کرنے پر خواری مین اور تونگری مین اور خوشی مین اور
غم مین اور اسپر کہ اگر کسیکو ہم پر بڑائی دیجاوی تو ہم برا نمانین اور اسپر کہ کسی حاکم کی ہم سرکشی نکرین اور اوسکا جو
حکم دینا و سلطنت کی امر مین ہو بی تکرار مان لین اور اسپر کہ بیشک بات کی قائل ہون حق کہین جہان ہون
اور نہ ڈرین اللہ تعالی کے حکم ادا کرنے مین کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت سی سو مسلمان کو چاہیے

کہ خلاف شریعت جاہلیت کی رسمین پہر خواہ وہ شرک کی طرز پر ہون یا بدعت یا گناہ سب کو یکقلم ترک کری اور ہر حال مین سنت ہی کا اتباع کرتا رہی اسواسطی کہ نبی صاحب صلعم نی فرمایا تمسکٌ بسنۃٍ خیرٌ من احداثِ بدعۃٍ یعنی سنت پر چلنا بہتر ہی بدعت نکالنی سی خصوصا ایسی وقت مین کہ لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت بلکہ واجب و فرض جانتی ہین اور بدعت کی منع کرنیوالون اور تارکون کی بری نام ٹہراتی ہین ہر شادی اور غم مین بدعت ہی کو مقدم رکہا چاہتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسی ہی وقت مین سنت پر عمل کرنیوالون کی حق مین فرمایا ہی مَن تمسّکَ بسنّتی عند فسادِ اُمّتی فلہ اجرُ مائۃِ شہیدٍ یعنی جسنی چنگل مارا اور عمل کیا میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت تو اوسکو سو شہیدونکا ثواب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ شہید حقیقی جو کافرون کی مقابلی پر جہاد مین اپنی جان دیتا ہی تو ایک شہید کا ثواب پاتا ہی اور یہ شہید روحی دین کی غربت اور مفسدون کی شرارت کے وقت مین جناب رسالت صلعم کی سنت کو خوب مضبوط پکڑتا ہی اور کسیکی برا کہنی سی نہین ڈرتا تو اوسپر چارون طرفسی طعنین پڑتی ہین اور تیر ملامت کا نشانہ ہو جاتا ہی اسواسطی اوسکو سو شہید کا ثواب ملتا ہی **قطعہ** زخم تلوار خیر ہی ایک زخم ٭ زخم تیغ زبان قیامت ہی ٭ اثر اوس زخم کا تو ہی تن پر اسکا تو جان پر جراحت ہی ٭ اور لوگون کا بار ملامت اوٹہانا اور صدمات طعن و تشنیع خلائق کا متحمل ہونا اصل سنت انبیا کی ہی علیہم السلام چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اشدُّ الناسِ بلاءً الانبیاءُ ثمّ الامثلُ فالامثلُ یعنی بڑی سخت آدمیون مین بلا کی سہنی مین نبی ہین بعد اسکی وہ لوگ جو نبیون سی زیادہ مشابہ ہین پہر وہ لوگ جو ان مشابہون کی مشابہ ہین بہرحال اللہ تعالی کی رضامندی کا لحاظ سب سی بہتر ہی دنیا چندروزہ ہی آخر کو خدا ہی سی کام پڑیگا پہر وہان جیسا کیا ویسا بہگتنا ہوگا مثل مشہور ہی جیسی کرنی ویسی بہرنی سو ہر قول و فعل مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع اللہ جل شانہ کی خوشنودی کا سبب ہی اور بہشت مین داخل ہونیکا باعث سو یہ خدا کا فضل ہی جسکو چاہی دیوے اللہ تعالی ہماری نصیب کری اور اسکا انکار خدا کا قہر ہی خدا ہمکو بچاوی آمین یا رب العالمین قال النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کلّ امّتی یدخلون الجنّۃَ الا مَن ابیٰ قال مَن اطاعنی دخل الجنّۃَ ومَن عصانی فقد ابیٰ رواہ البخاری یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میری ساری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنی مونہہ پہیرا انکار کیا تو لوگون نی پوچہا کہ یا حضرت انکار کون کریگا فرمایا جسنی میری تابعداری کی وہ بہشت مین داخل ہوا اور جسنی میرا حکم نمانا بس اوسنی انکار کیا اس حدیث کو بخاری نی روایت کیا اور آنحضرت صلعم کی اطاعت عین اطاعت خدا کی ہی قال اللہ تعالی مَن یُطعِ الرّسولَ فقد اطاعَ اللّٰہَ ومَن تولّیٰ فما ارسلناکَ علیہم حفیظًا ربّنا آمنّا بما انزلتَ واتّبعنا الرّسولَ فاکتبنا مع الشّاہدین یعنی فرمایا اللہ تعالی نی جسنی حکم مانا رسول کا تو بیشک اوسنی حکم مانا اللہ کا اور جسنی مونہہ پہیرا تو ای پیغمبر

ہمنی تجھکو اونپر نگہبان نو بھیجا ہہین یعنی تمکو فقط پیغام پہنچانیکو بھیجا ہی تم اپنا کام پورا کرو تمکو اونکی ایمان لانی نلانی سی کیا مطلب یہ کہ تمکو انکا نگہبان توکیا نہین کہ کفر سی انکی حفاظت کرو اپنی سے سارے ہمنی تیری ہی سب حکم مانی اور تیری نبی کے تابعدار ہی سو تو ہمکو لکھ لے ماننی والون مین آب مقدمہ مین سنت کی ترغیب اور بدعت اور بری رسمون سی ترہیب کا بیان تہا تمام ہوا اب اصلی مسائل کا بیان شروع ہوتاہی فاسئال اللہ التوفیق فی هذا المقام وبه استعین فی کل مرام **سوال** علماء دین اور مفتیان شرع متین ان چالیس مسلونکی جواب مین کیا فرماتی ہین بیان کرین کہ اللہ تعالی ثواب دیگا **پہلا مسئلہ** اولاد کی پیدا ہونیکی وقت دونو کانون مین اذان اور اقامت کہنا واجب ہی یا سنت یا مستحب اور نام محمد یا احمد رکہنا درست ہی یا نہین **جواب** اذان اور اقامت کا اولاد کی کان مین کہنا مستحب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سی ثابت چنانچہ ترمذی اور سنن ابی داؤد مین ہی کہ ابو رافع صحابی نے کہا کہ مینی پیغمبر خدا صلعم کو امام حسن رض کی کانمین اذان کہتی دیکہا جسوقت وہ پیدا ہوئی اور مفتاح النجاۃ مین صاف لکہا ہی کہ جب دونو اماموں یعنی امام حسن اور امام حسین مین سی ایک پیدا ہوئی تو داہنی کان مین پیغمبر خدا صلعم نی اذان کہی اور بائین مین اقامت سیوطی نی اپنی جامع صغیر مین مسند ابو یعلی سی نقل کیا ہے کہ امام حسین رض سی روایت ہی کہ جسکی کوئی اولاد پیدا ہوا ور وہ اوسکی داہنی کانمین اذان اور بائین مین اقامت کہدی تو اوسکو ام الصبیان کا مرض جسکو جوگا کہتی ہین ضرر نکریگا اور محمد یا احمد نام رکہنا مستحب ہے صحیح بخاری اور مسلم مین ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا کہ نام رکہا کرو میری نام پر اور سنن ابو داؤد مین ہے کہ پیغمبرون کی نام پر نام رکہا کرو یعنی موسی عیسی یحیی ابراہیم اسحاق اسمعیل وغیرہ اور جامع صغیر مین ہی عبد اللہ بن عباس سی روایت لکہی ہے کہ مَن وُلِدَ له ثلثة اولاد فلم یسم احدهم باسم محمد فقد جهل **یعنی** جسکے تین اولاد پیدا ہوئین سو ایک کا نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام پر نرکہا تو بیشک اوسنی اسکا ثواب نجانا اور اسکی برکت سی محروم رہا اور اس حدیث کو طبرانی نی کبیر مین اور ابن عدی نی کامل مین روایت کیا ہی **دوسرا مسئلہ** جو شخص لڑکی کے کان مین اذان کہی اوسکو کچھ مٹھائی یا نقد دینا جائز ہی یا نہین **جواب** اذان دینی کی مقدمی مین حدیث سی اسیقدر ثابت ہی کہ گہر مین کا بڑا ہو لڑکی کانمین اذان واقامت کہی اور اگر کوئی اور کہدی تو بہی سنت ادا ہو جائیگی اوسکو کچھ دینا ثابت نہین اور یہ ثابت نہین کہ حضرت فاطمہ رض نی حضرت صلعم کو کچھ اذان دینی کی بعد دیا ہو پہر اگر کوئی کچھ دیدیوی تو ظاہر مین مضائقہ نہین معلوم ہوتا بشرطیکہ رسم نہ ڈالیوی اور لازم نہ پکڑلی کہ خواہ مخواہ اپنی اوپر قرض او ربار کی تکلیف اوٹھاوی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا کسیکو اوسکی طاقت سی سوا سو جو کوئی اوسکو دین کی کامونکی طرح ضرور جانیگا گنہگار ہوگا اور جو کوئی اذان کی اجرت کی نیت پر کچھ دیگا تو اذان لڑکون کی کانمین کہنا علما کی نزدیک عبادت ہی اور عبادت پر اجرت لینا اور دینا حنفیون کی اصل قاعدی بموجب درست نہین

[illegible]

چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ مین موجود ہی اور اس اجرت کی حرام ہونیکی دلیل قران سے ایت ہی کہ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللہِ یہ پیغمبرون کا مقولہ ہی یعنی ہماری اس ہدایت اور دینی مسائل سکہلانی کی مزدوری اللہ ہی پر ہی تم لوگون سی کچہ مزدوری نہین چاہتی اور مستحب طریقہ لڑکونکی کانمین اذان واقامت کہنی کا یہ ہی کہ پہلی اوسکو نہلا دین پہر کسی پاک کپڑی مین لپیٹ کر اوسکی دونو کانونمین اذان واقامت کہین اور حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح کہتی وقت دونو طرف مونہہ پہیرین جیسا نماز کی اذان کہتے وقت پہیرا کرتے ہین اور بہی تحنیک کرنا چہارون سی مستحب ہی چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث صحیح مین حضرت عایشہ رض کی روایت سی وارد ہی کہ اِنَّ رَسُولَ اللہِ صلی اللہُ علیہ وسلم کَانَ یُؤتٰی بِالصِّبیَانِ فَیُبَارِکُ عَلَیْہِمْ وَیُحَنِّکُہُمْ یعنی پیغمبر خدا ص کی پاس لای جاتی تہی لڑکی سو آپ اوپر برکت کی دعا کرتی تہی اور اونکی تحنیک کرتی تہی اور تحنیک سی مراد یہ ہی کہ خرما چبا کر لڑکے کی تالو مین مل دینا اور خرمیکی سوا اور میٹہی چیز سی بہی تحنیک درست ہی لیکن خرما افضل ہی **دوسرا مسئلہ** لڑکا پیدا ہونیکی بعد دستور ہی کہ حجام اوسکی لڑکی کی اقربا کو مبارکباد دیتا ہی اور وہ اوسکو کچہ کپڑا یا نقد اوسکی عوض مین دیتی ہین یہ دستور جائز ہی یا نہین **جواب** ظاہر مین یہ دینا جائز معلوم ہوتا ہی اسواسطی صحابہ سی خوشی سنانی والی کو انعام دینا ثابت ہی چنانچہ کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اونہون نی اوسکو جسنی توبہ قبول ہونیکی بشارت دی تہی اپنی خاص کپڑی دی تہی صحیح بخاری وغیرہ مین یہ قصہ موجود ہی لیکن اوس خوشی سنانیوالیکا اوسپر جسکو خوشی سناوی کچہ دعوی نہین پہنچتا ہی کہ زمانی کا دستور اپنی دست آویز ٹہرا کر لڑجہگڑ کر لیوی یہ بات شرع مین ثابت نہین بلکہ ایسی وقت کچہ دینا تبرع اور احسان ہی اور احسان مین کچہ جبر اور زبردستی نہین ہوتی چنانچہ وَلَا جَبْرَ عَلَی الْمُتَبَرِّعِ فقہ مین موجود ہی اور جو اوسوقت کوئی کہاس وغیرہ سبز چیز سامنی لا کر مبارکباد دیوی جیسا کفار ہند کی رسم ہی تو اس صورت مین اوسکو تنبیہ وزجر چاہیے نہ انعام واجر واللہ اعلم **چوتہا مسئلہ** یہ جو چہوچہک کا رسم ہندوستان مین رائج ہی کہ لڑکا پیدا ہونیکی بعد اوسکی ننہال سی کچہ غلہ کپڑا نقد آتا ہی درست ہی یا نہین **جواب** یہ غلہ وغیرہ اوس لڑکی کے والیونکو بہیجنا اگر قرابت کا حق اداکرنی کی نیت پر ہو تو درست ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبہی کبہی حاجت کی وقت حضرت فاطمہ کی خبرگیری کیا کرتے تہی اس آیت کی حکم بموجب وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ یعنی دی تو رشتہ دارون کو اونکا حق سو اپنی اقربا کو نفع پہنچانا بلا قید رعایت اون رسمونکا جو ہندوستان مین رائج ہین بہتر ہی بشرطیکہ مقدور ہو اور نوبت قرض لینی کی نہ پہنچی نہین کہ اپنی نام ونشان پر مری اور قرض کے بلا مین پڑی اور شریعت کی حکم بموجب خیر ونیکی کی دلیل قرآن کی آیت ہی وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی نیکی کرو شاید تمہارا بہلا ہو اور اگر یہ جہالت کے رسم اداکرنیکی نیت پر ہو تو ہرگز درست نہین اسواسطی کہ اسمین ہندونکی تشبیہ لازم آتی ہی اور تشبیہ کا

ع ۱۲ [illegible] سے [illegible] یعنی [illegible] اذان و اقامت [illegible]

ع ۱۲ [illegible] بیت [illegible] سنتی [illegible] جیسے [illegible] اور ان [illegible] تفصیل [illegible] مسائل [illegible] تعمیر [illegible] صحیح [illegible]

ع ۱۳ غزوۂ تبوک مین بغیر اجازت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعذر [illegible] رہ گئے تہی حضرت کی ہمراہی سی محروم رہی تہی ایک کعب دوسری ہلال تیسری مرارہ حضرت [illegible] نی اونسی کلام کرنا چہوڑ دیا اور صحابیون کو فرمایا کہ کوئی [illegible] بات چیت [illegible] چہوڑ دو [illegible] پچاس دن کی بعد [illegible] حکم ہوا کہ اپنی اپنی بیبیون سی صحبت اور اختلاط [illegible] طلاق نہ دو [illegible] دنکی بعد انکی توبہ [illegible] معافی کا حکم آیا اور انکی توبہ قبول ہوئی ۱۲

[illegible] ہی جو چہوچہک [illegible] کہلاتا ہی ۱۲

مثل یہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تشبّہ بقوم فہو منہم یعنی جو کسی قوم کا اپنی آپکو مشابہ بناوے وہ اوسی قوم میں ہی **پانچوان مسئلہ** لڑکیکا عقیقہ اگر کسی عذر سے ساتوین دن نہوسکے تو کب تک جائز ہی اور اوسکی سر کی بالون بر چاندی یا سونا تول کر حجام کو دینا درست ہی یا نہیں اور عقیقے کا گوشت کسطرح تقسیم کرین اور اوسکا کلا اور پانو کسیکو دیوین ڈالین یا مع ہڈی وغیرہ زمین مین گاڑدین اور جسطرح قربانی کی ہڈی توڑتی ہین ویسی ہی اسکی بہی ہڈی توڑین یا نتوڑین **جواب** ساتوین دن گر عقیقہ نہوسکی تو چودہوین دن کرین اور اگر وہ دن بہی ٹل جاوی تو اکیسوین دن کرین اور حنفی علما کے نزدیک تو عقیقہ فقط مستحب ہی کچہ فرض واجب نہین ہی تو اگر کوئی تنگدست اور مفلس ہو اور اوسکا ہاتہہ عقیقے کو نہ پہنچی تو کیا ضرور کہ اپنی سر پر قرض اوٹہاوی اور عقیقی کو فرض کی طرح ٹہراولی اور لڑکی کی سر کی بال چاندی سی تول کر محتاج کو دینا مستحب ہے اور مونڈنیوالی کو اوسکی مزدوری کی حساب مین دینا درست نہین صدقی کی خلاف ہی اور جسکو مقدور نہو اور وہ سونی بال وزن کر کی خیرات کری تو بہی درست ہی پر اون بالونکو زمین مین گاڑ دینا مستحب ہے یہ مضمون طیبی مشکوۃ کی شرح کا ہی ہر تقدیر یہ عقیقی کی سنت حتی المقدور ہر مسلمان ادا کرنا چاہیے مقدور پاکر سستی کرنا بہتر نہین اسواسطی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی روایت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الغلام مرتہن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمّی و یُحلق راسہ یعنی لڑکا اپنی عقیقی پر گروی ہی کہ اوسکی پیدایش سی ساتوین دن ذبح ہو اور اوس لڑکیکا نام رکہا جاوی اور سر مونڈا جاوی اور عقیقی مین بہتر یہی کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرین پہر اگر لڑکا ہو تو بہی ایک ہی بکری ذبح کرین تو بہی کافی ہی اور نر و مادہ کا حکم عقیقی مین ایک ہی اور بہیڑ اور دنبہ بہی جائز ہی اور اس گوشت کی تقسیم ذبح کی بعد یون مستحب ہے کہ اوس جانور کا سر مونڈنیوالیکو دین اور ایک ران دائی جنائی یعنی جوگن کو دین بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصے کرین تول کر یا اندازی سے سو ایک حصہ فقیرون محتاجونکو بانٹ دین اور دو حصے اپنی اقربا اور ہمسایہ کی لیئے طیار کرین جیسا قربانی کیا کرتی ہین چنانچہ علما فرماتی ہین حکم العقیقۃ حکم الاضحیۃ یعنی حکم عقیقی کا قربانی کا سا حکم ہی تو اس صورت مین ماں باپ دادی دادا کا کہانا بہی مضائقہ نہین اور مشہور اسکی خلاف ہی سو اوسکی کچہ اصل نہین ولا یکسر عظامہا تفاؤلا وان کسرت فلا باس بہ لان الاضحیۃ تکسر عظامہا کذا فی کنز الفقہ یعنی عقیقی کی جانور کی ہڈی نتوڑی جاوی کہ اوسمین اولاد کی درستی اعضا کی فال ہی اور توڑ دین تو بہی کچہ ڈر نہین اسواسطی کہ قربانی کی ہڈیان توڑی جاتی ہین اور اسکی بعضی جز زمین مین گاڑ دینا ہرگز درست نہین کیونکہ یہ گاڑنا مال ضایع کرنا ہی اور شریعت مین مال ضایع کرنا درست نہین اور اوس جانور کی پانو اگر سر کی تابع جسانین تو مونڈنی والیکو دین اور نہین تو اپنی خرچ مین لاوین اور اوسکا چمڑا پکا کر یعنی دباغت دیکر کتاب کی جلد مین استعمال کرین یا خیرات کر دین اور عقیقی کی ذبح کی وقت کی دعا یہ ہے

[illegible]

اللھم اِنّ ھذہٖ عقیقۃ ابنی فلان دمہا بدمہٖ ولحمہا بلحمہٖ وعظمہا بعظمہٖ وجلدہا
بجلدہٖ وشعرہا بشعرہٖ اللھم تقبلہا منّی واجعلہا فداءً لابنی من النار معنی یہ کہ ای اللہ عقیقہ
میری بیٹی فلانیکا ہی اسکا خون اوسکی خون کی بدلی اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکے
ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑا اوسکی چمڑیکی بدلی اور اسکی بال اوسکی بالونکی بدلی ای اللہ
مجھسے یہ عقیقہ قبول کر اور کردی اسکو میری بیٹی کا اول آگ سی چھٹکا مسئلہ جو لوگ چار برس چار مہینے
چار دن چار گھڑی کی عمر مین لڑکیکا مکتب مقرر کرتی ہین اور اوسکو بسم اللہ پڑھاتی ہین اسکی اصل کیا ہے
جائز یا ناجائز **جواب** لڑکی کی مکتب کا یہ طریقہ جو ہندوستان مین رائج ہی سو اسطرح پر شرع کی اصول سے
جو کتاب یعنی قرآن اور سنت اور اجماع اور مجتہدونکا قیاس ہی ثابت نہین تو اسکا ایسا اہتمام کرنا کہ اوسکو
نکاح کی ولیمی کی طرح ٹھرانا ہرگز نچاہیے اتنا البتہ ثابت ہی کہ عبد المطلب کی اولاد مین سی جو لڑکا گویا ہوتا یعنی بولنے
لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو کلمہ توحید اور آیت قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا آخر سورہ تک
سکھلا دیتی تھی چنانچہ حصن حصین وغیرہ کتابون مین موجود ہی اور لڑکیکے بولنی کی کوئی حد مقرر نہین بعضی دو تین
برس مین بعضی کچھ زیادہ کم مین بولا کرتے ہین قال العلماء اذا انطق لسانہ لُقّن لا الہ الا اللہ
محمدٌ رسولُ اللہ وقل الحمد للہ الذی الخ واذا بلغ سبعَ سنینَ خُتِنَ ولا ینبغی ان یُؤخَّر عنہ
وأُمِرَ بالصلوۃ تلطیفًا کما جاءَ فی الحدیث مُرُوا صبیانکم بالصلوۃ اذا بلغوا سبعًا یعنی عالم کہتی
ہین کہ جب لڑکی کی زبان چلنے لگے باتین کرنا شروع ہو تو اوسکو کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
آیت قل الحمد للہ الذی آخر تک سکھلا دین اور جب سات برس کو پہنچی تو اوسکا ختنہ کرین اور اسمین
دیر کرنا بہتر نہین اور اوسکو نماز کا حکم کرین تاکہ اوسکی عادت پڑ رہی آگی کو نماز قضا نکری چنانچہ
حدیث مین آیا ہی کہ حکم کرو اپنی لڑکونکو نماز کا جب وہ سات برس کی ہوون اور شرعۃ الاسلام کی شرح مین
لکھا ہی کہ لڑکون کا مکتب جو اس مدت معین مین ہوتا ہی بعضی توجیہ کرتے ہین کہ حضرت کا سینہ مبارک
جو اول مرتبہ شق ہوا تھا تو آپکا سن شریف چار برس کا تھا اسکی بعد لکھا ہی والمشہور انّہ علیہ
الصلوۃ والسلام کان لہٗ حینئذٍ ثلٰث سنین یعنی اور مشہور یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اوس وقت تین برس کی تھی تو اس قول سی پہلی توجیہ ضعیف ہوگئی اور یہی ٹھیک رہا کہ اس تعین کے
شرع مین کچھ اصل نہین **ساتوان مسئلہ** بعد اس مکتب کی شیرینی یا کھانا برادری مین بانٹنا جائز ہی
یا نہین **جواب** شرع شریف مین خوشی اور سرور کا وقت کوئی نعمت حاصل ہونیکی بعد مقرر ہوا ہے
ولیمہ نکاح کی بعد اور عقیقہ تولد کی بعد اور پہلی ہی نعمت ملنی کی امید پر خوشی کرنا نہین آیا سو شیرینی تقسیم کرنا
سنت سمجھکر تو نہین بہتر ہوگا تو مباح ہوگا اسواسطی کہ جس سبب سی یہ شیرینی تقسیم ہوتی ہی یعنی مکتب کی
خوشی او بہی مسنون نہین تاہم چہر رسم مباح ہونیکی بہی یہ شرط ہی کہ اوسمین ریا اور سمعہ یعنی لوگونکو دکھانا

[illegible] کی صورت
اشارہ ہی ان
[illegible]
۱۲

اور سننا منظور ہو اور خواہ نخواہ اسکی لازم کرلینی کی نیت ہنو اور نہین تو مکروہ ہی اور حضرت عمر رضہ جب سورہ بقرہ سیکھہ چکی تہی تو اونٹ ذبح کرکی اپنی دوستونکو کہلایا تہا چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین مذکور ہی تو اس روایت سی معلوم ہوا کہ نعمت حاصل کرنیکی بعد علی الخصوص جب وہ نعمت دینی ہو اپنی دوستونکو کہانا کہلانا یا شیرینی تقسیم کرنا جائز ہی اسی سبب سے ان شہرونمین قرآن شریف کی ختم کیے بعد خوشی کرتی ہین اور کہانا یا مٹہائی دوستون آشناؤن کو کہلاتی ہین اور اسکو نشرہ بولتی ہین سو یہ طریقہ جائز بلکہ مستحب ہے اور تحصیل علم سی فراغ کی بعد بہی خوشی کرنا اسی قبیل سی معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم **آٹہوان مسلہ** لڑکون کی ختنی اور لڑکیونکی کان چہیدنی مین شیرینی یا کہانا بانٹنا کیسا ہے جائز یا نہین **جواب** ختنی کی وقت مین دعوت کرنا اور کہانا بانٹنا جائز بلکہ مستحب ہے چنانچہ شیخ عبد الحق نی مشکوۃ کی عربی شرح مین لکہا ہی ایسی ہی اگر کوئی شیرینی تقسیم کری تو بہی جائز اور مباح ہوگا اور لڑکیون کے کان چہیدتی وقت طعام وشیرینی تقسیم کرنا کسی کتاب مین نظر نہین پڑا ظاہرا ہندوستان کی رسم معلوم ہوتی ہی اور فقہ کی کتابون در مختار وغیرہ مین اسقدر آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن البنت یعنی بیٹی کا کان چہیدنا کچہ مضایقہ نہین اور حادیہ مین واقعات حسامیہ سی یون نقل کیا ہی ولا بأس بثقب أذن الطفل من البنات لانہم کانوا یفعلون ذلک فی زمن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من غیر انکار یعنی اور کچہ ڈر نہین کہ لڑکیونکا کان چہیدا جاوی اس واسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین بہی لوگ یہ کام کیا کرتی تہی بغیر انکار کی یعنی صحابہ ایک دوسرےکو منع نہین کرتی تہی اور نصاب الاحتساب مین اس عبادت سی آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن الطفل من النساء وفیہ دلیل علی ان ثقب أذن الطفل من الذکور مکروہ فیحتسب علی من فعلہ یعنی لڑکیونکا کان چہیدنا برا نہین اور اسمین اس بات کی دلیل ہی کہ کان چہیدنا لڑکون کا مکروہ ہی تو جو کوئی لڑکونکا کان چہیدی تو اوس سی احتساب لیا جاویگا یعنی قاضی اوسکو تنبیہ کردیگا اور اس کام پر زجر کریگا **نوان مسلہ** ختنی کی وقت لڑکونکو نشی کی چیز کہلانا اور اونکی ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگانا جائز ہی یا نہین **جواب** نشی کی چیز نابالغ کو کہلانا لڑکا ہو یا لڑکی حرام ہی جیسا بالغ مرد وعورت دونونکو حرام ہے اور ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگانا لڑکون کی حرام ہی کہ اونکو مرد بالغ کا حکم ہے اور مرد کو تو مہندی حرام ہے اور لڑکیونکو جائز ہی جیسی عورت جوانکو جائز ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی ولا ینبغی ان یخضب ید الصبی ورجلہ بالحناء ویحرم علی الصبی شرب الخمر واکل المیتۃ والاثم علی الذی سقاہ واکلہ یعنی اور لایق نہین چہوٹی لڑکی کے ہاتہہ پاؤن مہندی سی رنگنا اور حرام ہے لڑکی کو خمر یعنی نشی کی چیز پینا اور مردہ کہانا اور گناہ اوسپر ہوگا جسنی اوسکو پلایا اور کہلایا اور حدیث مین آیا ہی کہ الخمر ما خامر العقل یعنی خمر وہ چیز ہی جو چہپا دیوی عقل کو اور یہ بہی آیا ہی کہ کل

مسکر حرام یعنی نشہ لانی والی چیز حرام ہی تو جو چیز بالغ مردونکو جائز ہی لڑکی نابالغ کو بھی جائز ہی اور جو کچھ عورتون بالغہ کو درست ہی لڑکی نابالغہ کو بھی درست ہی اور جو کچھ ان دونونکو مباح نہین ہی لڑکا لڑکی دونونکو مباح نہین اور نشی کی چیز مرد عورت دونون پر حرام ہی سو اونکی اتباع کی سبب لڑکی لڑکا کو بھی حرام ہی اور اسکا باقی بیان آگی آویگا **دسوان مسئلہ** زیور اور ریشمین کپڑا چھوٹی لڑکونکو جو غیر مکلف ہین پہنانا جائز ہے یا نہین اور اگر مردونکی بے اجازت عورتین اپنی پاس سی ریشمین کپڑا یا زیور بناکر لڑکونکو پہناوین تو درست ہی یا نہین **جواب** سونی روپی کا زیور اور ریشمین کپڑا لڑکون کو پہنانا مکروہ ہی چنانچہ ہدایہ مین ہی ویکرہ ان یلبس الذکور من الصبیان الذہب والحریر لان التحریم لما ثبت فی حق الذکور وحرم اللبس حرم الالباس کالخمر لما حرم شربہ حرم سقیہ **یعنی** مکروہ ہی لڑکونکو سونا اور ریشم پہنانا اسلیے کہ جب مردونکی حق مین اسکی حرمت ثابت ہوئی اور پہننا حرام ٹھہرا تو پہنانا بھی حرام ہوا جیسے شراب کا پینا پلانا دونو حرام ہین اور یہ بھی ہدایہ مین ہے ولا یجوز للرجال التحلی بالذہب لما روینا ولا بالفضۃ لانہ فی معناہ **یعنی** مردونکو سونی کا زیور پہننا جائز نہین اور نہ چاندی کا اسواسطی کہ اوسکا بھی یہی حال ہی اور نصاب الاحتساب مین شرح طحاوی کبیر سی لکھا ہی ویکرہ لباس الحریر للرجال والصبیان من الذکور وکذلک الذہب والفضۃ **یعنی** اور مکروہ ہی پہننا ریشم کا مردون اور لڑکونکو اور ایسی ہی سونا اور چاندی مکروہ ہے اور اوسی کتاب مین ہی ویکرہ للذکور الصغار الخلخال والسوار **یعنی** مکروہ چھوٹی لڑکونکو گہری اور کڑی پہننا اور اگر عورتین مردونکی بے اجازت اپنی مال سے لڑکونکو یہ چیزین پہناوین تو مردونکو چاہیے کہ اونکو روکین اور ڈانٹ دین کہ اس حرکت سی باز رہین اور لڑکونسی اوتار ڈالین کہ بری چیز کا دور کرنا ضرور ہی مشکوۃ کی حدیث موجود ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ آخر حدیث تک اور اگر وہ بھی درگذر کرینگے اور اس خرابی کو دور نہ کرین گی تو گناہ مین شریک ہونگی اور یہ جو مکروہ کی لفظ ان عبارتون مین واقع ہے تو اس سی مراد مکروہ تحریمی ہی یعنی حرام کی نزدیک نہ تنزیہی جو حلال سے قریب ہی **گیارہوان مسئلہ** دستور ہے کہ قبل نکاح دولہن کی گہر سی کچھ نقد کپڑا وغیرہ دولہا کی گہر بھجواتی ہین اور حجام اور مہات وغیرہ اوسکے لیجانی والی کو کچھ انعام دیا کرتے ہین اسکا کیا حال ہی جائز ہی یا ناجائز **جواب** اس سوال کا خلاصہ جواب یہی کہ ایسی امور مین رسم کا لحاظ کری اور عمل مین لاوی اور بغیر لازم کیے کرلی تو خیر کچھ مضایقہ نہین اور لیجانیوالی کو دینا دو حال سے خالی نہین یا اوسکی مزدوری مین دی تو وہ جدی بات ہی اوسمین کلام نہین یا احسان کی راہ سی دی تو اسمین اوسکو جھگڑنا نہین پہونچتا کہ جھنجھلا کر زیادہ مانگی کیونکہ شرع اور احسان پر جبر درست نہین چنانچہ اسکا حال تیسری مسئلے مین گذر چکا

[illegible]

[illegible]

بارہوان مسئلہ ولیمے کا کہانا برادری کو یا پہلی کہوانا قبل نکاح کی چاہیے یا بعد نکاح کی یہہ اگر بعد نکاح کی ہوا تو بہتر ہی یا نہ
در میہ ہی **جواب** ولیمی کا کہانا کہوانا سنت ہی بعد نکاح کی چاہیے اور پہلی کی سنت مین بی بیان ہی جیسا
مشکوۃ کی حاشیے مین لکہا ہی إِنَّ الْوَلِيمَةَ تَكُونُ بَعْدَ الدُّخُولِ وَقِيلَ عِنْدَ الْعَقْدِ وَقِيلَ عِنْدَهُمَا
یعنی ولیمہ عورت سی صحبت کی بعد چاہیی اور بعضون نی کہا نکاح کی وقت اور بعضون نی کہا صحبت
اور نکاح دونون کی وقت چاہیی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین جو نکاح کے
وقت یا نکاح کی بعد یا اور کسی خوشی جیسے ختنہ وغیرہ کی بعد کیا جاوی اور یہہ جو رواج ہی کہ لڑکی کے
طرف والی برات کی لوگون کو کہانا کہلاتی ہین سو یہہ اگر بطور ضیافت ہو اور وہ شخص مقدور والا ہو
اور نام اور نمود کا لحاظ نہو اور نوبت قرض اور سودی روپیہ لینی کی نہ پہنچی اور اوسکو خواہ مخواہ
لازم نکر لیوی تو درست ہی اور اس کہانیکی قبول کرنیکی ایک بڑی شرط یہہ ہی کہ راگ باجی اور ایسی
کہیل تماشی کی چیزون سی خالی ہو چنانچہ امام محمد غزالی رح نی اپنی کتاب احیاء العلوم مین منکرات
ضیافت کی بیان مین لکہا ہی وَمِنْهَا سَمَاعُ الْأَوْتَارِ أَوْ سَمَاعُ الْقَيْنَاتِ وَمِنْهَا اجْتِمَاعُ النِّسَاءِ
عَلَى السَّطْحِ لِلنَّظَرِ إِلَى الرِّجَالِ مَهْمَا كَانَ فِي الرِّجَالِ شُبَّانٌ يُخَافُ الْفِتْنَةُ بَيْنَهُمْ فَكُلُّ ذٰلِكَ مَحْظُورٌ
مُنْكَرٌ يَجِبُ تَغْيِيرُهُ وَمَنْ عَجَزَ عَنْ تَغْيِيرِهِ لَزِمَهُ الْخُرُوجُ وَلَمْ يَجُزْ لَهُ الْجُلُوسُ فَلَا رُخْصَةَ فِي
الْجُلُوسِ فِي مُشَاهَدَةِ الْمُنْكَرَاتِ **یعنی** منجملہ ضیافت کی برائیون مین سی تار کی باجی سننا اور رقاصہ
عورتونکا راگ سننا ہی اور عورتونکا چہت پر جمع ہونا کہ جوان مردونکو دیکہین اور فساد کا خوف ہو سو یہہ
سب بری ممنوع چیزین ہین کہ انکا دفع کرنا واجب ہی پہر جس سی دفع نہو سکی تو اوسکو وہانسی چلا آنا
لازم ہی اور بیٹہنا درست نہین اسواسطی کہ جہان بری چیزین دیکہنا پڑین وہان بیٹہنی کی شرع مین
رخصت نہین باقی رہا حال ولیمی کے دعوت کا سو اوسکو قبول کرنا اور کہانا جائز بلکہ سنت ہی
بشرطیکہ وہ بہی ان شرعی برائیون سی خالی ہو اور کوئی بدعت اور شرک کی رسم اوسمین واقع نہو نہین تو
اوسکا کہانا بہی جائز نہوگا بلکہ اگر سابق سی معلوم ہو کہ اوس مجلس مین بدعات ہونگی تو وہان جانی سے بہی
پرہیز کری اور ایک برائی ولیمی کی کہانیمین یہہ ہی کہ امیرونکو بلائین اور مسکینون کو چہوڑ دین چنانچہ
مشکوۃ مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم سی حدیث نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ یعنی برا کہانون مین ولیمی کا کہانا ہی جسمین غنی بلائی جاوین اور فقیر چہوڑ دیی جاوین اور
جو کوئی دعوت کی اجابت نکری وہ اللہ و رسول کا گنہگار ہی پہر اگر اتفاقا اوس مجلس مین جانیکا
اتفاق ہوا اور وہان بدعات پاوین تو وہ جانیوالا اگر منع کی طاقت رکہتا ہو تو منع کری اور
اس خرابی سی روکی اور اگر منع پر قادر نہو تو پہر اگر وہ شخص مقتدا ہی اور لوگ اوسکی سند پکڑتی ہین تو

وجہ سے چلا آوی تاکہ اوسکی پیروی لوگ نہ پکڑین اور اگر ایسا نہین ہی عامی آدمی ہی تو اگر بیٹھ جاوے اور کہانا کہا لیوی تو جائز ہی اوسلیے کہ دعوت کا اجابت کرنا سنت ہی سو بدعت کی سبب چھوڑا نجایگا جیسے ایک جنازی مین بیٹھنی والی عورت ساتھ ہو تو اوسکی نماز پڑھ لینا درست ہی چنانچہ بعینہ یہ مضمون شرح وقایہ مین موجود ہی اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَا یَخْلُوْ اَنَّہٗ اِنْ عَلِمَ قَبْلَ الْحُضُوْرِ اَنَّ هُنَاكَ لَهْوًا لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ وَاِنْ لَمْ یَعْلَمْ قَبْلَ ذٰلِكَ لٰكِنْ هَجَمَ بَعْدَہٗ فَاِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَی الْمَنْعِ مَنَعَ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ قَادِرًا فَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ مُقْتَدًی یَخْرُجُ لِئَلَّا یَقْتَدِیَ النَّاسُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ مُقْتَدًی فَاِنْ قَعَدَ وَاَكَلَ جَازَ لِاَنَّ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ سُنَّةٌ فَلَا تُتْرَكُ بِسَبَبِ بِدْعَةٍ كَصَلٰوةِ الْجَنَازَةِ تَحْضُرُهَا النَّائِحَةُ اسکا مطلب یہی ہی جو اوپر لکہا گیا سو عامی آدمی جو اوس مجلس مین ہو اوسکو بہی اتنا ضرور ہی کہ اوس فعل کو دلمین برا جانتا رہی حدیث مین آیا ہی فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی اگر زبان سی بہی منع کی طاقت نہ ہو تو دلسی برا جانی اور یہ بودا درجہ ایمان کا ہی اور جو شخص دلسی بہی برا نجانی تو ایمان جانی کا خوف ہی خدا محفوظ رکہی **تیرہوان مسئلہ** ہندوستان کی رسم ہی کہ چند روز نکاح سی پہلی دولہن کو علیحدہ مکان مین بٹہلاتی ہین اور آنگن مین بہی نہین نکلنی دیتے یہ کیسی بات ہی جائز یا ناجائز اور یہہ رسم ہی کہ شادیکی وقت نیوتی مین کچہ دیا کرتے ہین اسکا کیا حال درست ہی یا نادرست **جواب** ایسی کام مباحات کی قسم سی ہین کہ انکا کرنا نکرنا برابر ہی اور فعل مباح کی کرنی نکرنی دونو پر اصرار اور ہٹ مکروہ ہی چنانچہ ملا علی قاری نی مشکوٰۃ کی شرح مین لکہا ہی کہ مَنْ اَصَرَّ عَلٰی اَمْرٍ مَنْدُوْبٍ وَجَعَلَہٗ عَزْمًا وَلَمْ یَعْمَلْ بِالرُّخْصَةِ فَقَدْ اَصَابَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْاِضْلَالِ فَكَیْفَ مَنْ اَصَرَّ عَلٰی بِدْعَةٍ وَمُنْكَرٍ یعنی جسنی کسی امر مستحب پر اصرار کیا اور کر ڈالا اوسکو عزیمت اور رخصت پر عمل نکیا تو بیشک پہنچا اوس سی شیطانکو ایک حصہ گمراہی کا سو کیا حال ہی اوسکا جسنی بدعت اور برائی پر اصرار کیا اور نیوتیکی رسم مین مال خرچنا اپنی برادری مین بطریق صلہ رحم مباح ہی اپنی مقدور موافق دی دی اور بمقدوری کی حالت مین قرض لیکر ایسی کامون مین لگانا کچہ نہین کہ اسکو قرض ادا کرنا واجب ہوگا اور ایسی مباح کامون مین قرض لینا بہتر نہین اللہ جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ بتلاتا ہی **چودہوان مسئلہ** برات رخصت ہوتی وقت دولہ کو بطریق سلامی کچہ دیا کرتی ہین اور دولہن بہی دولہ کی گہر جاتی ہی تب تو اوسکو بہی منہ دکہائی دیتی ہین یہ کیا رسم ہی جائز یا ناجائز **جواب** شریعت محمدیہ مین ان چیزونکی کچہ اصل تو ثابت نہین مگر ظاہرا ایسی کامون کا مباح ہونا معلوم ہوتا ہی اور مباح کام کا اپنی ذمی پر لازم کرنا ضرور نہین چنانچہ یہ حال ابہی گذر چکا اور ایسی چیز کا لازم کر لینا جسکی کچہ اصل بہی شرع کے چارون دلیلونسی کہ کتاب وسنت واجماع وقیاس ہی ثابت نہو جائز نہین بلکہ دین مین ایک نئی چیز

[illegible]

کالنہنگی تو جو کچہ اپنی دلکی رغبت سی دیتی ہیں مباح ہی اور جو ہمیشہ دیتی یا اور کسی سبب تو بیجا ہی شرعی
ملامت ہین **پندرہوان مسئلہ** رسم ہی کہ لڑکا بیاہا جاتی یا لڑکی کا نکاح ہو تو ننہال کی عورتیں
کچہ نقد زیور کپڑا وغیرہ اپنی ساتہ لاتی ہین اور کبہی آپ ہی بیاہ دینا ذمہ کر لیتی ہین یہ طور شرع شریف
مین درست ہی یا نہین **جواب** ایسی کام شریعت کی اصول کی قاعدون بموجب درست ہین بشرطیکہ
ناطہ داری کی حقوق ادا کرنیکی نیت ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
شوہر کی ایسا معاملہ کیا ہی کہ تہی تو اسطرح کا دینا بلا کراہت مباح بلکہ مستحب ہے پہر اگر کوئی اپنی
اسی مین بڑائی اور نام آوری کی نیت کرلی اور شہرت مقصود ٹہرا دی تو البتہ درست نہین بلکہ
مکروہ ہی کہ دل خرچنی مین تفاخر اور نام آوری کا لحاظ بیشک شرع مین مذموم اور بڑائی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا إن الله لا ینظر إلی صورکم وأموالکم ولکن ینظر إلی قلوبکم وأعمالکم
یعنی تحقیق اللہ نہین دیکہتا تمہاری صورتون اور تمہاری مالون کو لیکن دیکہتا ہی تمہاری دلون
اور کامون کو یہ حدیث مشکوٰۃ مین ہی مسلم کی روایت سی **سولہوان مسئلہ** بغیر حاجت دولہ کو نہلانا
اور سوا کبہی لباس کی سفید کپڑی پہنانا اور اگرچہ دولہن کا گہر قریب ہو تب بہی دولہ کو سوار کرنا
اور براتکی لوگون کی ساتہ گشت دینا درست ہی یا نہین **جواب** یہ نہلانا شرع مین مستحب و سنت
اگر بدن کو پاک صاف کرنیکو کوئی نہالی تو درجہ مباح تک پہنچ جاتی کا اور جس مباح کو جاہل پکڑ کر
یا سنت ٹہرالین تو وہ مکروہ ہو جاتا ہی چنانچہ سب کا بیان گذر چکا اور سفید لباس پہننا درست ہی
شرعہ سی حمادیہ مین نقل کیا ہی کہ أحب الألوان البیاض والنظر إلی الخضر یزید فی البصر
ولبس رسول الله صلی الله علیه وسلم البرد الأحمر یعنی پیارا رنگ سفید ہی اور سبز رنگ کو
دیکہنی سی نظر بڑہتی ہی اور بیشک پیغمبر خدا نی سبز چادرین اوڑہی ہین اور ایسی ہی وہ لباس جو
سبز و سیاہ و زرد کہ زعفران سی رنگا ہوا اور زعفران کی رنگی کپڑی سی مشابہ بہی نہو جائز ہے
اور جو کپڑا کسم کے پہلی رنگ مین رنگا ہوا اسکا پہننا بہی مکروہ ہی اور سوا کسم کی اور چیز کا
رنگا کپڑا سرخ پہننا بہی مختلف فیہ ہی بعضون نی جائز بعضون نی ناجائز کہا ہی اسکا ترک بہتر ہی چنانچہ
حمادیہ مین مذکور ہی کہ امام حسن نی پیغمبر خدا صلعم سی روایت کی کہ آپ نی فرمایا إیاکم والحمرة فإنها
من زینة الشیطان فإن الشیطان یحب الحمرة یعنی بچو سرخی سی اسواسطیکہ سرخ چیز شیطان کی
زینت ہی تو بیشک شیطان کو اچہی معلوم ہوتی ہی سرخی اور دولہا کا سوار ہونا اور براتیونکو ساتہ لیکر
اپنی شوکت ظاہر کرنیکو گشت کرنا حرام ہین چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز رح کی بعضی رسالون مین
جو نکاح کی بری رسوم کی مذمت مین لکہی مین مذکور ہی ولا یجوز تضییع المال بإحراق البارود
والکاغذ ورکوب الخیل والطوف بالبلد من غیر حاجة قال الله تعالی ولا تکونوا کالذ

[illegible]

خروجوا من دیارہم لیلًا ورئاء الناس واظہار المعازف والمزامیر والملاہی واظہار لعب اللعابین وستر حیطان البیت بالثیاب للجیران تزیینًا ودخول النساء الاجنبیات علی الزوج بعد الفراغ من العقد وکلامہن معہ ومس انفہ واذنہ ووضع الثیاب علی جسد الزوجۃ وامر الزوج بان یرفعہ بلسانہ وحفوف النساء حول الزوج والزوجۃ عند الخلوۃ کلہ من البدعات المحرمۃ یعنی اور نہین جائز ہی مال ضائع کرنا بارود اور رسے اور کاغذ جلانے مین اور گھوڑو پر چڑہنا اور بیحاجت شہر مین پھرنا فخر یا اسد تعالی کی اور ہو جاوے ایسے طرح جو نکلی اپنے گہرسی اتراتی اور لوگون کی دکہلانیکو اور باجے اور غفلت کی چیز اور کہیل پڑیکا کہیل ظاہر کرنا اور زینت کے لیے اچہی کپڑو سی گہر کا دروازہ منڈہنا یا پردہ ڈالنا اور نکاح کی بعد اجنبی عورتو دولہ کی پاس جانا اور اونسے ہمکلام ہونا اور اوسکی ناک اور کان چہونا اور دولہن کی جسم پر مصری دہکر دولہ کی زبانسے اوٹہوانا اور اکہٹا ہونا عورتونکا دولہ دولہن کی آس پاس خلوتکی وقت یہ سب بدعتین ہین حرام فقط مگر ہان اگر دولہن کا گہر دور ہو کہ دولہ اور لوگ پیادہ نہ چل سکین تو اس ضرورت کی سبب سوار ہونا مضائقہ نہین **سترہوان مسئلہ** دولہ کو پگڑی پہناتی وقت برادری کی لوگ حجام کو اپنی اپنی مقدور بہر کچہ دیا کرتی ہین یہ کیسا ہی درست یا نا درست **جواب** ایسے مسئلے کا جواب کئی بار گذر چکا کہ یہ دینا مباح کی دی ناتہ بخشیشکا حجام کو جہکر انہین پہنچا احسان کرینہ جبر و اکراہ کو راہ نہین جو چاہی سو دیوی **اٹہارہوان مسئلہ** ساچق یعنی سوہاپری کا دن مقرر کرنا اور اوسدن میوہ اور شیرینی اور کپڑونکی تہان اور جوڑا اور خوشبو وغیرہ دولہن کی گہر بہیجنا جائز ہی یا نہین اور بعضی لوگون مین حنابندی کی بہی رسم ہی کہ دولہن کی گہر سی ایک معین دن مین سوہاپری کی بعد دولہ کی گہر مہندی بہیجتی ہین اور دولہ کی ہاتہہ پاؤن مین لگاتی ہین درست ہے یا نہین **جواب** میوہ شیرینی کپڑی وغیرہ دولہ کی گہرسی دولہن کی گہر بہیجنا درست ہی اسکا کوئی دن مقرر نہین بلکہ ایسی چیزین بطور تحفہ بلا تعین دن کی بہیجنا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی چنانچہ تفسیر معالم التنزیل مین ہی فانکحہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدًا فدخل بہا وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہا عشرۃ دنانیر وستین درہمًا وخمارًا ودرعًا وازارًا وملحفۃ وخمسین مدًّا من طعام وثلثین صاعًا من تمر یعنی پہر نکاح کر دیا حضرت نے زینب بنت جحش کا زید اپنی لی پالک بیٹی سی پس اونہون نی صحبت کی اوس سی اور بہیجا تہا پہلی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نے زینب کو دس دینار اور ساٹہہ درہم اور ایک اوڑہنی اور ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک لحاف اور پچاس مد گیہون کی اور تیس صاع چہوارے فقط اور ان چیزونکی بہیجتی وقت کچہ تجمل اور آرایش کا اتفاق نہین ہوا تہا دولہ کی طرف تحفہ بہیجنا تو ثابت ہی مگر جو یہان رسم ہی کہ اوسکو [illegible]

آرایش اور رسوم آتشبازی وغیرہ حرام چیزین کرتی ہین یہ محض بے اصل ہین اور سخت گناہ تو مسلمانون دیندار کو لازم ہی کہ جس چیز کی اصل شرع مین پائی جاوی وہ تو البتہ عمل مین لاوی اور جسکی اصل نہو اور بہ وہ نامشروع اور ممنوع ہو اوسکی پاس نہ آوی اور اپنی آپس مین بڑائی اور نام آوری کی لیئے رسوم باطلہ کا پابند ہونا اور خدا و رسول کی رضامندی کہونا ہرگز درست نہین اور آرایش کا یہ حال ہی کہ اوسمین اسراف صریح اور کاغذ کی بی ادبی ہی جسپر خدا رسول کا نام لکہا جاوی اوسکو ایسی بیہودہ صرف مین لاوی چنانچہ مرآۃ الصفا والی نی لکہا ہی کہ جو شادی مین کاغذ کی درخت بناتی ہین سو کاغذ پر اللہ تعالی کا نام لکہا جاتا ہی تو اوسکی بنانی والی اور اوسپر راضی ہونیوالی سب خدا کی عذاب مین گرفتار ہونگی **فقط** اور حنابندی کی رسم کا حال نوین مسئلی مین گذرا کہ بالغ مرد بلکہ چہوٹی لڑکی کو بہی مہندی لگانا تہوڑی ہو یا بہت شادی مین ہو یا بغیر شادی درست نہین اور اشباہ و نظائر مین اس عبارت سی موجود ہی کہ مَا حَرُمَ عَلَی الْبَالِغِ فِعْلُہٗ حَرُمَ عَلَیْہِ فِعْلُہٗ لِوَلَدِہِ الصَّغِیْرِ فلا یجوز ان یسقیہ خمرا ولا ان یلبسہ حریرا ولا ان یخضب یدہ بحناء او رجلہ **یعنی** جو چیز بالغ مرد کو خود کرنا حرام ہی وہ اپنی نابالغ لڑکی کے واسطی عمل مین لانا بہی حرام ہی تو اوسکو شراب پلانا اور ریشمین کپڑا پہنانا اور اوسکی ہاتہ پاؤن مہندی سے رنگنا نہین درست اور نصاب الاحتساب مین ہی ولا ینبغی خضاب الید والرجل للذکر صغیرا کان او کبیرا ولا باس بہ للنساء **یعنی** مردونکو لائق نہین اپنی ہاتہ پاؤن مین مہندی لگانا لڑکا ہو یا بڑا اور عورتونکو کچہ ڈر نہین **فقط** ان دونون عبارتونسی معلوم ہوا کہ مہندی کا استعمال مردونکو حرام ہی جیسی ریشمی کپڑا اور سونا چاندی حرام ہی اگرچہ چہوٹی ہی لڑکی کیون نہون لیکن عورتونکو البتہ درست بلکہ سنت ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ مین کنز العباد سی منقول ہی کہ الحناء سنۃ للنساء ویکرہ لغیرہن کالامرد والخنثی والرجال لانہ تشبہ بہن وکذا تشبہ المرأۃ بالرجل مکروہ **یعنی** عورتونکو حنابندی سنت ہی اور اونکی سوا اور ونکو مثل لڑکونکی کہ ابکی ڈاڑہی موچہ نہو اور اونکی جو ہیجڑی ہین اور مردونکی مکروہ ہی اسواسطی کہ اسمین عورتونکی ساتہ تشبیہ ہی اور ایسا ہی عورتونکو مردکی مشابہ بننا مکروہ ہی **فقط** اور کبری در ظہیریہ مین ہی لا ینبغی للصغیر ان یخضب یدہ او رجلہ لان ذلک تزیین وہو مباح للنساء **یعنی** لائق نہین کہ چہوٹی لڑکی کی ہاتہ پاؤن مین مہندی لگاوین کیونکہ یہ زینت ہی اور یہ زینت عورتونکو چاہی **فقط** الغرض یہ مہندیکی رسم باطل اور حرام ہی اور حرام کام اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی اور کبیرہ پر اصرار کفر کی قریب پہنچاتا ہی خدا محفوظ رکہی

اونیسوان مسئلہ پہولونکا سہرا اور ہار کہ دولہ دلہن کی سر پر باندہتی اور کلیئین ڈالتی ہین درست یا نہین اور کنگنا باندہنا دلہن اور دولہ کی ہاتہ مین جائز ہی یا ناجائز **جواب** سونی چاندیکی تارونکا سہرا مردونکو ہرگز درست نہین کہ سونیکا استعمال مردونکو مطلق حرام ہی چنانچہ دسوین مسئلی مین اسکا بیان

مرآۃ الصفا فی شرح [illegible] کتاب [illegible] مترجم

[illegible] عورتونکا [illegible] مردونکو [illegible] مکروہ ہی [illegible] عبارت مین [illegible]

کلونچکا اور چاندیکا استعمال البتہ انگوٹھی کی قدر مردونکو بہی درست ہی ترمذی کی حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص نی انگوٹھی بنانی کی مقدمی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کہ یا حضرت مین انگوٹھی بنایا چاہتا ہون سو کس چیز کی بناؤن آپ نی فرمایا کہ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا یعنی چاندی کی بنا اور ایک مثقال پوری وزن مین ہنو اور انگوٹھی کی سوا اور کسیطرح چاندیکا استعمال کرنا بہی مردکو نہین درست اور کافرون کی مشابہت حرام ہی تو اس سبب سی سہرا باندہنا عورتون کو بہی نہین روا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنی اپنی تئین کسی قوم سے مشابہ بنایا تو وہ اونہین مین سے فقط اور پہولون کا سہرا بہی مشابہت کفار کی سبب جائز نہین بلکہ پہولون کا ہار دولہ دلہن کی سر پر ڈالنا نکاح کی وقت یا بعد اوسکی بدعت اور گبرون کی مشابہت ہی اور کافرون اور گبرونکی مشابہت سی بچنا ضرور ہی چنانچہ کتاب مرآۃ الصفا مین کہ فتاوی کی طور پر ہے لکہا ہی کہ دولہ کے سر پر پہول اور رومال رکہنا بدعت ہی اور بعضون کے نزدیک رسم گبرون کی ہے فقط اور کنگنا دولہ اور دلہن کی ہاتہ مین باندہنا بہی کافرون کی رسم ہی چنانچہ اسی کتاب کے فصل نکاح مین فتاوی مومنین سی لکہا ہی کہ بعضی لوگون کی ہان یہ رسم ہی کہ کچہ سرسون اور اسپند پیلی کپڑی مین باندہ کر اوسکا نام کنگنا رکہتی ہین یہ حرکت بہت سی بدعات و معصیات پر شامل ہی اوسمین بہت خرابیان ہین ایک یہ کہ یہ ہندؤنکا دستور ہی اور ہندؤنکی مشابہت کبہی کفر کبہی گناہ کبیرہ ہوتی ہی اور اسی کتاب کی اسی فصل مین ہی کہ لال ڈورا دولہ کی ہاتہ مین باندہنا گبرون کی رسم ہی اسمین کفر کا خوف ہی اور منافع المؤمنین مین ہی کہ ایک لوگونکی یہ رسم ہی کہ کوری گہڑی پر پہول ڈالکر صندل ملتی ہین یہ بہی گبرونکی مشابہت ہی اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک لوگونمین یہ رسم جاری ہی کہ تہوڑی سرسون اور اسپند ایک تہ مین باندہتی ہین اور اوسکو کنگنا کہتی ہین اور دولہ کی ہاتہ مین باندہ دیتی ہین اور یہ ظاہر ہی کہ اسکا بانی مع الاور راضی ہونیوالا کافر ہوگا اور سید آدم بنوری نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کر کی لکہا ہی کہ نکاح مین کئی چیزین کفر ہے اور کئی چیزون مین خوف کفر ہی اور کچہ بدعت ہین سو جو کوئی یہ رسوم عمل مین لاوی تو اوسکی درمیان سے مرد اور جورو ہونی کا علاقہ اوٹہ جاتا ہی اور وہ نکاح مسلمانونکا سا نہین ٹہرتا کہ جو اولاد ایسی نکاح سی پیدا ہے تو اوسکا نسب نہین ثابت ہوتا مگر حرامی ٹہرتا ہی پہلی کنگنا کہ یہ تو صریح کفر ہی اسکا بانی والا اور اسپر رضامند دونو کافر ہین دوسری جلوہ دینا کہ اوسمین بہت سی فضیحتی اور رسوائی ہی تیسری یہ کہ جو کہین کے اور بہن اور اور عورتین دولہ کی سر پر اوڑہنی ڈالتی ہین اور دلہن کی سر پہ پگڑی رکہتی ہین سو اس حرکت سے تو دونو ملعون ہوتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خدا کی پہٹکار اور لعنت اوس مرد پر جو اپنے تئین عورتون کی مشابہ کری اور اوس عورت پر جو مردونکی طرح بنی چوتہی یہ کہ دلہن کا انگوٹہا پانی سے دودہ سی دہوتی ہین سو یہ کفر کی رسم اور اسمین کفر کا ڈر ہی پانچوین یہ کہ ایک مصری کا ٹکڑا عورت کی بدن پر

پکتی ہین کہ بہرا اسکو ابہی بخنہ نہین اور شاید وہی اسمین فاسق ہوتی ہین اور چار پاؤن کی مشابہت بہی
چہٹے یہ کہ ہونیکی وقت ایک تنزیح ڈورالیکہ دولہ کی کہین ڈالتی ہین اور تخت پوش کر ڈومنی دولہ کے
ایک ایک سنو بکر شرمگاہ داپس ڈہ ریتی ہی اور اسکو مسخرہ اور عورتونکا مسخرہ کہاتی ہین ایسا فعل مین
بہی سبکی سب ملعون ہوتی ہین نوشا ساتوین یہ کہ تا دینہ دار سیج تک بلی ہوئی کالیان ڈومنیان وغیرہ
بکتے جن یہان تک کہ مسجد اور محراب اور منبر اور دستار کی اہانت کی نوبت پہنچتی ہی وہان تک جرات
اہانت کرنی آٹہوین یہ کہ نوشہ دلہن کی آپس ایس سات بار کہوا کرتا ہی بہو نیری ڈالتا ہی یہ
کافرونکی رسم ہی اوسمین خوف کفر ہی نوین یہ کہ دلہن کی شرمگاہ شربت سی دہوکر اور اوسمین
دلہن سی پیشاب کرا کی دولہ کو پلواتی ہین یہ بڑی ناپاک رسم ہی اور کتنہ کا ڈہی دسوین یہ کہ مرد کو
سہنا و سرمہ لگا کر زینت دیتی ہین یہ بہی بالاتفاق سب علما کی نزدیک مکروہ ہی اور اگر کہین کہ یہ
مذہب اور راہ ہی تو کافر ہو جاوین گیارہوین یہ کہ دولہ کو چاندی کی پہنیلے اور کچہ عورتون کا
لباس پہناتی ہین یہ بہی بدعت سیئہ ہی **یہانتک سید آدم کی عبارت ہی**
اور ایسی اور مصنفونکی رسم جو اس دیار مین ہی سو شریعت محمدی کی سیکہے کتابیہ مین نظر نہین پڑے
تو یہ بہی بدعت ہی کہ اسکا ترک انسب اور بہتر ہی **بیسوان مسئلہ** برات کی چلتی وقت نقارہ
بجوانا اعلان یعنی مشہور کرنیکی واسطی جائز ہی یا نہین **جواب** اعلان نکاح کی واسطی نقارے
بجوانا حرام ہی چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی بوجہا جاتا ہی ودلت المسئلة علی ان الملاہی کلہا
حرام الی آخر ما قال یعنی اس مسئلی سی معلوم ہوا کہ کہیل کے چیزین یعنی باجی سب حرام ہین **فقط** اور
فتاوی کبری مین ہی کہ طبل بجانا اور سننا دونو حرام ہین کہ یہ سب لہو لعب کہیل کود کی چیزین ہین۔
اگر ان مسلمانونکی لڑائی مین جو کافرونسی واقع ہو درست ہی کہ نقارہ کی آواز سنکر متفرق غازی
اکٹہا ہو جاوین تو ایسی مقام مین نقارہ بجانا عبادت مین داخل ہی نہ گناہ ولایت **فقط** اور ڈہولک
اور دف وغیرہ کا حال بہی طبل کے طرح ہی اسلیے کہ یہہ بہی لہو کی اسباب ہین حمادیہ میتن ہے
ویکرہ استعمال الآلات التی تضرب من غیر غناء کالعود والطنبور والمعزفة والطبل
والمزمار **یعنی** حرام ہی استعمال اون باجون کا جو بغیر راگ بجائی جاوین جیسی عود اور طنبورہ اور
مرباجا اور نقارہ خصوص تار کی باجی وعن مجاہد رضی اللہ عنہ انہ قال سمع عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما صوت طبل ثم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال ہکذا رایت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یصنع **یعنی** مجاہد رضی سی روایت ہی کہ اونہون نی کہا کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نی
نقارہ کی آواز سنی تو ڈال دین اپنی دونون انگلیان اپنی دونون کانون مین اور کہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایسی ہی کرتی دیکہا وعن مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال

استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر یعنی نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ سننا باجے کا گناہ ہے اور وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اوس سے
لذت اور مزہ لینا کفر سے ہے اور اسی کتاب میں توضیح شرح منظومہ سے لکھا ہے قال الانكحة التي
تنعقد في مجالس الملاهي والمزامير تكون مختلفا فيها بوجهين احدهما يفسق الولي لانه هو الذي احضر
الملاهي والمعازف وامرهم بذلك واعطى المغنين على ذلك الاجرة والثاني ان الحاضرين
صاروا فسقة لاستماعهم ذلك فلم يبق الولي وليا ولا الحاضرون شهودا اعني التي یعنی جو
نکاح راگ باجے کی مجلسوں میں باندھے جاتے ہیں ان میں دو وجہ سے اختلاف ہے ایک یہ کہ نکاح کا ولی جسنے کھیل
کود کے اسباب باجے حاضر کیے ہیں اور اسپر گانیوالوں کو مزدوری دی ہے وہ تو فاسق ہو جاتا ہے دوسرے
یہ کہ جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہوتے ہیں وہ بھی اسکی سننے سے فاسق ہو جاتے ہیں تو نہ ولی ولی باقی رہا نہ گواہ گواہ
رہے وفي خزانة الرواية من الظهيرية واعلم ان جنس هذه المسائل ثلثة انواع منها ما يكون
خطأ ولكن لا يوجب الكفر فيؤمر قائله بالانابة والاستغفار ومنها ما فيه اختلاف فيؤمر
باستجداد النكاح احتياطا وبالتوبة والانابة ومنها ما هو كفر بالاتفاق وانه يوجب
احباط جميع اعماله ويلزم اعادة الحج ان حج ويكون وطيه مع امرأته زنا والولد المتولد
في هذه الحالة ولد الزنا فانه وان اتى بكلمة الشهادة بعد ذلك بحكم العادة ولم يرجع
عما قال او فعل لم يرتفع الكفر وهو المختار یعنی اور جان لو کہ یہ نکاح کی مسئلے تین طرح پر ہیں بعضے
تو وہ ہیں جو خطا تو ہیں لیکن کفر نہیں لازم کرتے تو اوس شخص کو توبہ اور استغفار کا حکم کرینگے اور بعضے
وہ ہیں جنمیں اختلاف ہے کفر و ایمان کی مقدمے میں سو بعضے ایسی جگہ احتیاطا دوبارہ نکاح اور توبہ اور گناہ سے
باز آنیکا حکم کرینگے اور بعضے وہ ہیں جو بالاتفاق کفر ہیں اور اونسے سب عمل مٹ جاتے ہیں اور حج کے
قضا چاہیے اگر اوسنے پہلے حج کر لیا تھا اور اوسکو اپنی جورو کی ساتھ وطی زنا حرام ہے اور اس
حالت میں جو لڑکا پیدا ہو وہ حرامی ہے ولد الزنا ہے سوائے شخص اگرچہ عادت کی طور پر اسکی بعد کلمہ شہادت
بھی پڑھے اور رہا آنکہ اوس خاص قول یا فعل سے توبہ نکی ہو تو اوسکا کفر نجائیگا اور یہی مذہب مختار
علما کا ہے فقط باقی رہا بیان نکاح کی اطلاع کا سو جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں معمول تھا
اوسی طرح چھبیسویں مسئلے کی جواب میں انشاء اللہ تعالی آویگا اکیسواں مسئلہ بیاہ وغیرہ شادی
میں آتشبازی چھڑانا اور تھوڑا مال یا بہت اسمیں لٹانا کیسا ہے جواب آتشبازی چھڑانا شادی
اور غیر شادی دونوں میں اسراف ہے اور اسراف شرع میں منع ہے فرمایا اللہ تعالی نے ان المبذرين
كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفورا یعنی بیجا خرچ کرنیوالے بھائی ہیں شیطانوں کے
اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے فقط چنانچہ یہی مضمون مولانا شاہ عبد العزیز رح کی عبارت سے

[illegible]

سولہوین سوال مین معلوم ہوا اور تہوڑی نعت کا اسمین ایک حکم ہی تو مسلمان دیندار کو لازم و واجب ہے
کہ جو کام اپنی رب کی مرضی کی خلاف ہو اوسکو ترک کرے اگرچہ برادری کی لوگ اُس سی مخالف
ہو جاوین اور اون کو برا لگے قیامت کی دن اپنی اپنی اعمال سے فایدہ اوٹہاینگا اور جو بری
کرتوتونسی حسرت اور افسوس کہاینگا اور کوئی دوست آشنا بہائی برادر کام نہ آینگا ہرکوئی
نفسی نفسی کی آواز سنانگا خدا توفیق دی **بائیسوان مسئلہ** دلہن کے گھر پہنچی وقت سسرال
کی طرف سی دولہ کو جوڑا پہناتی ہین اور وہ جب تک اپنی گہر کو لوٹ آوی تب تک وہی جوڑا
پہنی رہتا ہی اسکا کیا حال ہے جائز یا ناجائز **جواب** یہ جوڑا مباح ہے بشرطیکہ ریشمین
اور سرخ کسم کا رنگا ہوا اور زرد کیسریا اور زرین تاشی بادلہ وغیرہ کا جنکا پہننا
مردون کو حرام ہی نہو اور اپنی حیثیت سی زیادہ بیش نہو جسمین اسراف ہو کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ **یعنی** کہاؤ پیو
صدقہ دو کپڑی پہنو جہان تلک اسراف نہو اور نہ دلمین خیال بڑائی کا آوی **فقط** اور ریشمین کپڑی کا ممنوع ہونا
اِس حدیث سی ثابت ہی کہ حضرت نی فرمایا أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى
ذُكُورِهَا **یعنی** حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتونپر اور حرام ہوا مردون پر **فقط**
اور کسمی رنگ کی حرمت اِس حدیث سی معلوم ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نی روایت کی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دو کپڑی سرخ کسم کی رنگی ہوئی پہنی دیکہا تو فرمایا کہ إِنَّ هٰذِهِ مِنْ
ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا **یعنی** یہ کافرونکے
کپڑی ہین تو اسکو مت پہن اور ایک روایت مین یون ہی کہ مینی کہا کہ مین اِنکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ جلا
انکو **فقط** اور کیسری رنگی زرد کپڑی پہننی کی حدیث مین ممانعت ہی حضرت انس رضی سی روایت ہی کہ
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **یعنی** منع کیا جناب رسالتمآب نی
اِس سی کہ کیسریا کپڑی پہنی مرد یہ سب حدیثین مشکوۃ مین ہین اور فتاوی حمادیہ مین خانیہ سی نقل کیا ہے
وَيُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْمَصْبُوغَةَ بِالْعُصْفُرِ وَالزَّعْفَرَانِ وَالْوَرْسِ **یعنی** مکروہ ہی مردونکو
کہ کسم کا رنگا اور کیسر کا رنگا اور ورس کا رنگا کپڑا پہنین **فقط** اور چاندی کی تارونکا کپڑا پہننا جیسی
سونیکی تارون کے کپڑی کی طرح حرام ہے چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی جو پہلی گذری معلوم ہوا کہ
الْفِضَّةُ فِي حُكْمِ الذَّهَبِ **تئیسوان مسئلہ** نکاح کی بعد قاضی اور وکیل اور گواہونکو کہ دلہن کی
طرف سی آتے ہین اپنے خرچہ سی سے اونکی مانگے کچہ دینا جائز ہے یا نہین **جواب** ان لوگون کو
دینا اسکی کہ یہ مانگین اور بہ زبردستی کرین مباح ہے اور اگر مانگین اور زور آوری کرین اور
خواہ مخواہ کد و جہد سی لیا چاہین تو نہ لین درست چنانچہ خزانۃ الروایۃ مین ہے

[illegible]

وقیاسنہ القضاۃ فی دار الاسلام ظلم صریح وھو ان یاخذوا من الانکحۃ شیئا ثم یجیزون اولیاء الزوج والزوجۃ بالمناکحۃ فانھم مالم یرضوا بشیء من اولیائھما لم یجیزوا بذلک فانہ حرام للقاضی والمناکح یعنی اور یہ جو قاضیون نی ٹہرایا ہی اسلام کی شہرون مین سو صریح ظلم ہے کہ پہلے نکاح والون سی کچہ لی لیا کرتی ہین تب اونکو نکاح کی اجازت دیتی ہین پہر اگر وہ کچہ دینی پر راضی نہون تو یہ نکاح کا حکم ہی نہین دیتی سو یہ قاضی اور نکاح کر دینی والی کی دونون کی حق مین حرام ہی فقط اور بہتر یہ ہی کہ نکاح کا ایسا شخص وکیل ہو جو نکاح پڑہا سکی اور ایجاب اور قبول کی لفظین ادا کرنیکی لیاقت رکہی تاکہ چارون مذہب بموجب نکاح صحیح اور ٹہیک ہو پہر اگر وہ وکیل کسی اور کو وکیل کر دی اور نکاح پڑہانی کی اجازت دی اور یہ دوسرا وکیل اوس پہلی وکیل کے سامنی نکاح پڑہا دی تو بہی حنفیون کے نزدیک درست ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ مین خانیہ سی لکہا ہی کہ الوکیل بالتزویج لیس لہ ان یوکل غیرہ فان فعل فزوج الثانی بحضرۃ الاول جاز فقط اور سنت یہ ہی کہ خود دلہن کا ولی نکاح کا خطبہ کہ مسنون ہی پڑہکر دلہن دولہ مین ایجاب و قبول کرا دی اور مہر ٹہرا کر نکاح پڑہا دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت علی رض سی حضرت فاطمہ کا نکاح کرنی وقت ایسا ہی کیا تہا چنانچہ مواہب لدنیہ مین موجود ہی عن انس قال جاء ابو بکر ثم عمر یخطبان فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسکت ولم یرجع الیہما شیئا فانطلقا الی علی یامرانہ بطلب ذلک قال علی فنبھانی لامر فقمت اجر ردائی حتی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت تزوجنی فاطمۃ قال وعندک شیء قلت فرسی وبدنی قال اما فرسک فلا بد لک منھا واما بدنک فبعھا فبعتھا باربعمائۃ وثمانین فجئتہ بھا فوضعتھا فی حجرہ فقبض منھا قبضۃ فقال ای بلال ابتع لنا بھا طیبا وامرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریر مشرط ووسادۃ من ادم حشوھا لیف وقال لعلی اذا اتتک فلا تحدث شیئا حتی اتیک فجاءت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت وانا فی جانب وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھھنا اخی قالت ام ایمن اخوک وقد زوجتہ ابنتک قال نعم ودخل صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفاطمۃ ائتینی بماء فقامت الی قعب فی البیت فاتت بماء فاخذہ ومج فیہ ثم قال لھا تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدییھا وعلی راسھا وقال اللھم انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا ثم فعل مثل ذلک بعلی ثم قال لہ ادخل باھلک بسم اللہ والبرکۃ اخرجہ ابو حاتم واحمد فی المناقب بنحوہ وفی حدیث انس عند ابی الخیر القزوینی الحاکمی خطبھا علی بعد ان خطبھا ابو بکر ثم عمر فقال علیہ السلام قد امرنی ربی بذلک قال انس ثم دعانی علیہ السلام بعد ایام فقال لی یا انس ادع لی ابا بکر وعمر وعثمان وعبد الرحمن وعدۃ من الانصار فلما اجتمعوا

[illegible] ایجاب و قبول کا [illegible] احمد بن حنبل [illegible] ۱۲

[illegible] فتاوی قاضی خان [illegible] ۱۲

[illegible] مالک [illegible] شافعی [illegible] احمد [illegible] ۱۲

وأخذنا مجالسهم وكان علي غائبا فقال صلى الله عليه وسلم الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته
المطاع بسلطانه المرهوب من عذابه وسطوته النافذ أمره في سمائه وأرضه الذي خلق الخلق بقدرته
وميزهم بأحكامه وأعزهم بدينه وأكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك اسمه وتعالت عظمته
جعل المصاهرة سببا لاحقا وأمرا مفترضا أوشج به الأرحام وألزم الأنام فقال عز من قائل وهو الذي
من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا فأمر الله تعالى يجري إلى قضائه وقضاؤه يجري
إلى قدره ولكل قضاء قدر ولكل قدر أجل ولكل أجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب
ثم إن الله عز وجل أمرني أن أزوج فاطمة من علي بن أبي طالب فاشهدوا أني قد زوجته على أربعمائة مثقال
فضة إن رضي بذلك علي ثم دعا صلى الله عليه وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا ودخل علي
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه ثم قال إن الله عز وجل أمرني أن أزوجك فاطمة على
أربعمائة مثقال فضة أرضيت بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال عليه السلام
جمع الله شملكما وأعز جدكما وبارك عليكما وأخرج منكما كثيرا طيبا قال أنس فوالله لقد أخرج الله
منهما الكثير الطيب یعنی حضرت انس کہتے ہین کہ پہلے حضرت ابو بکر رض پھر عمر فاروق رض
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر بی بی فاطمہ کو اپنی لیے مانگنی لگے تو سکوت کیا حضرت نے اور نہ جواب دیا
انکو کچھ تو وے دونوں حضرت علی رض پاس انکو سمجھانے گئے بی بی فاطمہ رض کی مانگنی پر علی رض فرماتے ہین کہ اونکے
کہنے سے میری دلمین پڑی یہ بات سو مین چلا اپنی چادر گھسیٹتا ہوا نبی صلعم پاس آیا پھر مینے عرض کیا
کہ آپ میرا جوڑا باندھ دین حضرت فاطمہ سے فرمایا بھلا تیرے پاس کچھ مال ہے مینے کہا میرا گھوڑا اور میری زرہ
ہے ارشاد کیا گھوڑا جو ہے سو اوسکا تیرے پاس رہنا ضرور ہے اور زرہ جو ہے سو تو بیچ ڈال اوسکو تب مینے بیچی چار سے
اسی درم کو سو وہ لایا مین حضرت کے پاس اونہوں نے اونکی گود مین ڈال دئے سو بھر کے لئے اوس مین سے ایک
مٹھی پھر فرمایا اے بلال مول لے آ ہمارے لیے اسکی خوشبو اور لوگوں کو کہا کہ جہیز یعنی شادی کا سامان درست کرو
اس لڑکی کا تو بنالی اونکے لیے ایک چارپائی اور ایک تکیہ چمڑے کا جس مین چھوارے کی گٹھلی بھری تھی
اور فرمایا حضرت علی رض کو کہ جب فاطمہ تیرے پاس آوے تو تو کچھ بات مت چھیڑیو جب تک
مین نہ آؤن تیرے پاس سو آئین حضرت فاطمہ بی بی ام ایمن کے ساتھ اور گھر کے اندر کونے مین
بیٹھین اور مین دوسرے کونے مین تھا اور آئے پیغمبر خدا صلعم اور جبھی کہا ادھر ہے بھیا میرا
بی بی ام ایمن بولین آپ کا تو یہ بھائی ہے تس پر بھی اپنی بیٹی انکو دیتے ہو فرمایا ہان اور اندر
پھر فرمایا بی بی فاطمہ کو میرے پاس تھوڑا پانی لا سو وہ اٹھین ایک بڑی صحنک گھڑے بیچ
اور اوس مین پانی لائین تو لیا اوسکو حضرت نے اور تھوکا اوس مین پھر فرمایا فاطمہ کو آگے آ سو وہ
آگے آئین تو چھڑکا اوس پانی کو اونکے سینے پر اور اونکے سر پر اور فرمایا بارخدایا مین تیری پناہ

[illegible]

دیتا ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان راندے گئے سے پہر فرمایا اونکو پیٹہہ کر اید پہر سو چہڑکا وہ پانی اونکی دونو مونڈہونکی بیچ مین پہر کیا یہی معاملہ حضرت علی سی پہر حضرت علی کو فرمایا کہ چلا جا اپنی گہر مین اللہ کا نام لیکر اور برکت مانگ کی انس حدیث کو ابو حاتم نے اور احمد نے مناقب نام کتاب مین اسیطرح پر بیان کیا اور انس کی حدیث مین ابی الخیر القبزوینی حاکمی کے نزدیک یون ہی کہ مانگا بی بی فاطمہ کو حضرت علی نے اوسکی پہلی مانگا تہا ابو بکر رض پہر حضرت عمر رض نے تب فرمایا پیغمبر خدا صلی نے کہ اسطرح تو حکم ہی کیا ہی مجکو میری رب نے انس کہتی ہین کہ اوسکی کئی دن بعد مجکو حضرت نے پکار کر فرمایا کہ ای انس بلا لا میری پاس ابو بکر رض اور عمر رض کو اور عثمان رض اور عبد الرحمن اور کئی انصار کو پہر جب وہ سب اکٹہا ہوئی اور اپنی اپنی جگہہ بیٹہی اور علی رض وہان نہ تہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سراہی ہی اوس خدا کو جو سراہا گیا ہی اپنی احسانون سی جسکی پرستش ہوتی اوسکی قدرت کی سبب جس سی سب کوئی ڈرتی اوسکی حکومت کی سبب جس سی سب لوگ ڈرتی ہین اوسکی رعب کی سبب جسکا حکم جاری ہی اوسکی آسمان اور اوسکی زمین مین جسنی پیدا کی خلق کو اپنی قدرت سی اور علحدہ کر دیا اونکو اپنی حکم بہیج کر اور عزت دی ہر ایک کو اوسکی دینداری کی سبب اور بڑائی دی ہر ایک کو اپنا نبی بہیج کر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک اللہ وہ ہی جسکا نام بڑی برکت والا اور جسکی بڑائی بہت اونچی جسنی بنایا سسرال کو ملاوٹ کا سبب اور امر لازم اور پہر دیا اوس سی رحمونکو اور ملاوٹ ہو گئی اوسکی سبب لوگونمین اسی لیی فرمایا ہر ایک بولنی والی غالب یعنی اللہ تعالی نی وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا الآیہ یعنی وہ خدا جسنی پیدا کیا پانی سی آدمی پہر بنایا اوسکی لیی ننہال اور دادہیال اور سسرال کو اور تیرا رب ہی اندازہ کرنیوالا ہی سو اللہ کا کام متوجہ ہوتا ہی اوسکی طرف جو اوسنی پہلی حکم کیا اور اوسکا حکم اوسکی طرف جاری ہوتا ہی جو اوسنی پہلی ٹہرا دیا اور ہر حکم کا ایک اندازہ ہی پہلی سی مقرر اور ہر اندازی کی ایک مدت ہی اور ہر مدت کی لیی ایک نوشتہ ہی دور کر دیتا ہے جو چاہتا ہی اور ثابت رکہتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسیکی پاس ہی اصل کتاب پہر اللہ تعالی نی مجکو حکم کیا کہ نکاح کر دون مین فاطمہ کا علی بن ابیطالب سی سو تم گواہ رہو کہ مینی اوسکا نکاح کر دیا چار سی مثقال چاندی پر مہر کی بدلی اگر اسپر راضی ہو علی رض پہر منگایا حضرت نی ایک طباق سوکہی چہوارونکا پہر فرمایا لوٹ لو سو ہمنی لوٹ لیا اور اندر آئی علی رض تو مسکرائی حضرت اونکی طرف پہر فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجکو حکم کیا کہ تیری ساتہہ نکاح کر دون فاطمہ کا چار سی مثقال چاندی پر بہلا تو راضی ہے اسپر تو جواب دیا حضرت علی رض نی کہ مین راضی ہو گیا اسپر یا رسول اللہ تو فرمایا حضرت نی کہ ملاپ کری اللہ تم دونون کی خوؤن مین اور پوری کری اللہ محبت تمہاری اور ہمیشہ خبر رکہی تم پر اور پیدا کری تم سی بہت سی اولاد ستہری انس کہتی ہین سو خدا کی قسم مقرر پیدا کی اللہ نی اونسی بہت سی اولاد اچہی فقط اور سوای

سے کشتی کرائی یعنی سب [illegible] جہان تک [illegible] ملاقات ہوئی جنسی کہیں [illegible] عمر بھی [illegible] برابر دنیا میں [illegible] قطع

اسباب سی [illegible] اسباب [illegible] یعنی جسکا ایک اندازہ [illegible] جب اللہ [illegible] زیادہ اندازہ ہی جب چاہتا [illegible] آدمی [illegible] سرکشی [illegible] گردن [illegible] اندازہ [illegible] علم میں [illegible] سرکشی [illegible] تقدیر [illegible] ایک [illegible] اپنی [illegible] صحیح [illegible]

جسمین خطبی کی تو دو خطبی اور بہی کہ اونکا پڑہنا بہی نکاح مین سنت سی ثابت ہوا ہی سو وہ دونو اگلی سوال کی جواب مین
عنقریب انشاء اللہ تعالی آتے ہین **چوبیسوان مسئلہ** ان شہرون کی قاضیونکا دستور ہی کہ ایجاب
وقبول سی پہلی کلمہ طیب اور امنت باللہ اور دعاء قنوت وغیرہ پڑہاتی ہین یہ طریقہ سنت کا ہی یا نہین اور
ایجاب اور قبول کی لفظین ایکبار کہنا کافی ہے یا تین بار تکرار چاہیی اور ایجاب وقبول سی پہلی نکاح کا خطبہ
پڑہنا چاہیی یا بعد اور کونسا خطبہ پڑہنا سنت ہی **جواب** سنت کا طریق نکاح مین یہ ہی کہ پہلی ان تین
خطبہ مین سی کہ مذکور ہوتی ہین ایک خطبہ پڑہی اوسکی بعد دولہن و دولہ سی ایجاب وقبول کرادی اور ایجاب
وقبول ایکبار بس ہی تین بار تکرار کی حاجت نہین جیسی بیع یعنی مول لینی وغیرہ مین ایکہی بار کفایت ہی اور کلمہ
اور امنت باللہ پڑہانا تو سلف یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سی ماثور ہی اور نہ کسی کتاب مین کوئی
تو ایسا کرنا کیا ضرور ہی مگر ہان اگر دولہن دولہ کی عقیدہ مین فساد ہو اور اونکو ایمان کی حقیقت نہ یاد ہو
تو البتہ کلمہ طیب وغیرہ پڑہانا مضایقہ نہین بلکہ یہ ضرور ہی تاکہ اول ایمان درست ہولی تب نکاح ٹہیک ہو
اور باوجودیکہ اون دونوکا عقیدہ درست ہو اوس بات کو لازم کرلینا اور بطور رسم عمل مین لانا
خالی جہل سے نہین اور محض لغو ہی اور خطبونکا حال یہ ہی کہ حدیثون اور تواریخ کے کتابونکی دیکہنی سی معلوم ہوا
کہ صحابہ اور اگلی بزرگون کی نکاح مین پڑہنی کی تین خطبی تہی **ایک وہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت فاطمہ کی نکاح مین پڑہا تہا اور وہ اگلی سوال مین گذرا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ سی وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ تک
دوسری وہ کہ نجاشی حبشی کی بادشاہ نی حبشی مین حضرت ام حبیبہ کی نکاح مین جو آنحضرت ص کے
ساتہ ہوا تہا پڑہا تہا اور اوسکا قصہ خلاصی کی طور پر جیسا مواہب لدنیہ مین ہی یہ ہی کہ جب عبداللہ
بن جحش ام حبیبہ کی پہلے خاوند نی حبشہ کو ہجرت کی تو ام حبیبہ کو ساتہ لیگیا وہان جاکر شیطان کے
بہکانی سے نصرانی ہوکر مرگیا یہ خبر حضرت کی یارون مین سی کسی نی حضرت کو پہنچائی اور عرض کیا کہ ام حبیبہ
اپنی اسلام پر قائم ہی وہ دین سی نہین پہری ہی یہ حال سنکر پیغمبر خدا نی عمرو بن امیہ ضمیری کو اپنی ساتہ
ام حبیبہ کی نکاح کا پیغام دیکر نجاشی کی پاس بہیجا جب انہون نی حبشی مین جاکر نجاشی سی یہ حکم بیان کیا
اوسنی سنتی ہی اوسیوقت اپنی ابرہہ نام لونڈی کی زبانی ام حبیبہ کو کہلا بہیجا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجکو لکہا ہی کہ تیرا نکاح آنحضرت ص کی ساتہ کردون ام حبیبہ اس بشارت سی نہایت خوش ہوئین
اور اپنی ایک انگوٹہی اور دو کڑی اوس لونڈی کو انعام مین دیی اور خالد بن سعید کو اپنی طرف سے
نکاح کا وکیل کیا اور نجاشی نی بہی شام کی وقت جعفر بن ابیطالب کو اور اور مہاجرون کو جمع کرکی یہ خطبہ
پڑہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
یعنی سب تعریف اوس خدا کو جو بادشاہ ہی پاک سلامتی الامن دینی والا نگہبان غالب ہر ٹوٹا جوڑنی والا مین گواہی

نکاح حضرت کا ام حبیبہ سے

اسکا کوئی پرستش کی لائق نہین سوا اللہ کی اور یہ کہ بیشک محمد صلعم اوسکی بندی ہین اور اوسکی رسول ہین اللہ نی
اونکو ہدایت اور سچا دین لیکر بھیجا کہ تو غالب کردی اوس دین اسلام کو سب دینون پر اور پڑی برا مانین مشرک

فقط اس خطبی کی بعد نجاشی نی کہا کہ مین نی اللہ تعالی کی حمد اور رسول خدا کی نعت کی بعد پیغمبر خدا صلعم کا حکم جو مجکو
کہلا بھیجا تہا مان لیا اور بیاہ بھی کر دیا اور چارسی دینار سرخ لوگونکی سامنی ڈال دیی کہ اسقدر مینی مہر مقرر کیا
بعد اسکی خالد بن سعید ام حبیبہ کی وکیل نی خطبہ پڑہا کہ الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون **یعنی** اللہ کو لائق ہی ساری ثنا اوسکی مین حمد کرتا او
اوس سی مدد مانگتا ہون اور اوس سی بخشش چاہتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کی کوئی قابل عبادت کی نہین اور محمد
محمد صلعم اوسکی بندی اور اوسکی رسول ہین وہ خدا ہی جسنی بھیجا اپنا رسول سیدہی راہ پر اور سچی دین پر کہ اوپر
رکہی اوسکو اور پڑی برا مانین مشرک اسکی بعد جو بات پیغمبر خدا صلعم کی منظور تہی اور آپ نی چاہی اوسکو مینی مان لیا
اور عمل کیا سو نکاح کر دیا ام حبیبہ ابو سفیان رض کی بیٹی کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو اللہ مبارک
کری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر اسکی بعد نجاشی نی وہ چارسی دینار خالد بن ولید کو دیی اونہون نی لیکر
اپنی پاس رکہ لیی پہر جب سب لوگ اوٹہکر اپنی اپنی گہر جانی لگی تو نجاشی نی کہا کہ ابہی بیٹہو پیغمبرونکی
سنت ہی کہ نکاح کی بعد کہانا کہلاتی ہین پہر کہانا منگا کر سبکو کہلایا سو لوگ جب کہانا کہا کر چلی گئی تو نجاشی نی
ام حبیبہ کو شرحبیل حسنہ کی بیٹی کی ساتھ کر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین بہیجدیا

تیسرا خطبہ وہ ہی کہ مشکوۃ شریف مین عبد اللہ ابن مسعود کی روایت سی آیا ہی اور یہی مشہور ہی اور
اسکو عالم لوگ ایجاب قبول سی پہلی پڑہا کرتی ہین پہر نکاح پڑہاتی ہین سو وہ یہ ہی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ
ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن
یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایہا الذین
امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ
والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم
اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما **یعنی** سب تعریف اللہ کو ہی
ہم اوسکی ثنا کرتی ہین اور اوسی سی مدد مانگتی ہین اور بخشش چاہتی ہین اور اللہ سی پناہ مانگتی اپنی نفسون اور کامونکی
برائی سی جسکو اللہ راہ بتلاوی ہو سکا کوئی بہکانی والا نہین اور جسکو وہ بہکاوی اوسکا کوئی راہ پر لانی والا نہین
اور مین گواہ ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور اوسکی پیغمبر ہین
ای ایمان والو ڈرتی رہو اللہ سی جیسا اوس سی ڈرنا چاہیی اور نہ مرو مگر مسلمان لوگو ڈرتی رہو اپنی رب سی

جسنے تمکو بنایا ایک جان سی اور اوسی سی بنایا اوسکا جوڑا اور بکھیری اون دونون سی بہت مرد اور عورتین اور
ڈرتی رہو اللہ سی جسکا واسطہ دیتی ہو آپسمین اور خبردار رہو ناتونسی اللہ ہی تمپر مطلع ای ایمان والو ڈرو اللہ سی
اورکہو بات سیدھی جو سنوار دی اور بہلی کر دی تمہاری کامون کو اور بخشی جاوین تمہاری گناہ اور جو فرمان پر چلا
کری اللہ تعالی اور اوسکی رسول کی تو وہ بیشک مقصود کو پہنچا اور ساری باتون اور سب ڈرونسی چہوٹا
اور اپنا مدعا حاصل کیا اوسنی اس خطبہ پڑہنی کی بعد قاضی یا اور جو کوئی بہائی باپ نکاح کا وکیل ہو خاطب یعنی
دوسری مخاطب ہو کی کہی کہ اللہ تعالی کے حمد اور پیغمبر خدا کی نعت کی بعد مینی فلانی عورت فلانی کی بیٹی اسقدر
مہر کی بدلی تیری نکاح مین دی وہ کہی مینی قبول کی بس یہی ایجاب و قبول ہی غرضکہ قاضی یا اور جو کوئی نکاح کا
خطبہ پڑہی اور یہ نکاح باندہنی کی لفظین دولہا یا اوسکی ولی کی روبرو کہی اسکو ایجاب کہتی ہین اور جو اسکی جواب مین
کہا جاوی دولہا یا اوسکی ولی کی طرف سی اوسکو قبول بولتی ہین یا اسکا اولٹا ہو یعنی اگر پہلی ہی مینی دولہا یا او
لی دولہن نی یا اوسکی ولی نی ایسی بات کہی جسمین نکاح کی خواہش اور طلب نکلی تو اوسکو بہی ایجاب اور جو کچہ دولہن
یا اوسکا ولی جواب دی اوسکو قبول کہتی ہین حاصل یہ کہ پہلی بات کو ایجاب دوسری کو قبول کہتی ہین **چھبیسوان مسئلہ**
اگر کوئی شخص دولہا یا دولہن کی طرف والونمین سی طرف ثانی کو کہلا کہ جیسی ہو اپنی شہر کی رواج رسمین ہوتینگے
چاہی شرع کی موافق ہون چاہی مخالف اور شادی کی محفل ہو تو ان رسمون کی چھوڑنیسی مزہ پھیکا سا ہو جاتی
ہی ہمتو اپنی شادی غمی مین زمانہ کی رواج کی تابع ہین تمکو اختیار ہی اپنی گہر جو چاہو سو کرو ہم اپنی گہر جو چاہینگے
سو کرینگے عیسی بدین خود موسی بدین خود تمہاری راہ تمہاری اور راہ ہماری ہماری تمہارا حکم ہمپر چل نہیں سکتا اس
باتون کی کہنی والون کی حق مین شریعت سی کیا حکم ہوگا اور دوسری طرف کی لوگ کہ خدا رسول کی حکم موجب
کام کرتی ہین انکی مجلس مین شریک ہون یا نہین **جواب** جو کوئی ایسی بیہودہ باتین زبان پر لاوی شرع کی
حکم سی اوسکی حق مین یہ باتین کرنا نہایت ہی مذموم اور بہت ہی بری ہی اسلیی کہ اوسنی اپنی رسمون کی
مقابلی مین حکم شرع کو ہلکا جانا اور رسمون کا یہ حال ہی کہ بعضی آدمیون بدعت ضلالت مین بعضی اور طرح کی گناہ مین
سو اوسنی اونکو اختیار کیا اور خوب پکڑا تو گویا دنیا کی کام کو آخرت کی کام پر بڑہایا پہر اگر وہ آخر عمر تک اسیطرح پر رہا
اور توبہ نکی تو معاذ اللہ ایمان جاتی رہنی کا ڈر ہی چنانچہ ذخیرہ مین موجود ہی **وَلَذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ
فِيْ هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ** من برسم كار ميكنم نه بشرع **يَكْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ يعنی** جب
ایک شخص نی دوسری شخص سی کہا اس فلانی مقدمی مین شرع کا حکم یون ہی تو اوسنی کہا مین تو رسم پر
کام کرتا ہون شرع پر نہین کرتا تو بعضی عالمون کی نزدیک کافر ہو گیا **فقط** اوسکو لازم ہی کہ جھٹ پٹ توبہ
کری اور ایسی خلاف شرع رسمون سی باز آوی اور اگر توبہ نکی اور اسپر اصرار کیا تو کبیرہ گناہ پر اصرار کفر کو
پہنچا دیتا ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ والی نی امام شہاب الملۃ والدین کی رسالی سی نقل کیا ہی **مُحْكِيٌّ عَنْ اَبِيْ
نَصْرٍ الدَّبُوْسِيِّ عَنِ الْقَاضِيْ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ الْخَوَارِزْمِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّيْ اَوْ**

او من غير المغني او تمنى فعلا من الحرام فجحد ذلك باعتقاد او غير اعتقاد يصير مرتدا في الحال بناء على انه ابطل حكم الشريعة ومن ابطل حكم الشريعة لا يكون مؤمنا عند كل مجتهد ولا يقبل الله تعالى طاعته واحبط الله تعالى كل حسناته وبانت منه امرأته فان تاب لا يجب القتل والا يضرب عنقه لقوله عليه السلام من بدل دينه فاقتلوه فان قتله قاتل قبل عرض الاسلام كره ذلك ولا شيء عليه يعني ابونصر دبوسی سی نقل ہے کہ اونہون نی قاضی ظہیر الدین خوارزمی پر سی سنا کہ اونہون نی کہا کہ جسنی راگ سنا سرودی یا غیر سرودی اثنائی سی یا اور کوئی کام حرام دیکہا سو اوسکی خوبی بیان کرنی لگا اعتقاد سے یا بغیر اعتقاد کی تو وہ ترت اوسیوقت مرتد کافر ہو گیا اسلیی کہ اوسنی شریعت کا حکم ناچیز کر دیا اور جسنی حکم شریعت ناچیز کیا وہ مؤمن نہین کسی مجتہد کی نزدیک اور نہ قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی بندگی اور میٹ دیگا اوسکی سب نیکیان اور طلاق ہو جائیگی اوسکی جورو پہر اگر توبہ کی تو قتل سے بچ گیا نہین تو اوسکی گردن ماری جائیگی بسبب امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا جسنی بدل ڈالا اپنا دین یعنی اسلام چہوڑ کر کافر ہو گیا تو اوسکو مار ڈالو پہر اگر کسی مارنی والی نی پہلے سے کہ اوسکو اسلام لانیکو کہی مار ڈالا تو مکروہ ہی اور اوس قاتل پر کچھ قصاص اور خون بہا نہ آویگا **فقط** اور اوسی کتاب مین سی یہ عبارت ہی فان صحة التصديق والاقرار بالتوحيد لا يكون مع انكار شيء من الشرائع فقال محمد رح في السير الكبير من انكر شيئا من الشرائع فقد ابطل قوله لا اله الا الله حكي ان موسى عليه السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصياح وكانوا يرقصون حول العجل ويضربون الدفوف والمزامير فقال هذا صورة الفتنة **يعني** یہ جو آدمی کوئی کفر کی بات کہنی یا کام کفر کا کرنی سی مؤمن نہین رہتا اسکا سبب یہ ہی کہ توحید دلمین سچ جاننا اور زبان سی اقرار کرنا کسی حکم شرع کی انکار کی ساتھ نہین جمع ہوتا اسیواسطی امام محمد نی سیر کبیر نام کتاب مین فرمایا کہ جسنی کسی شرع کی حکم کا انکار کیا تو بیشک اوسنی ناچیز اور باطل کر دیا اپنی لا اله الا الله کہنی کو نقل ہے کہ موسی علیہ السلام کوہ طور سی جب غصی مین بہری پچتاتی لوٹی اور اونہون نی قوم کا چلانا سنا اور وہ لوگ بچہڑی کی آس پاس ناچتی تہی اور ڈہپ اور باجی بجاتی تہی تو فرمایا کہ یہی صورت فساد کی ہی

فقط المقصود جہان خلاف شرع کام جیسی ناچ کہیل کے چیزین باجی آتش بازی آرایش وغیرہ موجود ہو پہر خواہ وہ مجلس نکاح کی ہو یا کسی اور شادی کی ہو اوسمین جانا اور اون فاسقونکا شریک ہونا شرع شریعت مین ناجائز بلکہ حرام ہی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیة الطالبين مین فرمایا هذا اذا كان خاليا عن المنكر فان حضره منكر كالطبل والمزمار والعود والناي والرباب والمعازف ذات الطنابير والشين والشبابة والجفران الذي يلعب به الترك لا يجلس هناك لان جميع ذلك محرم **يعني** دعوت وغیرہ کی مجلس مین جانا تب درست ہی جب بری کامونسی خالی ہو پہر اگر اوس مجلس مین کوئی بری چیز ہو جیسی نقارہ اور تار کی باجے اور عود اور بانسلی اور رباب اور سینے کی باجے

[illegible]

مثل طنبور سی ہو ریشتین اور ستار او رجو ان جیکو ترک بہاتی ہیں ہو تو وہان نہ بیٹھی اسواسطی کہ یہ سب چیزین حرام ہین **فقط** تو ہر مسلمان پر واجب ہی کہ بڑی خلاف شرع ممنوع گناہو کی مثل مزامیر کا سون لی کرنی ہین ایسے مبتدع فاسق کی خاطر کا پاس و لحاظ نکری اگرچہ باپ بہائی ہین جو کیسی کیون نہو اللہ تعالی نی فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَاءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ **یعنی** نہ پاوگا تو ایک لوگونکو جو ایمان لاتی اسپر اور پچہلی دن پر کہ دوستی کرین ایسی کہ جو خلاف کری اسکا اور اسکی رسول کا اگرچہ ہون وہ مخالف خدا رسول کی اونکی باپ یا بہائی یا ناتیدار اور رشتہ ہوئن کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَھَتْھُمْ عُلَمَاؤُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ **یعنی** بنی اسرائیل جب گناہو نمین پڑ گئے تو اونکی عالمون نی اونکو منع کیا سو اونہون نی نہ مانا پہر وہ عالم اونکی ساتہ اونکی مجلسون مین بیٹہنی لگی اور اونکی ساتہ کہانی پینی لگی تو لگا دیا اللہ نی اونکی بعضونکا دل بعضونکی ساتہ یعنی سب گنہگار اور پرہیزگار آپسمین مل کی بیتین کرنی لگی سو لعنت کی اللہ تعالی نی اوپر داود اور عیسی مریم کی بیٹی کی زبان سی یہ اسلیی کہ وہ گناہ کرنی لگی اور حد سی بڑہ گئی تہی یعنی خدا کی حکم کی حدین بگاڑتی ہین اور خلاف حکم کام کرنی لگی **فقط** اور اللہ تعالی نی فرمایا فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ **یعنی** مت بیٹہ نصیحت آنیکی بعد گنہگارونکی ساتہ **فقط** علاوہ یہ کہ جہان بری کام ہوتی ہون وہان دعوت کہانیکو جانا مسلمان پر لازم ہی نہین ہوتا چنانچہ ولیمہ کی ذکر مین اسکا بیان گذر چکا

چہبیسوان مسئلہ عورتونکی مجلس مین ڈومنیونکا دف بجاکر گانا اور اونکو کچہ نقد یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہی یا نہین **جواب** بغیر باجی کی راگ مین عالمونکا اختلاف ہی بعضون نی مطلق مباح کہا بعضون نی مطلق مکروہ بتایا مگر بحر الرائق مین ہی کہ اصل مذہب یہ ہی کہ مطلق حرام ہی اگرچہ آپ گاوی اور آپ ہی سنی چنانچہ تکملہ مین یہ عبارت نقل کی ہی وَمِنْھُمْ مَنْ اَبَاحَہٗ مُطْلَقًا وَمِنْھُمْ مَنْ کَرِھَہٗ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْھَبُ حُرْمَتُہٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاھِرُ الْھِدَایَۃِ اَنَّہٗ کَبِیْرَۃٌ وَلَوْ لِنَفْسِہٖ **فقط** اور حاویہ مین حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَا مِنْ رَجُلٍ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ شَیْطَانَیْنِ اَحَدُھُمَا عَلٰی ھٰذَا الْمَنْکِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰی ھٰذَا الْمَنْکِبِ فَلَا یَزَالَانِ یَضْرِبَانِہٖ بِاَرْجُلِھِمَا حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَسْکُتُ **یعنی** کوئی ایسا آدمی نہین کہ راگ گانی کیلیی اپنی آواز بلند کری مگر یہ کہ بہیجتا ہی حق تعالی اوسپر دو شیطان ایک اس مونڈہی پر ایک اس مونڈہی پر سو وہ دونو ہمیشہ اوسکو مارتی رہتی ہین اپنی لاتونسی جب تک کہ چپ ہو جاوی **فقط** اور بغیر راگ کی دف بجانا نکاح کی مشہور کرنی کیلیی مباح ہی جیسا چنانچہ ہدایہ مین ہی فَاَمَّا طَبْلُ الْغُزَاۃِ وَالدُّفُّ الَّذِیْ یُبَاحُ ضَرْبُہٗ فِی الْعُرْسِ تُضْمَنُ بِالْاِتْلَافِ مِنْ غَیْرِ خِلَافٍ **فقط** اس ہدایہ اور درمختار کی

[illegible]

عبارت سے معلوم ہوا کہ راگ اصل مذہب مین حرام ہی اور ڈہپ بغیر راگ کی نکاح کی شہرت کی لیے بجانا درست ہے چنانچہ یہی مضمون تنبیہ الانام مین سراجیہ سے منقول ہی کہ جس وقت مین جہانجہ ہو اور اوسکی بجانے مین کہیل اور باجی کی نیت نہو اوسکا نکاح مین بجانا مضایقہ نہین اور اسی کتاب مین ہی کہ راگ باجا سننا گناہ ہے اور وہان بیٹہنا فسق ہے لیکن نکاح کی اعلان کی لیے دف بجانا نقارے کی طرح مباح ہی معلی کہتی ہین کہ ابو المہاجر نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابان نے کہ ابن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْمَعَازِفَ وَالْکُوْبَۃَ وَالدُّفَّ فَسَأَلْتُ اَبَا الْمُہَاجِرِ کَیْفَ کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ الدُّفَّ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتِ الْمَرْأَۃُ اِذَا کَانَ مِلَاکٌ تَأْخُذُ بِالْغِرْبَالِ وَعُوْدِہٖ فَتَضَعُہٗ وَتَضْرِبُ بِالْعُوْدِ عَلَی الْغِرْبَالِ یَسْمَعُ النَّاسُ اَنَّہٗ مِلَاکٌ **یعنی** مقرر برا بتایا اللہ تعالی نے شراب کو اور جوے کو اور تار کی باجون کو اور نے کی باجونکو اور کوبہ کو اور ڈہپلی کو ابو یعلی کہتے ہین تو مینے پوچہا ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجایا کرتی تہی لوگ دف کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین یعنی تمنے جو دف کا حکم اور باجون کا سا بیان کیا تو حضرت کی وقت مین جو دف بجایا کرتی تہی اوسے مین کیا کہتی ہو تو اونہون نے کہا کہ وہ تو یہ عادت تہی کہ جب شادی ہوتی تہی تو ایک عورت چہلنی اور اوسکی بجانیکی لکڑی لیکر اونچی پر چڑہ جاتی تہی اور اوسکی لکڑی سے چہلنی کو بجاتی تہی سو لوگونکو سنا دیتی تہی کہ مقرر شادی ہی **فقط** لیکن ڈومنیون کا دف بجا کر گانا اگرچہ عورتون ہین کی مجلس کیون نہو درست نہین اس مین مکروہ اور حرام جمع ہو جاتی ہین اور جہان مکروہ اور حرام اکٹہا ہون وہان حرام کو ترجیح دیکر ناجائز کا حکم کیا کرتے ہین چنانچہ اشباہ ونظائر کی یہ عبارت اسکی سند ہی اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ وَمَعْنَاھَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِیْحٌ اِلَّا غَلَبَ الْمُحَرِّمُ **فقط** سو نقد اور کپڑا وغیرہ ان ڈومنیونکو دینا گانی بجانے کے مزدوری ٹہری اور گانے پر مزدوری دینا لینا دونو حرام ہین ہدایہ کے کتاب الاجارہ مین یہ مضمون موجود ہی کہ لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَکَذَا سَائِرُ الْمَلَاھِیْ لِاَنَّہٗ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ وَالْمَعْصِیَۃُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ **یعنی** نہین جائز ہی مزدوری لینا راگ پر اور پیٹنی اور اسیطرح اور گناہ کی کامون پر اسلیے کہ یہ مزدوری گناہ کی ٹہری اور گناہ سے عقد نہین ہو سکتا **فقط** اور فقط دف بغیر راگ کی بجانا مباح ہی تو اوسپر مزدوری لینا بہی بظاہر مباح معلوم ہوتا ہی خلاصہ یہ کہ ڈوم ڈومنی اگر دف بجاتی مین گاتی بہی ہین تو اونکو اجرت لینا درست نہین سو دینی والی کو کچہ کپڑا وغیرہ اونکو دینا جائز نہوگا

مسئلہ یستفتوان مسلم برات رخصت ہوتی وقت وہان کی خدمتگار نچہاور نیکے خرچ کی واسطے اپنی مقدور بہر کچہ روپے پیسی دلہن کیطرف والونکو دیتے آتے ہین یہ رسم کیا ہی درست ہی یا نادرست **جواب** ایسی مقامونین مال خرچنا اگر احسان وسلوک کی نیت سے ہو تو درست ہی اور اگر نام آوری اور دکہانی سنانیکو ہو تو برا ہی سو اب اکثر لوگ یہ مال رسم کی طور پر خرچتی ہین اور اپنی ناموری

۱ عقد کرتی ہین
ایسی متعہ ہے
[illegible]
[illegible]
نکاح [illegible]
وغیرہ ۱۲

مصغر درکھتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِیْ اللّٰہُ بِہٖ یعنی جسنی اگر جن کی سنانی کو کوئی کام کیا تو فضیحت کریگا اوسکو خدا اور جسنی دکھلانی اور نمود کی لیی کیا تو رسوا کریگا اوسکو اللہ یہ حدیث مشکوۃ میں ہی **انہتائیسوان مسئلہ** برات کی رخصت کی وقت چند مسلمان فقیر محتاج لوگ اکٹھا ہو جاتی ہیں اونکو کچھ دینا اور اونکو کوئی چیز تقسیم کرنا درست ہی یا نہین **جواب** ایسی وقت مین شکر اور صدقہ کی راہ سی دونون قسم کی فقیرونکو کچھ دینا جائز بلکہ مستحب مشکوۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَأَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ یعنی جو کوئی اللہ کا نام لیکر مانگی تو اوسکو دو **فقط** اور جو اپنے شان اور نام آوری کی لیے دیوی تو جائز نہین ایسی کامونمین اعتبار نیت کا ہی بخاری اور مسلم کی حدیث ہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی ثواب کامونکا نیتون پر ہی اور محتاجون مفلسونکو دینا کہین کسی وقت منع نہین چنانچہ مشکوۃ شریف مین آیا ہی ابوداؤد کی روایت سی کہ بہیسہ نام عورت نے اپنی باپ سی سنا ہو نقل کیا کہ اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی یا رسول اللہ ایسی کون چیز ہی جسکا منع کرنا درست نہین فرمایا اَلْمَاءُ یعنی پانی پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ کہ اے پیغمبر خدا وہ کونسی چیز ہی جسکا روکنا حلال نہین فرمایا اَلْمِلْحُ نمک پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی اے نبی اللہ کی کس چیز کا منع جائز نہین فرمایا اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ یعنی اچھا کام اچھا ہی تیری واسطی **فقط** اور ایک حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ یعنی خرچ کر اے آدم کی بیٹی تو مین تجکو دیا کرون **انتیسوان مسئلہ** کچھ نقد غلہ پکے ہوئی روٹیان محتاجون کی دینی کی لیے جنازی کے ساتھ لیجانا درست ہی یا نہین **جواب** مردیکی ترکی کا مال ثواب کی نیت سی محتاجونکو دینا درست ہی بشرطیکہ اوسکی وارث جوان ہون اور اگر وارث چھوٹی نابالغ ہون تو بی ترکہ تقسیم کی درست نہین اور جنازی کی ساتھ یہ چیزین لیجانا جاہلیت کی رسم ہی شرع مین اسکی کچھ اصل ثابت نہین اور جس چیز کی اصل شرع مین کوئی نظیر اور مثل نہو اوسکا عمل مین لانا دو حال سے خالی نہین یا مکروہ ہی یا حرام اور مردیکو ثواب پہنچانیکی لیے محتاجون کو صدقہ دینا بغیر اسکی کہ جنازی کی ساتھ لیجاوین بیشک درست ہی جو چیز محتاجونکو مردیکی ثواب کی لیے دیوین تو مستحب ہی کہ اسطرح دین کہ اوس مین ریا اور وقت اور دن کی معین کرنیکا لحاظ نہو نہین تو بدعت ہوجاتا ہے اور ایسا دینا کراہت سی خالی نہین اللہ ہی سیدہی راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہے **تیسوان مسئلہ** مرنیکے بعد مردیکو بدنی اور مالی عبادت کا ثواب پہنچتا ہی یا نہین **جواب** حنفیونکی نزدیک عبادت بدنی مالی دونونکا ثواب پہنچتا ہی چنانچہ ہدایہ مین ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً کَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً اَوْ غَیْرَہَا عِنْدَ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یعنی آدمی کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب کسی دوسریکو دیدالی نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ اہل سنت کی نزدیک **فقط** اور امام

سیوطی نی شرح الصدور مین طبرانی سی روایت لکہی کہ طبرانی نی حضرت انس سی نقل کیا کہ انس کہتی ہین کہ
مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا کہ فرماتی تہی مَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَمُوْتُ مِنْهُمْ مَیِّتٌ فَیَتَصَدَّقُوْنَ
عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ
الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَیْکَ اَهْلُکَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَیْهِ فَیَفْرَحُ بِهَا وَیَسْتَبْشِرُ
وَیَحْزَنُ جِیْرَانُهُ الَّذِیْنَ لَا یُهْدٰی اِلَیْهِمْ بِشَیْءٍ یعنی جس گہر مین مردہ مری اور وہ لوگ اوسکی مرنیکی
بعد صدقہ کرین تو حضرت جبرئیل اوس صدقی کو نور کی طبق مین اوسکی پاس لاتی ہین پہر اوس قبر کے
کناری پہ کہڑی ہوتی ہین تو کہتی ہین ای گہری قبر والی تیری گہر والون نی تجکو یہ تحفہ بہیجا ہی سو تو اسکو
قبول کر پہر وہ تحفہ اوسکو ملتا ہی تو وہ مردہ خوش ہوتا ہی اوس سی اور شاش بشاش ہو جاتا ہی اور غمگین
ہو جاتی ہین اوسکی آسپاس کی مردی جنکو تحفہ نہین بہیجا جاتا فقط اور اوسی کتاب مین ہی ابو ہریرہ کی
روایت سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ
فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ یعنی مقرر اللہ تعالی بلند کر دیتا ہی اپنی
اچہی بندیکا درجہ بہشت مین تو وہ عرض کرتا ہی ای پروردگار میری کہانسی یہ میرا درجہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالی
فرماتا ہی تیری بیٹی کی تیری لیی بخشش مانگنی کی سبب سے فقط اور شیخ عبد الحق رح نی شیخ ابن ہمام سی اپنی
کتاب جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ مین لکہا ہی کہ عالمونکا اتفاق ہی کہ مالی عبادت جیسی صدقی وغیرہ کا
ثواب مردیکو پہنچتا ہی اور بدنی عبادت مین جیسی نماز اور قرآن پڑہنا اختلاف ہی لیکن بہت صحیح مذہب
یہ ہی کہ پہنچتا ہی **اکتیسواں مسئلہ** دستور ہی کہ مردہ مرنیکی بعد مردیکی رشتی دار اور پروسی کہانا پکا کر
اوسکی گہر لیجاتی ہین اور کئی دن تک یہی معمول ٹہراتی ہین یہ کہانا اون مصیبت والونکو دینا درست ہی
یا نہین **جواب** مستحب ہی کہ مردیکی رشتہ دار اور پروسی مصیبت والونکی لیی دو وقت کا کہانا پکا کر
اوسکی گذاری موافق بہیج دین چنانچہ برہان مواہب الرحمان کی شرح مین ہی وَیُسْتَحَبُّ لِلْجِیْرَانِ
وَاَهْلِ الْبَیْتِ وَالْاَقْرِبَاءِ وَالْاَبَاعِدِ تَهْیِئَةُ طَعَامٍ لَّهُمْ یُشْبِعُهُمْ یَوْمَهُمْ وَلَیْلَتَهُمْ یعنی اور مستحب ہے پروسیون
اور گہر والون اور رشتی مندون اور دور والون کو کہانا پکانا مردیوالونکی لیے کہ اونکا پیٹ بہر دے
ایکدن اور رات فقط اور ترمذی نی عبد اللہ بن جعفر سی روایت کی کہ جب آئی موت کی خبر جعفر کی تو پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَاءَهُمْ مَا یَشْغَلُهُمْ یعنی طیار کرو
جعفر کی گہر والونکی لیے کہانا اسلیی کہ اوپر ایسی چیز آئی ہے کہ روک رکہی اونکو پکانی کہانی سی فقط اور یہی حدیث
مشکوۃ مین ہی مگر بعض لفظ کا فرق ہی اور جامع البرکات مین ہی کہ اس حدیث سی ثابت ہوا کہ رشتی مندون
وغیرہ ہمسایون اور دوستون کو مستحب ہی کہ کہانا پکا کر مردی والی کی گہر بہیجین اور بعضی عالم کہتی ہین کہ
پہلی دن مرنی سی تو کہانا بہیجنا کر وہ نہین اسلیی کہ وہ لوگ اوسکی کفن دفن مین لگی ہوتی ہین اور دوسری دن

اگر پیٹنی والی عورتین وہان جمع ہون تو مکروہ ہی کہ اسمین گناہ کی مدد اور اعانت ہی اور اختلاف ہی کہ کیا کہانیکو میت والون کی سوا اور لوگ کہاوین یا نکہاوین سو ابو القاسم نی کہا کہ جو لوگ اوسکی تجہیز تکفین مین مشغول ہون اونکو کہانا مضایقہ نہین یہ تقریر مطالب المؤمنین کی ہی **چھبیسوان مسئلہ** مردیکی ماتم پرسی کو جانا اور وہان دونو ہاتھ اوٹھا کر سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھنا جائز ہی یا نہین **جواب** ماتم پرسیکو جانا جائز ہی اور مغفرت کی دعا اوسکی مانگنا مستحب ہی اور ایسی مردیکی وارثون کی لیے صبر کی دعا کرنا چاہیے فتاوے عالمگیری مین مرقوم ہی وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ لِصَاحِبِ التَّعْزِیَةِ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَیِّتِکَ وَتَجَاوَزَ عَنْہُ وَتَغَمَّدَہٗ بِرَحْمَتِہٖ وَرَزَقَکَ الصَّبْرَ عَلٰی مُصِیْبَتِہٖ وَاٰجَرَکَ عَلٰی مَوْتِہٖ کَذَا فِی الْمُضْمَرَاتِ نَاقِلًا عَنِ الْحُجَّةِ وَاَحْسَنُ ذٰلِکَ تَعْزِیَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی مستحب ہی کہ ماتم والی سی کہا جاوی کہ اللہ بخشی تیری مردیکو اور درگذر کری اوسکی گناہ سی اور ڈھانپ لی اوسکو اپنی رحمت مین اور روزی کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور بدلہ دی تجکو اوسکی موت پر اور بہتر تعزیت یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتی تہی کہ اللہ ہی کا ہی جو اوسنی لی لیا اور اوسیکا ہی جو اوسنی دیا اور ہر شی اونکی پاس سی ایک ٹہری ہوئی وقت تک فقط اور ہاتہ اوٹہانا دعا مین تعزیت کی وقت ظاہرا جائز معلوم ہوتا ہی حدیث مین دعا کی لیے ہاتہ اوٹہانا مطلقا بی قید وقت اور مکان کی ثابت ہوا تو اوسوقت بہی مضایقہ نہین لیکن خاص کر تعزیت کی دعا مین ہاتہ اوٹہانا شرع سی ثابت نہین **ستائیسوان مسئلہ** ماتم پرسی کو کئی دن تک جانا درست ہی **جواب** تین دن تک اور تین دن کی بعد مکروہ ہی مگر ہان اگر یہ تعزیت کرنیوالا یا مردی کا وارث کہین دور سفر مین ہو تو تین دن کی بعد بہی درست ہی اور تعزیت کو ایک بار جاوین پہر دوسری بار نجاوین چنانچہ عالمگیری مین ہی وَرُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِیَادٍ اِذَا عَزّٰی اَھْلَ الْمَیِّتِ مَرَّةً فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَزِّیَہٗ مَرَّةً اُخْرٰی وَوَقْتُھَا مِنْ حِیْنِ یَمُوْتُ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَیُکْرَہُ بَعْدَھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْمُعَزِّیْ اَوِ الْمُعَزّٰی اِلَیْہِ غَائِبًا فَلَا بَاْسَ بِھَا فقط اور جامع البرکات مین ہی کہ تعزیت مردیکی دفن سی پہلی اور تین دن دفن کی بعد مستحب ہی اور تعزیت کی معنی صبر و دلاسا دینا اور عزا کی معنے صبر اور مکروہ ہی کہ گہر کی دروازی پر بیٹہین اور لوگ تعزیت کو جمع ہوا کرین بلکہ جب دفن سی فارغ ہون تو لوگ علیحدہ ہو کر اپنی اپنی کام مین مصروف ہو جاوین اور مردی والی اپنا کام کرتی رہینگی اور تین دن سی زیادہ تعزیت نچاہیی اور بعضی مشایخ کہتی ہین کہ حاضر کی پاس تین دن تک تعزیت کو جانا درست اور جو مسافر سفر سی آیا ہو اوسکی پاس ایک ہی دن جانا چاہیی اور بعضون نی کہا کہ تین دن تک گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا مضایقہ نہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابیطالب اور زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر سنکی مسجد شریف مین بیٹہی تہی اور لوگ آیا کرتی تہی اور یہ جو ابکی لوگ تکلفات کرتی ہین کہ تیسری دن فرش بچہاتی اور چنی کہڑی کرتی اور خوشبو

اور ایسی اور کام عمل مین لاتی ہین یہ سب بدعت سیئہ اور نامشروع ہین اللہ تعالی اپنی مہربانی کری اور انکی
خطاسی درگذر ہی فقط **چوبیسوان مسئلہ** دستور ہی کہ مرنیکی تیسری دن برادریکی لوگ اور دوست آشنا
تعزیت کی لیئی مردیکی گہر جاتے اور وہان اکٹہا ہوکر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑہ کر مردیکو بخشتی اور
شیرینی وغیرہ تقسیم کرتی ہین یہ رسم جائز ہی یا نہین اور تیجی اور دسوین اور بیسوین اور چالیسوین وغیرہ کا دن
مقرر کرنا درست ہی یا نہین **جواب** فقط تعزیت کرنا اور مصیبت زدونکو دلاسا دینا اور صبر کی رغبت
دلانا بلاشبہہ درست ہی چنانچہ ابہی اسکا بیان گذر چکا اور یہ جو مرکی تیسری دن کچہ پڑہنا اور اوسدن
اچہی لوگون اور قاریون کو جمع کرکے قرآن ختم کرنا یا کوئی سورہ پڑہنا مکروہ ہی نصاب الاحتساب مین ہی
إنَّ خَتْمَ القرآنِ جهرًا بالجماعةِ ويسمّى بالفارسيّة سیپاره خواندن مکروه یعنی قرآن ختم کرنا جماعت
باندہ کی جسکو سیپارہ خوانی کہتی ہین مکروہ ہی فقط اور تیجا اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور کہانا پکاکر
لوگونکو کہانا کہانے اور قرآن پڑہنی کو انکو بلانا ہی مکروہ ہی چنانچہ فتاوی بزازیہ مین مستملی منیۃ المصلی
کی شرح سی لکہا ہی وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي اليَوْمِ الأَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الأُسْبُوعِ وَنَقْلُ
الطَّعَامِ إِلَى القَبْرِ فِي المَوَاسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَةِ بِقِرَاءَةِ القُرْآنِ وَجَمْعِ الصُّلَحَاءِ وَالقُرَّاءِ لِلْخَتْمِ أَوْ
لِقِرَاءَةِ سُورَةِ الأَنْعَامِ وَالإِخْلَاصِ وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ أَهْلِ المَيِّتِ لِأَنَّهُ شُرِعَ فِي
السُّرُورِ لَا فِي الحُزْنِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ یعنی اور مکروہ ہی کہانا طیار کرنا مردیکی مرنیکی پہلی دن
اور تیسری دن اور ہفتی کی بعد اور قبر کی پاس کہانا لیجانا تہوارونمین اور لوگونکو بلانا قرآن پڑہنی کو اور
اچہی لوگون اور قاریونکو جمع کرنا قرآن ختم کرنیکو یا سورۂ انعام اور سورۂ اخلاص پڑہنی کو اور مکروہ ہی
مردی والی لوگونکی ضیافت لینا اسلیئی کہ ضیافت کا خوشی کی کامون مین حکم ہی نہ غم مین اور یہ سب کام
بدعت ہین بری فقط اور فتح القدیر مین ہی وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ أَهْلِ المَيِّتِ لِأَنَّهُ شُرِعَ فِي
السُّرُورِ لَا فِي الشُّرُورِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ یعنی اور مکروہ ہی مردی والون سی ضیافت لینا
اس سبب سی کہ ضیافت خوشیون مین مقرر ہوئی نہ غمون مین اور یہ ضیافت بری بدعت ہی فقط اور نوادر
الفتاوی مین ہی کہ مکروہ ہی وہ کہانا کہانا جو مردیکی بعد تین دن اور ہفتی اور مہینی اور برس کی بعد پکتا ہی خصوصا
عالمون فاضلونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طَعَامُ المَيِّتِ يُمِيتُ القَلْبَ وَطَعَامُ المَرِيضِ يُمْرِضُ القَلْبَ
یعنی مردیکا طعام مردہ کر ڈالتا ہی دلکو اور مریض کا طعام مریض کر دیتا ہی دلکو فقط اور نوادر ہشام مین ہی
کہ مکروہ ہی اوس کہانیکو قبول کرنا جو مردیکی روح کی لیئے پکایا جاتا ہی فقط اور یہی مضمون قراخانی وغیرہ
معتبر فتاوٰن مین ہی جو تمام مشرق اور مغرب مین مشہور ہین لیکن اگر یہ دن اور سوا انکی اور کوئی دن خاص کر
نہ مقرر کرین اور کہانا پکواکر مردیکی طرفسی فقیرون محتاجونکو کہلا دین تو جائز ہی جیسا امام بزازیہ نی کہا
وَإِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا یعنی فقیرونکی لیے کہانا پکانا بہتر ہی فقط اور جامع الروایات مین ہی

کہ جو لوگ مردی کی ثواب کی نیت پر فقیرونکی لیے کہانا پکایا کرتی ہین سو فقیر کی سوا کسیکو نہین دینا چاہیی کہ
جیسے فقیر ومحتاج ہین سی اور بدنہ امیرونکا فقط اور کہانیکا کہانی سے پہلی اوسپر کچہ فاتحہ وغیرہ پڑہنا اور ہاتہ دعا کی
کیطرح بلند کرنا جیسا اب رواج ہو رہا ہی اگلی عالمونسی ثابت نہ ہوا اور کسی کتاب مین مذکور نہین بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ شریف
مین تمام عالم فاضل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت سی اب تک اوس دیار متبرک کی سکونت سی مشرف
ہوتی ہین کہانی پر فاتحہ پڑہنی کا نام بہی نہین جانتی مگر ہان اس ملک کی لوگ جو وہان جاکر بستی ہین اونمین کا
بعضا شخص اپنی گہر مین پوشیدہ اس نئی کام کو عمل مین لاتا ہی سو وہان کی عالم جب اطلاع پاتی ہین
تو اوسکو منع کرتی اور اس کام کو برا بتاتی ہین البتہ سنت جماعت مین یہ طریقہ سلف سی جاری ہی کہ کہانا
کہانیکی بعد ضیافت والونکی لیے مغفرت کی دعا کیا کرتی ہین یہ سب مضمون جامع البرکات کا ہی اور
شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی کہ وَیَدعُوا الضَّیفُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ بِالبَرَکَۃِ وَالرَّحمَۃِ وَالمَغفِرَۃِ
بِاَن یَّقُولَ اللّٰھُمَّ بَارِك لَہٗ فِیمَا رَزَقتَہٗ وَیَسِّر لَہٗ اَن یَّفعَلَ خَیرًا مِّنہُ وَقَنِّعہُ بِمَا اَعطَیتَہٗ
وَاغفِر لَہٗ وَارحَمہُ وَاجعَلنَا وَاِیَّاہُ مِنَ الشَّاکِرِینَ یعنی دعا کری مہمان کہانا کہلانیوالی کی لیے برکت
اور رحمت اور مغفرت کی اسطرح کہ کہی الٰہی اسے برکت دی اوسکو اوسمین جو تونی اوسکو دیا اور آسان
اوسپر نیکی کرنا اور قناعت نصیب کر اوسکو اوسمین جو تونی اوسکو عنایت کیا اور بخش اوسکو اور اوپر
رحم کر اور کر دی ہمکو اور اوسکو احسان ماننی والی شکر گذارونمین فقط اور اسی کتاب مین ہی ویسمی
التَّسمِیَۃَ فِی اَوَّلِہٖ فَاِنَّہٗ یَقُولُ وَلَو فِی اٰخِرِہٖ حِینَ یَذکُرُ التَّسمِیَۃَ بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَ
یَقرَءُ سُورَۃَ الاِخلَاصِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الاَکلِ یعنی اور مقرر کیا جاوی تسمیہ کہانیکی اول مین
یعنے بسم اللہ کہانیکی شروع مین کہا چاہیی سو وہ شخص کہہ لیوی اگرچہ کہانیکا آخر ہو جب اوسکو یاد آوے
بسم اللہ کہنا یعنی اگر شروع کرتی وقت بہول گیا تو جب اوسکو یاد ہو تب کہہ لیوی کہ بسم اللہ اولہ واخرہ
یعنے مین اللہ ہی کا نام لیتا ہون کہانی کی اول بہی اور آخر بہی اور پڑہی سورہ قل ہو اللہ احد جب فارغ
ہووی کہانیسی فقط اور جو چیز کہ سلف سی عبادت کی طور پر چلی آتی ہو وہ بدعت ہی اور جو بدعت
گمراہی ہی **بتیسوان مسلہ** دستور ہی کہ حافظون کو نوکر رکہکر قبر پر بٹہلاتی ہین کہ قرآن شریف
پڑہ پڑہ مردی کو بخشا کرین یہ درست ہی یا نہین **جواب** اس مسلی مین اختلاف ہی طرح طرح کی روایتین
وارد ہین بعضی کتب بوسے یون معلوم ہوتا ہی کہ حافظون کا قبر پر بٹہلانا مکروہ ہی نہ حافظونکو ثواب ہوتا ہی
نہ مردیکو چنانچہ خزانۃ الروایات اور تابان مین ہی اُجرَۃُ القُراٰنِ مِثلُ اَن یَّستَاجِرَ رَجُلًا لِیَقرَاَ
القُراٰنَ عَلٰی رَاسِ القَبرِ قِیلَ ھٰذِہِ القِرَاءَۃُ لَا یَستَحِقُّ بِہِ الثَّوَابُ لَا لِلمَیِّتِ وَلَا لِلقَارِیْ
یعنے قرآن کی مزدوری کی مثال یہ کہ مزدور ٹہرایا جاوی کوئی شخص کہ قبر پر قرآن پڑہا کری سو بعضون نی
کہا کہ اس طرح پڑہنی کا مردیکو ثواب نہ پڑہنی والیکو فقط اور نصاب الاحتساب مین ہی اِتِّخَاذُ القَارِیْ

عِندَ القَبرِ بِدعَةٌ وَلَا مَعنیٰ لِصِلَةِ القَارِی لِقِرَاءَتِهٖ وَلَم یَفعَلهُ اَحَدٌ مِنَ الخُلَفَاءِ وَالصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم انتہی) مقرر کرنا قرآن پڑہنی والیکا قبر کی پاس بدعت ہی اور پڑہنی والیکو اوسکی پڑہنی کی بدلی کچہ دینا بیجا ہی اور یہ کام نکیا کسی حضرت کی خلیفا اور حضرت کی یارونی فقط اور درمختار کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ حافظونکا قبر پر بٹہلانا مکروہ نہین ہی جیسا کہا کہ لَا یُکرَہُ اِجلَاسُ القَارِئِینَ عِندَ القَبرِ وَھُوَ المُختَارُ یعنی مکروہ نہین حافظونکا قبر پاس بٹہلانا اور یہی مذہب مختار ہی فقط بہرصورت یہ مسئلہ اختلافی ہی اور اختلاف کی صورت مین اصول کی قاعدہ کی بموجب احتیاط پر عمل کرتی ہین چنانچہ احتیاط کا طور اس مسئلی مین مجالس واعظین والی نی بیان کر دیا ہی وہ یہ ہی لَو قَرَأَ فِی بَیتِهٖ وَاَھدیٰ ثَوَابَھَا اِلَیھِم بِاَن قَالَ بِلِسَانِهٖ بَعدَ فَرَاغِهٖ مِن قِرَاءَتِهٖ اَللّٰھُمَّ اجعَل ثَوَابَ مَا قَرَأتُهٗ لِاَھلِ القُبُورِ لَوَصَلَ اِلَیھِم لِاَنَّ ھٰذَا دُعَاءٌ بِوُصُولِ الثَّوَابِ اِلَیھِم وَالدُّعَاءُ یَصِلُ بِلَا خِلَافٍ فَلَا یُحتَاجُ اِلیٰ اَن یَقرَأَ عَلیٰ قُبُورِھِم انتہی اگر پڑہنی والا یون کیا کری کہ اپنی گہر مین قرآن پڑہی اور اوسکا ثواب مردیکو اسطرح زبان سی کہکر پہنچا وی کہ ای اللہ دی دی تو میری پڑہنی کا ثواب اوس مردیکو تو بیشک ثواب پہنچی اسواسطی کہ یہ کہنا اوس مردیکی ثواب پہنچنی کی دعا ہی اور دعا بلا اختلاف پہنچتی ہی تو اس صورت مین قبرون پہ پڑہنی کی کچہ احتیاج نہین فقط آگی اختلافی مسئلی کی حقیقت اللہ ہی جانی اوسیکا علم محکم ہے

چہتیسوان مسئلہ عرس کا دن مقید کرنا اور اسدن محتاجونکو کہانا کہلانا اور اپنی برادری مین بہاجی کیطرح بانٹنا درست ہی یا نہین اور یہ جو مشہور ہی کہ جمعرات وغیرہ کی رات روح اپنی گہر کو آکر آواز نرم سی کہتی ہی کہ ای میری وارثو کچہ میری لیی خیرات کرو یہ روایت حدیثونکی معتبر کتابون مین ہی یا نہین

جواب۔ عرس کا دن مقرر کرنا جائز نہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری مین لکہتی ہین لَا یَجُوزُ مَا یَفعَلُهُ الجُھَّالُ بِقُبُورِ الاَولِیَاءِ وَالشُّھَدَاءِ مِنَ السُّجُودِ وَالطَّوَافِ حَولَھَا وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ وَالمَسَاجِدِ وَمِنَ الاِجتِمَاعِ بَعدَ الحَولِ کَالاَعیَادِ وَیُسَمُّونَهٗ عُرسًا یعنی یہ کام جاہل لوگ اولیا اور شہیدونکی قبرون پر کیا کرتی ہین جیسی سجدی اور اونکی آس پاس پہرنا اور وہان بہت سی چراغ روشن کرنا اور اونکی طرف مسجدین بنوانا اور برس دنکی بعد وہان عید کیطرح جماؤ کرنا اور اوسکا نام عرس رکہنا سب نادرست ہے فقط اور کہانا وغیرہ بانٹنی کی دن مقرر کرنی ہوتی جائز ہی اسمین کوئی وہم نہین ہوسکتا مگر ہان مردیکا کہانا حصی بناکر گہر گہر بہیجنا جسکو بہاجی کہتی ہین بی اعتبار اور پوچ ہے اسمین مردیکو ثواب کے پہنچنی کی توقع نہین شیخ عبدالحق نی جامع البرکات مین لکہا ہی کہ یہ جو لوگ ان شہرون مین مردی یا چہماہی یا چالیسویکو کہانا پکا اور حصی بناکر برادری مین بہیجتی اور اوسکو بہاجی کہتی ہین کچہ چیز نہین محض بی اعتبار ہی بہتر یہی کہ اسکو نکہاوین فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین بہی بعینہٖ یہی عبارت شیخ عبدالحق کی نقل کر دی ہی اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مردیکی روح بعضی راتون مین جیسی شب جمعہ اور

مستحبات ومستحبہ وغیرہ مین آیا کرتی ہی یہ روایتین صحاح ستہ تو کہین ہین نہین اور جب تک حدیث کی روایت سے جب تک متصل الاسناد نہو تو وہ اعتبار کی قابل نہین اگرچہ بعضی لوگون نی اپنی کتابون مین لکہا ہو بلکہ حال تو یہ ہی کہ بعضی محدثین جیسے ملا علی قاری اور شیخ الاسلام وغیرہ نی ان روایتونکو ضعیف لکہا ہی اور شیخ عبد الحق نے جامع البرکات مین اس روایت کو غریب حدیثون مین شمار کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ بعضی روایت غریبہ مین وارد ہی کہ مردون کی روح جمعہ کی رات اپنی گہر آکر نظر کرتی ہی کہ کسی نی اوسکی لیے خیرات کی یا نہین واللہ اعلم

ستیسوان مسئلہ قبر اور چبوترہ اور چار دیواری اور گنبد چونہ اور اینٹونسی بنوانا جائز ہی یا نہین اور اگر قبر کے آس پاس حفاظت کی لیے پختہ کر دین اور تعویذ کچا رکہین تو درست ہی یا نہین **جواب** قبر پکی کرنا اور گنبد اور چار دیواری اور چبوترہ بنانا جائز نہین چنانچہ حدیث شریف مین مسلم کی روایت سی واقع ہے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ **یعنی** منع کیا پیغمبر خدا نی قبر پر گچ کرنا اور عمارت بنانی اور بیٹہنی سی **فقط** اور مواہب الرحمن مین ہی ویحرم البناء علی القبر للزینۃ ویکرہ للاحکام بعد الدفن **یعنی** مکان بنانا قبر پر زینت کی لیے حرام ہی اور مضبوط کرنیکی لیے دفن کی بعد مکروہ اور اس کتاب کی شرح مین ہے لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء **یعنی** عمارت قبر پر اسلیے منع ہی کہ عمارت تو ہمیشہ رہنی اور بقا کی لیے ہوتی اور قبر فنا کی جگہ ہی او سمین عمارت کی کیا حاجت **فقط** اور اسیطرح عالمگیریہ مین ہی اور تحفۃ الملوک والا لکہتا ہی کہ مکان بنانا چہوٹی سی قبر پر پانی کی حفاظت کی لیے مکروہ ہی کیونکہ قبر اور اوسکا چبوترہ وغیرہ مضبوطی کا مقام نہین ہے، سو جیسا قبر کا خام رکہنا بہتر ہی ویسی ہی اوسکا آس پاس خام بنانا چاہیے **فقط** مگر ٹوٹی ہوئی قبر کے مٹی سی مرمت کر دینا کچہ ڈر نہین چنانچہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہی عالمگیریہ مین ہی واذا خربت القبور فلا باس بتطیینہا کذا فی التاتارخانیۃ **فقط** اور شیخ عبد الحق جامع البرکات مین فرماتی ہین کہ حضرت علیؓ کی روایت سی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو یعنی علی کو بہیجا کہ جہان کہین کوئی تصویر نظر پڑی اوسکو نیست نابود کر دی اور جو قبر اونچی پاوی اوسکو نیچی اور برابر بنا دی کہ زمین کی رنگ ہو جاوی اور جابر کی حدیث مین وارد ہی کہ منع فرمایا جناب رسالتمآب نی قبر پر گچ کرنی سی اور فرمایا کہ اگر جنگل کر دین کہ ویران ہو جاوی تو درست ہی

اٹہتیسوان مسئلہ چارپائی پر جنازیکی نماز پڑہنا اور کلمہ بلند یا آہستہ جنازیکی ساتہہ پڑہتی جانا اور مردیکی نیچی قبر مین فرش بچہانا اور مرجانیکی بعد مردیکو کلمی کی تلقین کرنا اور نماز ہول مردیکی لیے پڑہنا اور مردیکو دفن کرکی چالیس قدم لوٹنا درست ہی یا نہین **جواب** جنازی کی نماز چارپائی پر پڑہنا درست ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک سریر پر رکہکر نماز پڑہی گئی تہی اور عرب کی لوگ اپنی بول چال مین تخت اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتی ہین چنانچہ قاموس مین ہی کہ الشریطۃ خوص مفتول یشرط بہ السریر ونحوہ والخوص بالضم ورق النخل

[illegible] ۱۰۱

یعنی شراز کہتی ہین خوص بٹی ہوئی کو جس سی سریر وغیرہ بنا جاتا ہی اور خوص کی معنی چھوہاری کی پتی فقط مطلب یہ کہ چھوہاری کی پتی بٹکر اوسکی بان سی سریر بنتی ہین اوسکو فارسی والی چارپائی اور ہندی والی کہاٹ کہتی ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نی بہی مشکوۃ مین سریر کی ترجمی مین لکہا ہی کہ ہندی والی اسکو کہاٹ کہتی ہین اس سی تقریر سی معلوم ہوا کہ سریر کی لفظ عرب کی بولی مین عام ہی تخت اور چارپائی اور کہٹولی وغیرہ سب پر بولی جاتی ہے سو جو کوئی تخت چارپائی پر نماز جنازہ کی پڑہنا منع کری اوسکو عرب کا محاورہ معلوم نہین محض ناواقف ہی اور جنازہ کی ساتہہ کلمہ طیب بلند پڑہتی جانا مکروہ ہی اگر آہستہ پڑہین کہ دوسرا آدمی آواز نہ سنی تو مضایقہ نہین چنانچہ عالمگیریہ مین فتاوی قاضی خان اور شرح طحاوی سی لکہا ہی وَعَلٰی مُتَّبِعِی الْجَنَازَةِ الصَّمْتُ وَيُكْرَهُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِي فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ يَذْكُرُهُ فِي نَفْسِهِ كَذَا فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَان **یعنی** واجب ہی جنازہ کی پیچہی چلنی والون پر چپ رہنا اور مکروہ ہی ذکر اور قرآن پڑہنی کی آواز بلند کرنا پہر اگر اللہ کا ذکر کیا چاہی تو اپنی جی مین کری **فقط** اور قبر مین مردی کی نیچی فرش بچہانا چارون مذہب کی علما کی نزدیک مکروہ ہی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی نیچی جو قبر شریف مین چادر بچہائی گئی تہی وہ اونکو خاص تہی اورونکو درست نہین اسیطرح مواہب لدنیہ مین ہی اور ملا علی قاری کی شرح مشکوۃ مین ہی وَالصَّوَابُ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَهُ الْجُمْهُورُ وَالْقَطِيفَةُ أَلْقَاهَا شُقْرَانُ بِلَا أَمْرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ **یعنی** بہتر یہی مذہب ہی کہ قبر مین چادر ڈالنا مکروہ ہی چنانچہ ساری عالمون کا یہی قول ہی اور شقران نی جو حضرت کی قبر مبارک مین چادر ڈالی تہی تو اسمین حضرت کی یارونکا حکم نہ تہا اور بعضی کہتی ہین کہ یہ حضرت کا خاصہ تہا **فقط** اور جامع البرکات مین دفن کی باب مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ اوسکی شرح مین اکثر علما کا مذہب اور حضرت کی قبر شریف مین چادر بچہانی کا سبب بیان کیا ہی چنانچہ لکہا ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ **یعنی** بچہائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین ایک سرخ چادر قطیفہ کہتی ہین اوس چادر کو جسمین ریشہ اور پہندنا ہو اور اوسکو خمیلہ بہی کہتی ہین اور حمل کا بہی یہی مطلب ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین شقران نام غلام نی بغیر حکم صحابہ کی بچہاوی تہی اونکی اسمین مرضی نہ تہی اور اونہنی اسواسطی بچہائی تہی کہ حضرت کی بعد کوئی اسکو نہ پہنی اور استعمال نکری اور نیچی نڈالی اور عالم لوگ مردی کی نیچی کپڑا ڈالنا مکروہ بتاتی ہین کہ اسمین اسراف اور مال ضایع کرنا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ یہ حضرت ہی کا خاصہ تہا اورکو نہین درست اسلیی کہ وہ جیسا تہا ایسا اپنی قبر مین زندہ ہین مع ہذا صحابہ نی دفن کی بعد چاہا کہ چادر نکالین لیکن حضرت کی قبر کہولنا مناسب نہ سمجہی **یہ مضمون جامع البرکات کا تہا** اور مردی کو جانکندنی کی وقت کلمہ شہادت تلقین کرنا اجماع سی ثابت بلکہ مستحب ہی اور موت کی بعد تلقین کرنی مین عالمون کا کلام ہے

[illegible] مرنے والے کو تلقین کرنا اور بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ دفن کے وقت بھی تلقین کریں چنانچہ فتاویٰ
عالمگیری میں ہے ولقن الشهادة وصورته أن يقال عنده في حالة النزع قبل الغرغرة
جهراً وهو يسمع أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ولا يقال له قل
ولا يلح عليه في قولها مخافة أن يضجر فإذا قالها مرة لا يعيدها عليه الملقن إلا أن
يتكلم بكلام غيره كذا في الجوهرة النيرة وهذا التلقين مستحب بالإجماع وأما بعد الموت
فلا يلقن عندنا في ظاهر الرواية كذا في العيني شرح الهداية ومعراج الدراية وبعض علمائنا
عند الموت وعند الدفن كذا في المعتبرات یعنی اور تلقین کی جاوے نزدیک دم توڑنے کے
اور اسکی صورت یہ ہے کہ مرنے والے کے پاس نزع کے وقت پہلے اتنا کہے کہ وہ سنے تلقین اسکی غرغرہ کے
پہلے اور نہیں کہا جاوے کہ کہہ بلکہ یوں کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اور اسکو
کہا جاوے کہ تو کہہ اور اس پر مبالغہ کیا جاوے اور بار بار کہا جاوے اس ڈر سے کہ کہیں تنگ ہو کر کچھ بات نہ کہے
پھر جب وہ ایک بار کہہ لیوے تو تلقین کرنیوالا اسکو دوبارہ نہ کہے مگر ہاں جب کوئی اور بات کہے تو پھر تلقین کرے
دوبارہ ایسا ہی جوہرۃ النیرۃ میں ہے اور یہ تلقین سب کے نزدیک مستحب ہے اور موت کے بعد تلقین کرنا ہمارے
مذہب کی ظاہر روایت کے موجب نہیں ہے عینی شرح ہدایہ اور معراج الدرایہ میں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ موت کے
وقت اور دفن کے وقت دونوں وقت تلقین کرنا ہمارا عمل ہے فقط اور مستملی شرح منیۃ المصلی کی شرح میں ہے
ولقن الشهادة بأن يقال عنده ليسمع ولا يؤمر بها وأما التلقين بعد الدفن فلا يؤمر به
ولا ينهى عنه یعنی اور تلقین کریں مرتے وقت کلمہ شہادت اس طرح کہ اس کے نزدیک پڑھیں تاکہ وہ سنکر
پڑھ لیوے اور یہ حکم نہ کریں کہ پڑھو اور وہ جو بعد موت کے تلقین ہے اسکا نہ حکم کرتے ہیں نہ منع کرتے ہیں
غرض اور صلوٰۃ [illegible] حنفیت کی معتبر کتابوں میں تو نظر سے نہیں گذرا البتہ بعض [illegible] کی کتابوں
اور بعض فقہی رسالوں میں [illegible] لکھا ہے اور شافعیہ کی قول فعلی [illegible] ہوا اور کسی کام [illegible] جائز
ہمارے جواز کی [illegible] فقہا اور حدیث کی روایت ہے چنانچہ شیخ الاسلام [illegible] کشف الغطاء میں
لکھا ہے کہ مشائخ کی عادت ہے کہ [illegible] دفن کی [illegible] میت کی نجات کے لیے
پڑھتے ہیں [illegible] صلوٰۃ الاول [illegible] فقط اور دفن کر کے چالیس قدم قبر کے پاس [illegible]
اور حدیث کی [illegible] حکم کیا جاوے [illegible] معلوم ہوتا ہے
شریعت میں [illegible] اور بدعت پر عمل کرنے [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد یعنی جس نے نیا کام نکالا ہمارے
اس دین میں [illegible] وہ مردود ہے سوال مسئلہ قبروں کی زیارت
جیسے مردوں کو درست ہے ویسی عورتوں کو بھی درست ہے یا نہیں جواب قبروں کی زیارت مردوں کو

[illegible]

سنت کی طریق پر موجب ہو تو درست ہے عورتوں کو کسیطرح نہیں درست اور سنت کا طور زیارت میں یہہ ہے
کہ جب قبرستان میں جاوے تو کہے السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ
بکم لاحقون انتم لنا سلف ونحن لکم تبع نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ یعنی سلام تمپر اے گہر والے
ایمان دار اور مسلمان لوگو اور ہم بہی انشاء اللہ تعالی تمسے ملا چاہتے ہیں تم ہمسے آگے آے ہم تمسے پیچہے ہیں
اور ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے معافی یا اور کوئی اسیطرح کی دعا جو حدیث میں آئی ہو
پڑہے اور مردوں کیلیے اللہ تعالی سے مغفرت چاہے چنانچہ جامع البرکات میں عقائد سے لکہا ہے کہ دینے
دعاء الاحیاء للاموات والصدقۃ عنہم نفع لہم یعنی زندے جو مردوں کیلیے دعا کریں اور
اونکی طرفسے صدقہ خیرات کریں تو اونکو فائدہ ہوتا ہے فقط اور وہاں جاکر اپنی موت یاد کرے اور اپنا حال
بہی مردوں کا سا خیال کرے کہ جیسے ہم مجلسیں گرم کرتے پہرتے ہیں ویسے ہی یہ بہی تہے اور جیسے یہ خاک میں
مل گئے ویسے ہی ہمکو بہی ملنا ہے اور خلاف سنت کام عمل میں نہ لاوے یعنی قبر کو بوسہ نہ دے اور منہہ
خاک پر نہ ملے اور قبروالے سے حاجت مراد نہ مانگے اور سجدہ نکرے اور سینہ پر ہاتہہ نرکہے چنانچہ ملا علی
قاری نے عین العلم کی شرح میں لکہا ہے ولا یمس ای القبر ولا التابوت ولا الجدار ورد النہی عن
مثل ذلک لقبرہ علیہ السلام فکیف لقبور سائر الانام ولا یقبل فانہ زیادۃ علی
المس فھو اولی بالنھی یعنی نہ چہووے قبر کو اور نہ تابوت کو اور نہ دیوار کو اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک کی نسبت یہہ کام منع ہوے سو اور لوگوں کی قبر ویسی کیونکر درست ہونگی اور قبر کو
بوسہ نہ دے کہ یہہ چہونے سے بہی زیادہ ہے تو یہہ اوس سے زیادہ منع کے لائق ہے فقط اور ویسی کاموں کی
تفصیل انشاء اللہ تعالی چالیسویں مسئلے میں آویگی اور عورتوں کو قبر کی زیارت کرنا بہت صحیح قول موجب مکروہ
تحریمی حرام کی قریب ہے چنانچہ مستملی میں ہے ویستحب زیارۃ القبور للرجال ویکرہ للنساء یعنی
مستحب ہے قبروں کی زیارت مردوں کو اور مکروہ ہے عورتوں کو فقط اور خزانۃ الفقہ میں ہے واذا خرجت
المرأۃ عن بیت الزوج برضائہ ولا یمنعھا فھو دیوث لا تجوز الصلوۃ خلفہ وان کان
قارئ القرآن وعالم العلم یعنی جب نکلی عورت اپنی خاوند کی گہر سے اوسکی مرضی سے اور اوسنے
اوسکو منع نکیا تو وہ دیوث ہے اوسکے پیچہے نماز نہیں درست اگرچہ قرآن پڑہنے والا اور مسئلے جاننے
والا ہو فقط اور کفایہ میں ہے واذا خرجت المرأۃ عن بیت الزوج بغیر اذنہ فاسقط
المھر من الزوج یعنی جب نکلی عورت مرد کی گہر سے اوسکے بے حکم تو مرد کی ذمہ سے مہر جاتا رہتا ہے فقط
ان دونو کتابوں کی عبارت سے معلوم ہوا کہ عورت کا گہر سے باہر نکلنا کسیطرح درست نہیں قبر کی
زیارت کی لیے یا ہو اور کسی گناہ کی کام کیلیے پہر اگر اوسکا خاوند ایسی جگہہ نکلنے کی اجازت دے تو وہ
دیوث ٹہرے اور جو وہ آپ سے نکلی تو اوسکا مہر ساقط ہووے تو اس صورت میں دونونکو دنیا واخرت کے

قباحت ہی اور کتاب مجالس واعظین میں ہی کہ واما النساء فلا یحل لهن ان یخرجن الی المقابر
لما روی عن ابی هریرة انه علیه الصلوة والسلام لعن زوارات القبور **یعنی** عورتوں کو نہیں
جائز ہی کہ قبروں کی طرف جاوین اسلیے کہ ابوہریرہ رضی نے روایت کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر فقط اور مشکوۃ میں ہی کہ حضرت عباس کی حدیث میں نقل کیا کہ لعن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج **یعنی** لعنت کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانیوالوں اور چراغ جلانیوالوں پر
فقط اور نصاب الاحتساب میں ہی کہ سئل القاضی عن خروج النساء الی المقابر والفساد فی
مثل هذا فقال لا یسأل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما یسأل عن مقدار ما یلحقها من
اللعن واعلم انها کلما قصدت الخروج کانت فی لعنة الله تعالی وملائکته علیهم السلام واذا خرجت
تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور تلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنة الله
کذلک حتی تعن فی الحدیث ایما امرأة خرجت الی المقبرة تلعنها ملائکة السموات السبع و
الارضین السبع فتمشی فی لعنة الله تعالی وایما امرأة دعت للمیت بخیر فی بیتها اعطیها الله
تعالی ثواب حجة وعمرة وروی عن سلمان وابی هریرة انه علیه الصلوة والسلام انه
خرج من المسجد فوقف علی باب داره فاتت ابنته فاطمة رضی الله عنها فقال لها این
جئت فقالت خرجت الی منزل فلانة التی ماتت فقال هل ذهبت الی قبرها فقالت
معاذ الله ان افعل شیئا بعد ما سمعت منک تعالی لو ذهبت قبرها لم ترحی رائحة الجنة **یعنی**
قاضی سے کسینی عورتوں کی قبر پر جانیکی جواز کا مسئلہ اور اسکی فساد کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اسکی
جواز اور فساد کا کیا حال پوچھا جاتا ہی یہ پوچھنا چاہیے کہ عورتوں پر وہانکی جانیمیں لعنت کسقدر پڑتی ہے
سو جاننا چاہیے کہ عورت نے جسوقت قبر کی جانیکا ارادہ کیا اوسیوقت سے اللہ تعالی اور فرشتوں کی
لعنت میں داخل ہوتی اور جب نکلی تو ہر طرفسے اوسکو گھیر لیتے شیطان لگ لیے اور جب قبر پر آئی تو مردہ کی روح
اوسپر لعنت کرتی ہے اور جب گھر کو لوٹتی ہی تو اسی طرح لعنت میں ہوتی ہی جبتک گھر میں پھر کر آوے
اور حدیث میں آیا ہی کہ جو عورت قبرستان کو گئی اوسپر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی فرشتی
لعنت کرتی ہین سو وہ اللہ تعالی کی لعنت میں چلتی ہین اور جو عورت مردہ کیلیے نیکی کی اپنے گھر میں
دعا کرتی ہی تو اوسکو اللہ تعالی ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عنایت کرتا ہی اور سلمان اور ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سی نکلی سو اپنی گھر کی دروازے پر کھڑی ہوے تو اونکی بیٹی حضرت فاطمہ
آئی تو آپ نے اوسے فرمایا کہ تم کہاں سے آتی ہو اونہوں نے عرض کی میں فلانی عورت جو مرگئی ہی اوسکی گھر گئی تھی تو حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو اوسکی قبر پر گئی تھی عرض کیا معاذ اللہ خدا کی پناہ میں ایسا کام کرتی بعد اسکی کہ میں سن چکی

آپ سے اوسکا حال جیسا سن چکے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو اوسکی قبر پر جاتی تو خوشبو بہشت کی پاتی فقط
اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالے مالابد منہ مین لکہا ہے کہ قبر کی زیارت مردون کو جائز ہے عورتون کو
نہیں **بینوا الخ** مسئلہ مردونسے حاجت مراد دعا کی طرح مانگنا اور قبر کا طواف کرنا اور بوسہ دینا
اور اوسکو سجدہ کرنا اور اوسکے پاس روشنی کرنا اور اوسپر غلاف ڈالنا اور پہولونکی چادر چڑہانیکو اوڑہانا
یا قبر پر چڑہانا اور خیمہ اور شامیانہ کھڑا کرنا اور سوا خدا کے اونکی نذر کرنا اور مٹھائی اور کھانا قبر کے
سامنے رکھنا جائز ہے یا نہین **جواب** استعانت اور استمداد یعنی مردونسے حاجت مانگنا اور مدد
چاہنا کسی طور سے درست نہین چنانچہ شیخ عبد الحق رح نے مشکوۃ کی شرح مین کہ عربی زبان مین ہے لکہا ہے
وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ النَّبِیِّ اَوِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْكَرَهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ
وَقَالُوْا لَیْسَ الزِّیَارَةُ اِلَّا الدُّعَاءَ لِلْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهُمْ وَاِیْصَالَ النَّفْعِ اِلَیْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَةِ
الْقُرْاٰنِ یعنی اور مدد چاہنا قبرون والونسے سوا ہمارے نبی صاحب یا اور نبیون کی سوا اسکی منکر
ہوے ہین بہت سے عالم اور کہا کہ نہین ہے زیارت مگر مردونکے لیے دعا کرنا اور اونکی مغفرت مانگنا
اور اونکو فایدہ پہنچانا دعا کرنے یا قرآن پڑہنے سے فقط شیخ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ انبیا کے
قبرونسے استعانت منع نہین اس لحاظ سے کہ اونکو عالم برزخ مین ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے سوا شہیدونکے
ایسی زندگی اور کسیکو ثابت نہین حالانکہ وہانکی زندگی دنیا کی زندگی کیطرح نہین کہ اوسپر اسکی حکم جاری ہے
ہون اور یہان کیسی معاملے کیے جاوین تو اس صورت مین انبیا کی قبرونکو اس حکم سے نکالنا اور استثنا
کرنا درست نہین ٹھیرتا بلکہ حق یہ کہ استعانت کا انکار جو اور سب عالمون نے کیا ہے سو عام سب کو
شامل ہے نبیون کی قبرین ہون یا اور کسیکی چنانچہ اور کتابون کی عبارت سے کہ اس جواب مین
لکہی جاتی ہے صاف ظاہر ہوجاے گا مجمع البحار مین ہے مَنْ قَصَدَ لِزِیَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالصُّلَحَاءِ اَنْ یُّصَلِّیَ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ وَیَدْعُوْا عِنْدَهُمْ وَیَسْاَلَهُمُ الْحَوَائِجَ وَهٰذَا لَا یَجُوْزُ عِنْدَ اَحَدٍ
مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبَ الْحَوَائِجِ وَالْاِسْتِعَانَةَ حَقٌّ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَحْدَهٗ یعنی
جسکا قصد نبیون اور اچہے لوگون کی قبرون کی زیارت مین یہ ہو کہ وہان نماز پڑہیے اور دعا کرے
اور اونسے حاجتین مانگے تو یہ کسی مسلمانون کے عالم کی نزدیک نہین درست اسواسطے کہ بندگی
کرنا اور حاجتین مانگنا اور مدد چاہنا اکیلے اللہ ہی کا حق ہے فقط اور بغوی نے معالم مین لکہا ہے
اَلْاِسْتِعَانَةُ نَوْعُ تَعَبُّدٍ وَالْعِبَادَةُ الطَّاعَةُ مَعَ التَّذَلُّلِ وَالْخُضُوْعِ وَسُمِّیَ الْعَبْدُ عَبْدًا لِذِلَّتِهٖ
وَانْقِیَادِهٖ یُقَالُ طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ اَیْ مُذَلَّلٌ یعنی مدد چاہنے مین بہی ایک طرح کی عبادت
نکلتی ہے اور عبادت کی معنی کیا ہین اوس کی تابعداری کرنا اپنے آپ کو ذلیل اور عاجز کرکے اور
بندیکا نام بندہ رکہا گیا اوسکی عاجزی اور حکم برداری کے سبب چنانچہ عرب کے لوگ بولا کرتے ہین فلانی راہ

[illegible]

معلوم ہوا جو ابھی مختصر استعانت کی مسئلے کی تحقیق یہ ہے کہ اگر بزرگ کو مختار اور مستقل جانکر مدد چاہا
کہ یہ سمجھنا کہ خدا نے انکو مختار اور مستقل کر دیا ہے جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں یا یوں کہنا کہ تم ہمارا کام کر دو
یہ تو شرک ہے اور یوں کہنا کہ تم ہمارے لیے اللہ سے دعا کرو سو یہ اگر دور سے پکارا اور یہ جانا کہ وہ
دور و نزدیک سے برابر سنتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے اور اگر یہ جانا کہ کبھی سن لیتے ہیں اگر سنا
سو یہ محتمل ہے یقینی نہیں کہ کس وقت سنینگے اور محتمل پر شرع کی حکم مترتب نہیں ہوتی تو یہ پکارنا محض لغو
اور اگر قبر کی نزدیک ہے تو یہ جیسے سنت نبوی میں نہیں سنت اصلیہ نہ وصیۃ یعنی حضرت کی قول فعل سے
ثابت نہیں نہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کی باقی رہا جواز سو اس میں اختلاف ہے بعضوں نے ناجائز کہا
بعضوں نے جائز سو یہ جواز بھی تب ہی جب انبیا سے استعانت ہو یا بغیر نام لیے اور بزرگوں سے یوں کہے
اے اولیاء اللہ میرے لیے دعا کرو اور اگر نام کسی ولی کا لیکے کہے کہ اے فلانے میرے لیے دعا کر سو یہ ہرگز
نہیں درست اس واسطے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ سوا انبیا کے کسیکا خاتمہ بخیر ہونا یقینی ہمکو
معلوم نہیں ہے پھر کسیکو بعد انتقال کے ولی کہنے کا تو کیا ذکر یہ مضمون عقائد کی سب کتابوں میں موجود ہے
اگرچہ لوگ خیال نکریں سو مسلمان کو بچنا چاہیے اور مشکوۃ کی حدیث میں ہے کہ احمد اور ترمذی نے ذکر کیا
کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ
اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا
عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ
یعنی تھا میں ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے تو فرمایا اے لڑکے یاد رکھ اللہ کو تو وہ تجھکو یاد رکھیگا
یاد رکھ اللہ کو تو پاویگا تو اسکو اپنے روبرو یعنی مددگار اور جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد
چاہے تو اللہ سے چاہ اور جان لے کہ اگر سب لوگ اکٹھا جمع ہوویں اس بات پر کہ تجھکو کچھ فائدہ پہنچاویں تو نہ پہنچا
سکینگے مگر وہ جتنا ہے جو لکھدیا اللہ نے تیرے لیے اور اگر اکٹھے ہوں کہ تجھکو کچھ ضرر پہنچاویں نہ پہنچا سکینگے
مگر اسی قدر جو ضرر ہونا اللہ نے لکھا ہے اٹھائی گئی قلمیں اور سوکھ گئے کاغذ فقط اور قبر کی آس پاس گھومنا اور
اسکا طواف کرنا جائز نہیں ہے کسی کی قبر ہو یا ولی کی چنانچہ ملا علی قاری نے مناسک الحج کی شرح میں لکھا ہے
وَلَا يَطُوْفُ أَيْ لَا يَدُوْرُ حَوْلَ الْبُقْعَةِ الشَّرِيْفَةِ لِأَنَّ الطَّوَافَ مِنْ مُخْتَصَّاتِ الْكَعْبَةِ
الْمُنِيْفَةِ فَيَحْرُمُ حَوْلَ قُبُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ الْجَهَلَةُ وَلَوْ كَانُوْا
فِيْ صُوْرَةِ الْمَشَايِخِ وَالْعُلَمَاءِ یعنی اور نہ طواف کرے اور نہ گھومے آس پاس بزرگ مقام کی اسلیے کہ
آس پاس گھومنا خاص کعبے شریف کو روا ہے سو اور کسی نبیوں ولیوں کی قبروں کو حرام ہے اور اسکا کچھ
اعتبار نہیں کہ عوام جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اگرچہ مشایخوں اور مولویوں کی صورت پر ہوں فقط اور قبر کو

بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور دیا اوسکی پاس روشنی کرنا بھی جائز نہین چنانچہ کتاب شجرۃ الایمان مین لکھا ہی کہ گور کو سجدہ کرنا اور لب سے بوسہ دینا اور اوسپر ہاتھ ملنا اور اوسکا طواف کرنا اور قبر سے حاجت مانگنا اور قبرستان مین چراغ روشن کرنا یہ سب مکروہ تحریمی ہی فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین لکھا ہی کہ اکثر کتابونکا یہ مضمون ہی کہ قبر پر ہاتھ نرکھی اور اوسکو نچھوی اور نہ بوسہ دیوی اور وہان جھکی نہین اور منہ خاک پر نملی کہ یہ نصاریٰ کی عادت ہی اور عالم اسکو سخت منع کرتی ہین فقط اور قبر کو غلاف وغیرہ سی چھپا دینا بھی نہین درست ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی تَجصِيصُ القُبُورِ غَيرُ مَشرُوعٍ أَصلاً فِي حَقِّ الرِّجَالِ وَبَعدَ تَسوِيَةِ اللَّبِنِ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَمَرَّ عَلِيٌّ بِقَبرِ رَجُلٍ قَد سُجِّيَ فَنَهَاهُ یعنی قبر کو لباس پہنانا شرع مین مردونکی حق مین تو ہرگز درست نہین اور مٹی برابر کر دینی کی بعد عورتونکی حق مین درست نہین اور حضرت علی رض ایک شخص کی قبر پر ہو کر نکلی کہ اوسپر کچھ کپڑا پڑا تھا سو آپ نی اوسکو منع کیا فقط اور اسیطرح پر پھول اور پھولونکی چادر عبادت جانکی قبر پر ڈالنا درست نہین کہ سوا خدا کی اورونکا تقرب حرام ہی اور چادر پھولونکی جنازی پر ڈالنا بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور خیمہ اور شامیانہ بھی کھڑا کرنا مکروہ ہی چنانچہ شرعۃ الاسلام وغیرہ کتابون مین ہی وَيُكرَهُ اَن يُبنَى عَلَى القَبرِ مَسجِدٌ لِيُصَلَّى فِيهِ وَاَن يُضرَبَ عَلَيهِ فُسطَاطٌ اَو قُبَّةٌ تُقَامُ فِيهِ وَيَستَظِلُّ القُبُورَ فَاِنَّمَا يُظِلُّ المَيِّتَ عَمَلُهُ یعنی اور مکروہ ہی قبر پر مسجد بنانا کہ اوسمین نماز پڑہی جاوی اور خیمہ کھڑا کرنا یا گنبد بنانا کہ اوسمین کوئی رہی اور قبر پر سایہ ہو اسلیے کہ مردی پر تو اوسکا عمل سے سایہ کرتا ہی فقط اور سوا خدا کی اور کسیکی نذر منت ماننا اور قبر کی پاس مٹھائی اور کھانا نذر ٹھہرا کی یا مردیکی تقرب کی لیی لانا جائز نہین بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور کفار کی عادت ہے کہ بتونکی پاس ایسا معاملہ کیا کرتی ہین در المختار مین ہی وَاعلَم اَنَّ النَّذرَ الَّذِي يَقَعُ لِلاَموَاتِ وَمَا يُؤخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمعِ وَالزَّيتِ وَنَحوِهَا اِلَى ضَرَائِحِ الاَولِيَاءِ الكِرَامِ تَقَرُّبًا اِلَيهِم فَهُوَ بِالاِجمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَم يَقصِدُوا صَرفَهَا لِفُقَرَاءِ الاَنَامِ وَقَدِ ابتُلِيَ النَّاسُ بِذَلِكَ وَلاَ سِيَّمَا فِي هَذِهِ الاَعصَارِ وَقَد بَسَطَهُ العَلاَّمَةُ قَاسِمٌ فِي شَرحِ دُرَرِ البِحَارِ وَلَقَد قَالَ الاِمَامُ مُحَمَّدٌ لَو كَانَ العَوَامُّ عَبِيدِي لَاَعتَقتُهُم بِلَا وَلَائِي وَذَلِكَ بِاَنَّهُم لَا يَعقِلُونَ فَالكُلُّ بِهِ يَتَغَيَّرُونَ یعنی یہ جو مردونکی نذر ہوا کرتی ہی اور درم اور شمع اور روغن وغیرہ جو بزرگونکی قبر پر اونکی تقرب کی لیے چڑہایا جاتا ہی سو بالاجماع سب کی نزدیک باطل اور حرام ہی جبتک اوسکا خرچ فقیرون کی لیی نہ قصد کرلین اور بیشک گرفتار ہو گئی ہین اسمین لوگ خصوصاً اس وقت مین اور خوب صاف لکھا ہی اسکو علامہ قاسم نی شرح درر البحار مین اور اسیواسطی امام محمد نی کہا کہ اگر عوام میری غلام ہوتی تو مین سبکو آزاد کر دیتا اور اونکی مری پر اونکا مال نہ لیتا اور یہ اسلیی کہ وہ سب بی عقل ہین پھر سب اوسی سے الجھ کرتی ہین فقط اور کشف الغطا مین ہی کہ یہ جو عوام نذر مانا کرتی ہین کہ کسی بزرگ کی مزار پر آکر

[illegible]

سمجھے ہیں کہ وہی نصیب اسی طرح ہوا یا اگر فلانی میری مراد برآوی تو تیری لیے اسقدر روپے یا کھانا دونگا سو بجز الرحمن کی
کی نکبی سو جب یہ نذر باطل بالاتفاق ہی کیونکہ یہ مخلوق کی نذر ہی اور مخلوق کی نذر درست نہیں فقط اور
مشکوۃ میں ابو داود کی روایت سے حدیث ہی کہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ یعنی اللہ کا گناہ جس نذر میں ہو
اوسکا پورا کرنا درست نہیں

خاتمۃ اصل کتاب کا کچھ نصیحت کی بیان مین

سوچنا چاہیے
کہ آدمی کو موت سی چارہ نہیں کتنی ہی بڑی عمر ہو پہر آخر ایکدن مریگا اللہ تعالی نی فرمایا کل نفس
ذائقة الموت یعنی جو جی ہی سو چکھیگا موت پہر باوجود اسکی کہ موت کا علم ہی لیکن یہ معلوم نہیں کہ
کب مریگا اللہ تعالی نی فرمایا ما تدری نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت
ان اللہ علیم خبیر یعنی نہیں جانتا کوئی جی کہ کیا کریگا کل اور نہیں جانتا کوئی جی کہ کس زمین میں مریگا
بیشک اللہ ہی علم والا خبردار اور اس بےعلمی کی اس حد کو نوبت پہنچی کہ بڑی بڑی پیغمبر اور رسول سوا اسکی
کہ ہمکو معلوم نہیں کوئی کلمہ زبان پر نہیں لا سکتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واللہ لا ادری
واللہ لا ادری و انا رسول اللہ ما یفعل بی و لا بکم یعنی قسم اللہ کی میں نہیں جانتا قسم اللہ کی میں
نہیں جانتا اور حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میری ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہاری ساتھ کیا معاملہ ہوگا
سو جب یہ حال ہوا کہ موت کی وقت کا علم پیغمبروں تک کو نہوا تو مسلمانوں کو لازم ہی کہ اپنی اوپر جو
حق جن جن لوگونکی ہون اوسکی ادا کرنی میں کمال ہی شتابی عمل میں لاویں اور ہرگز سستی اور تساہل کو کام
نفرماویں ایسا نہو کہ کسی وقت اچانک ناگہانی موت کی پنجہ میں گرفتار ہوجاویں پہر افسوس کر کر حسرت
اوٹہاویں اور پشیمانی کہاویں حق تعالی نی ارشاد کیا اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعة
ولا یستقدمون یعنی جب پہنچا اونکا وعدہ دیر نہ ڈہیل کریں ایک گھڑی نہ جلدی دو چیزیں ہیں کہ آدمی کو
جان میں خوش نہیں آتی ہیں ایک تو موت دوسری مال کی کمی حالانکہ جناب رب الارباب نی فرمایا
عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون یعنی
شاید تمکو بری لگی ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگی ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو اور اللہ
جانتا ہی اور تم نہیں جانتی اور موت آدمی کی حق میں بہتر ہی کہ دنیا میں جتنا جیگی کلفت و رنج پاویگا
اور مال کم ہونا بھی اچھا ہی جتنا مال زیادہ ہوگا اوتنا حساب زیادہ دینا پڑیگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اہل القبور یعنی دنیا میں
ایسا رہ جیسے تو مسافر ہو یا راستہ چلنے والا اور گن یہ کہ اپنی آپکو قبر والوں میں سی مریکی بعد میت کی ساتھ
تین چیزیں چلتی ہیں سو دو چیزیں اوسمیں پہر کر لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز ساتھ رہتی ہی رفیق ہوکر یتبع
اہلہ ومالہ وعملہ فیرجع اہلہ ومالہ ویبقی عملہ یعنی پیچھی جاتی ہیں اوس مردی کی گھروالی
اوسکی اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو لوٹ آتی ہیں گھروالی اور مال اور باقی رہجاتا ہی عمل اوسکا

اللہ تعالی نی فرمایا فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَّرَہٗ وَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ یعنی سو جسنی کے ذرہ بہر بہلائی دیکہہ لیگا اوسکو اور جسنی کی ذرہ بہر برائی وہ دیکہہ لیگا اوسکو اور چار چیز ہین کہ چار ناچار بندہ بیچارہ کو اونکی فکر ضرور ہونا چاہیے اور اونمین زیادہ تکلف کا خیال فضول وبیکار یا موجب ناراضامندی پروردگار ہے ایک گہر جسمین رہ سکی دوسری لباس جسقدر مین ستر چہپی تیسری روٹی جتنی مین پیٹ کی تسکین ہو چوتہی پانی جس سی پیاس دفع ہو قیامت کی دن پانچ چیز سی سوال ہوگا ایک یہ کہ عمر کس کام مین گنوائی دوسری کہ جوانی کس شغل کی اشنا مین بہائی تیسری یہ کہ مال کہان سی جمع کیا چوتہی یہ کہ مال کو کس چیز مین خرچ کیا پانچوین یہ کہ علم حاصل کرکی کیا عمل کیا حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِغتَنِم خَمسًا قَبلَ خَمسٍ شَبَابَکَ قَبلَ هَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبلَ فَقرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبلَ شُغلِکَ وَحَیَاتَکَ قَبلَ مَوتِکَ یعنی غنیمت جان پانچ چیز کو پہلی پانچ چیز سی اپنی جوانی کو بڑہاپی سی پہلی اور صحت کو بیماری سی پہلی اور تونگری کو فقیری سی پہلی اور فرصت کو کام مین لگجانی سی پہلی اور زندگی کو موت سی پہلی خلاصہ سب تقریر کا یہ کہ جسکو ایمان حاصل ہونیکی بعد اچھی عمل نصیب ہوئی اور اپنی آخر عمر تک اوسپر ثابت رہا اور اپنی جان خاتمی کی وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پر اپنی بعد آنیوالی کو سونپی وہ شخص بہشت مین داخل ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَن کَانَ آخِرُ کَلَامِهٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الجَنَّۃَ یعنی جسکی پچہلی بات لا الہ الا اللہ ہووی وہ بہشت مین داخل ہوگا اسواسطی کہ اچھی عمل بغیر ایمان واسلام سے کچہ کام نہین آتی حدیث شریف مین ہی کہ قیامت کی دن بندی کی کام پروردگار کی پاس آوینگی تو نماز اگر عرض کریگی کہ مین نماز ہون اللہ تعالی فرماویگا کہ تو خیر ونیکی ہی پہر زکوۃ آیگی اور یہی گذارش کریگی کہ مین زکوۃ ہون اللہ تعالی ارشاد کریگا کہ تو خیر ونیکی ہی پہر روزہ حاضر ہوکر یون کہیگا کہ مین روزہ ہون حق تعالی حکم کریگا کہ تو خیر ونیکی ہی پہر اسیطرح اور اعمال آوینگی اور خدا تعالی یون فرماویگا کہ تم سب نیکی ہو بعد ان سبکی اسلام نکلیگا اور عرض کریگا کہ ای پروردگار تیرا نام سلام ہی اور مین اسلام ہون جناب رب الارباب فرماویگا کہ تو خیر ونیکی ہی آج تیری ہی سبب سی مواخذہ کرونگا اور تیری واسطی بخشونگا اس بیان کی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت پڑہی فَمَن یُّرِدِ اللّٰہُ اَن یَّهدِیَہٗ یَشرَح صَدرَہٗ لِلاِسلَامِ یعنی جسکو اللہ چاہی کہ راہ کہولدی اوسکا سینہ حکم بردار ہی کو غرضکہ مسلمان کامل وہ ہے کہ دنیا وآخرت کی سب کامون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتا رہے اور کسی حال مین اس سی پہلو تہی نکری اور کسی مسلمانکو ناحق اپنی ہاتہہ اور زبان سی تکلیف ندی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اَلمُسلِمُ مَن سَلِمَ المُسلِمُونَ مِن لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان کامل وہ ہے جسکی زبان اور ہاتہہ سی مسلمان بچی رہین سو حضرت کی سنت کی اتباع مسلمان پر ظاہر اور باطن مین

فرض و واجب ہی کہ سب طرح اونسی تجاوز درست نہیں اور یہی اتباع آپ کی محبت کا ثمرہ ہی اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہدی تو اسی محمد اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو پیروی اختیار کرو اللہ تمکو چاہی اور بیشک خدا و رسول کی محبت اور انکی محبت پر ذرہ خاص کی تب تک ایمان کا مزا نہیں چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ یعنی تین خصلتیں ہیں کہ جسمیں وہ جمع ہوں تو پایا اونکی سبب اوسنی مزا ایمان کا ایک یہ کہ جسکی نزدیک خدا و رسول کی محبت زیادہ ہو اونکی سوا سی دوسری یہ کہ جو شخص اسی بندی کی محبت رکھی کہ اوسکو دوست نہ رکھتا ہو مگر واسطے خدا کی تیسری یہ کہ جسکو برا لگی پھر جاوے کفر میں بعد اسکی کہ چھڑا دیا اوسکو اللہ نی اوس سی یعنی برا لگتا ہی اوسکو ڈالا جاوے آگ میں اور مسلمان پر اور مسلمانونکا حق یہ ہی کہ جب آپسمیں ملاقات ہو تو سلام علیک اور آپسمیں کری اور اگر بیمار ہوں یا کہانیکا وقت ہو یا اپنی گہر مہمان آئیں تو حسب مقدور اونکی کہانا کہلاوی اور جب کوئی اپنی پاسسی چلا جاوی تو پیٹھ پیچھی اوسکو بھلائی سی یاد کری اور عیب انکی غیبت نکری اوسکو گناہ جانی اور کسی مسلمان سی حسد اور کینہ اور کپٹ نرکہی اور اوسکی عیب کو اپنا عیب جانی حدیث میں آیا ہی اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ یعنی ایک مسلمان دوسری مسلمان کا آئینہ ہی اور نیز فرمایا مسلمانوں کی عیب نہیں اونکو بچاوی غیبتکا گناہ زنا سی بہت ہی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا مگر ہاں تین شخصوں کی غیبت درست ہی پادشاہ ظالم اور ظاہر کیلی کہلا کہلا گناہ کرنیوالا اور بدعتی اسواسطی کہ انکا حال بیان کرنی سی اور لوگ چوکنی ہو جاوینگی اور انکی فساد سے بچیں گے چنانچہ کتاب ابن ابی الدنیا میں ایک مرسل حدیث حسن بصری نی علی مرتضی رض سی غیبت کی بیان میں روایت کی ہی کہ ثَلٰثَةٌ لَا تُحَرَّمُ عَلَيْكَ اَعْرَاضُهُمْ اَلْمُجَاهِرُ بِالْفِسْقِ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ وَالْمُبْتَدِعُ یعنی تین شخص ہیں کہ حرام نہیں تجہپر اونکی آبرو ریزی غیبت کرکی ایک ظاہر کرنیوالا گناہ کا دوسرا پادشاہ ظالم تیسرا بدعت کرنیوالا اور ریاض الصالحین وغیرہ کتابوں میں ان تین کے سوا اور بعضی لوگوں کی بھی غیبت کرنا درست لکہا ہی اور حتی المقدور اپنی بہائی مسلمانوں کی خیرخواہی سی دریغ نکریں اور انکی نصیحت بانتی رہا کریں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین کیا ہی نصیحت کرنا اور انکی عیب چھپاتی رہیں اور اگر کبھی کسی سبب سی کسی معاملہ دنیاوی میں شکر رنجی ہو جاوے تو تین روز سی زیادہ سلام و کلام ترک نکریں اور بہتر وہ شخص ہی کہ ایسی رنجش میں سلام علیک کرکی ملاقات کرلی اور کبہی کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سی نہ دیکہیں اور ہنسی ٹہٹہا مسخراپن نکریں اللہ تعالی نی فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

منہن بعضی ایمان والی بہتر ہین ایک دوسری سی شاید وہ بہتر ہون اونسی اور نہ عورتین دوسری عورتون سی شاید وہ بہتر ہون اونسی اور جتنی اگلی دین کی پیشوا اور مقتدا گذری ہین اونکی لیے مغفرت کی دعا مانگا کرین چنانچہ اس رسالہ کا ختم اسی دعا پر ہوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

محمد اسحاق ۱۲۳۹

خاتمہ ترجمہ کا جب تلک کوئی قائل معتبر نہو اور اوسکی صدق و عدالت پر لوگونکو اعتماد نہووی اور اوسکی خوبی کا اعتقاد نہووی تب تک اوسکی بات اور کلام کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا اور اوسکا کہنا خوب مفید نہین پڑتا خصوصا امر دین مین چنانچہ محدثین کا معمول ہی کہ جس راوی کی عدالت و دیانت مین تہوڑا سا بہی خلل پاتی ہین اوسکی روایت نہین مانتی اور اوسکو لغو جانتی ہین پہر اگر کوئی کہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ یعنی دیکہو اوس بات کو جو کہے اور نہ دیکہو اوسکو جسنی کہا تو اس سی معلوم ہوا کہ قائل کے حال کا تفحص کچہ ضرور نہین بات اچہی چاہیے **اسکا جواب** یہ کہ اس قول کا مطلب یہی کہ جو شخص کوئی بات من عند نفسہ اپنی طرف سی کہی کوئی روایت اور خبر نہ بیان کری تو اوسکو دیکہین کہ وہ بات شریعت کی قاعدون کی موافق ہے یا مخالف اگر موافق ہے تو اوسکو مان لین اگرچہ وہ شخص اوسکی موافق عمل نکرتا ہو اسکی دلیل یہی کہ اس قول مین حضرت علی نی فرمایا ما قال یعنی جو کہا یہ نہین فرمایا کہ ما روی یا حدث یعنی جو روایت کی یا حدیث بیان کی تو معلوم ہوا کہ فقہ کی روایت کی یا حدیث کی راوی کا حال دریافت کرنا ضرور ہی **دوسری** یہ کہ مین لکہہ چکا کہ غیر معتبر کہنی والی کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا یعنی عوام لوگ اوسکو خوب نہین مانتے چنانچہ جو واعظ خود عمل مین سست ہوتا ہی اگرچہ بات ٹہیک کہتا ہے اوسکی بات کو عوام لوگ کم قبول کرتی اور کان نہین رکہتی ہین اسواسطی فرمایا کہ ایسی آدمی کا کلام سن لیا کرو اور اوسکی کام سی تمسک کیا کام بہرحال بڑون کی بات بڑی ہوتی ہی سو اب جاننا چاہیے کہ ان مسئلون کی مجیب مولانا محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی نہایت مرتبی مین تقوی اور پرہیزگاری سے آراستہ اور ورع اور دینداری سی پیراستہ ہین ایمان کا نور ایسا اونکی پیشانی نورانی سے چمکتا ہی کہ جسکے نظر وہ جمال مبارک پڑتی وہ صاف جان لیتا ہی کہ یہ شخص مومن متقی ہی بلکہ حق گوئی کا یہ حال ہی کہ صدہا روپئی نظر نکی اور ایک اپنی دنیا کی مقدمی مین بخلاف او برادری کی حق بات کہدی جو کوئی مسئلہ پوچہی بی تعصب کتاب کی بیان کر دیتی ہین کبہی کسیکا لحاظ یا کسی جانب کو میل نہین کرتی احیاء اور اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ

اس ملک میں تسلط کفار دیکھ کر یہ جان کہ بالکل دار الحرب کی احکام جاری ہوں گے ترک ریاست
جاگیر و دوست آشنا وطن چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور کمال شوق سے ملک عرب میں جا بسے اب وہاں کی
مدینے میں اللہم وفقنا کذلک اور علم و فضل کے حال تو خلاصہ یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی تو سے
اوہت کرتے ہیں اور اونکی صحبت یافتہ اور تعلیم یافتہ ہیں الغرض محامد اور مناقب اوس جناب کی
اس قدر ہیں کہ اونکی بیان کو ایک دفتر چاہیے بیان مطول اختصار سے یہی کافی ہے اور مولوی محبوب علی صاحب
جعفری جس سے چھپے دوسری مرا اس سالے یہی اونکی کمال کا ادنی حال یہ ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز ہی ان
وعظ میں پہلی اونکو بلا کر ٹھہرا لیتے تھے تب بیان کرتے تھے بڑے جید فاضل اور علم حدیث میں کامل ہیں
مولوی امین الدین صاحب جو ان جوابوں کی لکھنے والے ہیں وہ بھی سید پاک اور دین اسلام کی تصدیق
جیسے دجال کے ہیں ساری بدعات سے جو آج کل سادات میں رائج ہیں تائب ہو گئے اور ہر حالت سے
دستبردار ہو کر پاک صاف مسلمان ہو گئے ہیں اور علم حدیث میں بہت سی مہارت رکھتے ہیں غیر تقلید
مسلمانوں کو چاہیے کہ ان مسائل میں کسی طرح کا شبہ اور خیال فاسد دل میں نہ لاوی اور تکرار بد کبھی عمل کی عادی نظم
ہزار شکر کہ یہ ترجمہ تمام ہوا خدا کی فضل سے خوب اسکا انصرام ہوا کی حضرت باری سے یہی دعا کہ سب کو وہ توفیق
کرے اپنی عطا کہ چھوڑ کر کے وہ آپس کی سب رواج و رسوم کریں اطاعت احکام سید معصوم
عدم تکو یہی رہ مستقیم یہ وہ ہر دین کہ خلاف شرع نہ ہوا کوئی سے کام کہیں کوئی بھی کسی ہو تقریب کرتی ہو تو
رکھیں نہ سنت حضرت کی اتباع کو فوت برادری کا نہ مرکز لحاظ و خوف کریں ہوں خلاف شریعت کبھی جس کہ مراسم
رسوم کفر و جہالت کو یکقلم چھوڑیں ہوں اہل سنت و جماعت ایسا مومنہ ہوویں سچی ہی شریعت یہ خوب کردی آ
کرو اسکی حکم بموجب چلو میں حکم و کالت زیر ہوں حامیں تو باعزت و وقار رہیں ہوں سے ذلیل و تباہ و خوار ہیں یوں
مری نصیب میں کی ہو زیارت و حیث مرا ہو جانا اوس شہر پاک میں بالخیر یکی دعا ہے میرا ای خدای پاک تو قبول
بحق سید عالم رسولک المقبول وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین آمین

خاتمۃ الطبع شکر ہی اوس منعم حقیقی کا کہ جسنے ہمپر تکلیفات شرعیہ کو آسان فرمایا اور بزبان رسول مقبول کی طریقہ مسئلہ شادی
وغمکا بتایا بدلا کہ رحمت ہو علمای کہ جنہوں نے مسائل کو قرآن و حدیث سے نکال کر صاف صاف بیان کیا مگر جو لوگ
زبان عربی فارسی نہیں جانتے تھے اونکے لیے ہمیشہ کی مشکل تھا اب جن مسلمانوں کو خدا نے توفیق دی کتاب بمسائل شادی و غم جدید
رہا کی تلاش ہوتی مذکور ایسی کہ ایک کتاب ہے [illegible] دستور ہے یہ کتاب کہ ترجمہ مسائل اربعین کا اور دونو طرح کی مسائل
امین میں **عبد الرحمن خان** صاحب کی [illegible] احقر **علی بخش** سے ہوا اس چھاپہ یہ قطعہ اسکی تاریخ تمامی طبع کا
نتائج افکار [illegible] جناب [illegible] سید [illegible] **میر ناصر علی الصیر** مد ظلہ اللہ القدیر سے ہی **قطعہ تاریخ**
مولوی [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible]
اسامیہ دیکھی [illegible]

صحتنامہ مسائل اربعین ہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۳	قدیم	قویم
۲۰	۲	حاشیی	حاشیے
//	۷	مناوی	بنادی
۲۱	۱۵	بالا	بلا
//	۲۱	آبی	اَبِی قِیلَ وعن آلِ
//	۷	جیبتی	جسنی
۲۴	۱۰	پر	پھر
۲۵	۳	بدنی	بڈی
//	۱۰	تو	تھاتو
۲۷	۲۴	کری	نکری
۲۸	۱۲	مَحْظُوظٌ	مَحْظُوظٌ
۲۹	۱	وجھٹ	جھٹ
//	۲۳	بطیق	بطریق
۳۰	۲	بمقدورے	بیمقدورے
//	۳	فقد	نقد
//	۲۲	نکرنا	کرنا
۳۱	۱	بَطِرًا	بَطَرًا
//	۱۴	ودحی	و یجی
۳۳	۱۷	سرمون	سرسون
//	۱۹	کنز بکین	کتابکین
//	//	سر	ہیں
//	۲۶	جو	تجو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۲۶	اِخْوَانُ	اِخْوَانَ
۳۶	۱۶	قُلْتَ	قُلْتُ
//	۱۷	والون	ڈالون
//	۲۱	اَلرِّجَالِ	لِلرِّجَالِ
//	//	وَالْوَرَسِ	وَالْوَرْسِ
//	۲۶	ا	لی
۳۸	۴	اَلْمُصَاهَرَةَ	اَلْمُصَاهَرَةُ
۴۰	۱۴	اَلْكُتَّابُ	اَلْكِتَابِ
۴۱	۱۸	اَعْمَالَنَا	اَعْمَالِنَا
۴۲	۲۱	حُكْمُ	حُكْمُ
۴۳	۱	تَرَاهى	يَرَاهى
//	۱۹	پہری	بہری
۴۴	۲۶	وف	فقطوف
۴۵	۱۴	ہیں	ہیں
//	۲۱	اسمیع	اسلیے
۴۷	۳	ثُقّ پڑا	شُق پڑا
//	۴	اَهْلَكْتُ	اَهْلَكْتُكِ
//	//	شُقّرا	شُقّرا
۴۹	۸	جاو	پکار کی جگہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۱۵	حَيْنَ	حِيْنَ
۵۲	۱۰	کرنا	کرنے
//	۱۴	اَلْقُبُرُ	اَلْقَبْرُ
۵۳	۲۵	جنب	جناب
۵۵	۱۳	مُتَنَلٍ	مُتَمَثِّلٍ
۵۶	۱۶	فَقَالَ	مَاسَمِعَتْ فَقَالَ
۵۷	۸	اَنْكَسَهُ	اَنْكَرَهُ كَبِيرُ
//	۲۵	اِيْ	اَيْ
۵۸	۳	وو	وہ
//	۹	اسی	بے
۵۹	۷	رَجُلِ	رَجُلٍ
//	۲۱	لَاعْتَقَهُمْ	لَاعْتَقْتُهُمْ
۶۰	۱	مردار	سردار
//	۷	اَرْضِ	اَرْضٍ
//	۱۱	يَفْحَلُ	يَفْعَلُ
//	۱۸	جہان	اس جہان
//	۲۵	يَتْبَعُ	يَتْبَعُ الْمَيِّتَ
//	۲۷	ل	مال
۶۱	۱۱	نام	کام
//	۲۲	اَللّٰہ	اَللّٰہُ
۶۲	۱۲	ہو	ہوا
//	//	ہو	ہوا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ و یکافی مزید کرمہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
بعد اسکی کہتا ہی مسکین **محمد قطب الدین** بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدہم اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سے
امر حاجت کا خیال ہی چند مضامین ہدایت اگین معتبر کتابوں کی لائق اسکی تہی کہ اونکو ایک جا جمع کر کی جلوہ
ظہور دیا جاوی تو بہائی مسلمانوں کو بہت مفید ہوں آور وہ ایک چہل حدیث ہی نہایت خوب اور دل پسند اور
حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمۃ کی صد پند سود مند اور اعمال قرآن جمیل کی کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہی اور
مسائل باب الکراہیۃ کی کہ جاننا اونکا بہت ضرور ہی اور اکثر لوگ اونسی غافل ہیں پس اندنوں کہ سنہ بارہ سو اٹھاون
ہجری ہیں توفیق باری تعالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہہ رسالہ متضمن اون مضامین کا دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو
باب الہدایۃ کہا اوسمیں تین فصلیں ہیں پہلی فصل میں چہل حدیث مذکور ہی اور دوسری فصل میں صد پند سود مند اور
تیسری فصل میں اعمال قرآن جمیل کے دوسرا **باب الکراہیۃ** ہی اوسمیں چہ فصلیں ہیں فصل پہلی بیچ کہانی اور پینی کی اور حرمت
استعمال کی چاندی سونے کے برتنوں وغیرہ میں اور حرمت مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کی فصل
تیسری بیچ بیان نظر کرنی کی اور چہونے کی مانند بوسہ وغیرہ فصل چوتھی بیچ بیان کسب کی فصل پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کی
فصل چہٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی کہ اسمیں بہت مسائل ضروری ہیں مانند حرمت کہیلنی نرد اور شطرنج اور خصی کرنی
آدمی کی [illegible] اور خصی کرنی جانور کی بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنی ادویہ حرام کی و غیر ذلک اور بعد اسکے
فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہیں کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہیں اور یہہ باب الکراہیۃ در مختار اور اسکی شرحوں اور

اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابوں سی لکھا ہی اور نام اس رسالی کا معدن الجواہر رکھا
اور بعد مرتب ہونی کی بخدمت بابرکت اپنی استاد بزرگوار جناب مولانا اسحاق صاحب ادام اللہ شرفا کی عرض کیا اور
جناب موصوف نی اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کیں اور روایات صحیحہ باقی رکھیں غرضکہ اسکی تصحیح و تنقیح مین
فی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر و عاجز ہی ای میری پاک پروردگار جو کچھ اسمین خطا
اور چوک ہوئی ہو اسکو معاف فرما اور توفیق دی ہم سب مسلمانوں کو کہ اسپر عمل کرین آمین آمین یا ارحم الراحمین

یہہ باب الہدایۃ ہی اسمین تین فصلین ہین فصل پہلے بیچ بیان چہل حدیث کے

باب الهدایة

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کے اور فرشتونکی اور کتابونکی اور نبیون کی اور جی اٹھنی کے
بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
بعد مرنی کی اور تقدیر بھلائی اور برائی کی اللہ تعالی کی طرف سی اور یہہ کہ گواہی دیو اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیو اسکی کہ محمد بھیجی ہوئی اللہ کی ہین
وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِهَا وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ
اور یہہ کہ قائم کری تو نماز ساتھہ وضو کامل کی وقت پر اور دیوی تو زکوۃ اور روزی رکھی تو رمضان کی اور حج کری تو بیت اللہ کا اگر ہو تیری پاس مال
وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكْهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَعُقَّ
اور پڑہی تو بارہ رکعتین ہر دن رات مین ف۱ اور وتر کو نہ چھوڑ ہر رات مین اور نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر
وَالِدَيْكَ وَلَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ
ماں باپ کی اور نکہا مال یتیم کا ظلم سی اور نہ پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کہا ساتھہ اللہ کی جہوٹی اور نہ دی گواہی جہوٹی
وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ
اور نہ عمل کر خواہش نفسانی پر اور نہ غیبت کر اپنی بہائی مسلمان کی اور نہ بہتان زنا کا عورت پاکدامن کو اور نہ خیانت کر اپنی بہائی مسلمان کی مال مین اور نہ کہیل
وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ
اور نہ تماشا دیکہہ تماشا دیکہنی والونکی ساتھہ اور نہ کہہ ٹھگنی کو ای ٹھگنی کہ ارادہ کری تو ساتھہ اسکی عیب کرنا اسکا اور نہ ٹھٹھا کر کسی آدمی سی اور نہ کر
بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاِخْوَانِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ وَلَا تَاْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ
چغل خوری درمیان مسلمان بہائیونکی اور شکر کر اللہ تعالی کا اوسکی نعمت پر اور یہہ صبر کر تو بلا اور مصیبت پر اور نڈر نہو تو اللہ کی عذاب سی
وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَاءَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ
اور نہ انقطاع کر اپنی قرابتیون سی اور سلوک کر اقربا سی اور نہ لعنت کر کسی کو مخلوق خدا مین سی اور بہت پڑہا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور نہ چھوڑ حاضر ہونا جمعہ کا
وَالْعِيْدَيْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ
اور عیدین کا اور جان لی یہہ بیشک جو چیز پہنچی تجکو یعنی مصیبت وغیرہ نہتی کہ نہ پہنچی تجکو اور جو چیز کہ نہ پہنچی تجکو نہتی کہ پہنچی تجکو ف۲ اور نہ چھوڑ پڑہنا قرآن کا

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْدَةَ وَالْحَافِظُ اَبُو الْحَسَنِ
ہر حال نقل کی یہ حدیث حافظ ابو القاسم نے کہ نام انکا عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ ہے اور نقل کی حافظ ابو الحسن نے
عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ بَابُوَيْهِ الرَّازِيُّ فِي الْاَرْبَعِيْنَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالرَّافِعِيُّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَاَلْتُ
کہ نام انکا علی بن ابی القاسم بن بابویہ رازی ہے اربعین میں اور نقل کی یہ ابن عساکر اور رافعی نے سلمان سے کہ کہا کہ پوچھا میں نے
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا الَّتِيْ قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ اُمَّتِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس حدیثیں کہ جنکی حق میں فرمایا ہے کہ جو کوئی یاد کرے انکو میری امت سے داخل ہوگا بہشت میں کہا میں نے
وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرَهُ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ثَوَابُ مَنْ حَفِظَ هٰذِهِ الْاَرْبَعِيْنَ
کونسی ہیں یا رسول اللہ کہا سلمان نے پس ذکر کی حضرت نے حدیثیں اور آخر میں کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اسکو کہ یاد کرے ان چالیس حدیثوں کو
قَالَ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذَا فِيْ كَنْزِ الْاَعْمَالِ لِلشَّيْخِ التَّقِيِّ عَلِيِّ الْمُتَّقِيْ
فرمایا حشر کریگا اوسکا اللہ تعالیٰ ساتھ انبیا اور علما کی قیامت کے دن اسیطرح ہے بیچ کنز العمال کے تصنیف ہے شیخ پرہیزگار علی متقی کی

فصل دوسری بیچ بیان نصایح سود مند لقمان حکیم کی کہ اپنی فرزند ارجمند کو کیں اور فرمایا ہر کہ این نصایح را
شمار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد ۱ اول آنکہ ای جان پدر خدای عزوجل را بشناس ۲ و ہرچہ
از پند و نصیحت گوئی اول بخود گوی ۳ سخن باندازۂ خویش گوی ۴ قدر مردم بدان ۵ حق ہمہ کس را بشناس
۶ راز خود نگاہ دار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸ دوست را بسود و زیان امتحان کن ۹ از مردم ابلہ و نادان بگریز
۱۰ دوست نیکوکار را بگزین ۱۱ در کار خیر جد و جہد نمای ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا کن
۱۴ سخن بحجت گوی ۱۵ احوال را غنیمت دان ۱۶ بہنگام جوانی کار ۔ بہ پیری مگذار ۱۷ یاران
و دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشادہ دار ۱۹ پدر و مادر را غنیمت دان ۲۰
استاد را بہتر از پدر شمار ۲۱ خرج باندازۂ دخل کن ۲۲ در ہمہ کار میانہ رو باش ۲۳ جوانمردی پیشہ کن
۲۴ خدمت مہمان بجان ادا کن ۲۵ در خانۂ کسان دیدہ و زبان نگاہ دار ۲۶ جامہ تن پاک دار
۲۷ با جماعت یار باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز ۲۹ و اگر ممکن باشد تیر انداختن
و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزہ کہ پوشی ابتدا از پای راست کن ۳۱ و در بر آمدن ابتدا
چپ گیر ۳۲ با ہر کس کار باندازۂ او کن ۳۳ شب چون سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی
۳۴ در روز چون گوئی بہر سو نگاہ کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن عادت کن ۳۶ ہرچہ بخود نپسندی
بدیگران مپسند ۳۷ کار بی دانش و تدبیر مکن ۳۸ تا آموختہ نشوی استادی مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی ہرچیز
کسان مجو ۴۰ از دانا صحبت جستن فواید بسیار است ۴۱ بی اندیشہ در کار مشو ۴۲ ناکردہ کردہ مشمر ۴۳ کار امروز
بفردا مفکن ۴۴ با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۵ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۶ عوام الناس را
گستاخ مساز ۴۷ حاجتمند را نومید مکن ۴۸ از جنگ گذشتہ یاد مکن ۴۹ خیر کسان بخیر خود مدام

میامیز ۵۰ نان خود با بدوست و دشمن خود مستمای ۵۱ با خویشاوندی که خویشاوندان بسر آید ۵۲ کسانرا که نیک باشند بغیبت یاد مکن ۵۳ بخود منگر ۵۴ جماعت که ایستاده باشند تو نیز موافقت ایشان کن ۵۵ انگشتان بهم مگذران ۵۶ در پیش مردم خلال در دندان مکن ۵۷ آب دهن و بینی آواز بلند ۵۸ در نیازه و جست دهن ۵۹ بروی مردم کاهلی مکن ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی ۶۲ مردم را پیش مردم خجل مکن ۶۳ بچشم و ابرو مکن ۶۴ سخن گفته دیگر بار مخوان ۶۵ از سخن که خنده آید حذر کن ۶۶ ثنای خود و اهل خود پیش کس مگوی ۶۷ خود را چون زنان میارای ۶۸ هرگز مراد فرزندان مباش ۶۹ زبان نگاهدار ۷۰ در وقت سخن دست مجنبان ۷۱ همه کس را پاس دار ۷۲ به ابلهان کسان همنشستان مشو ۷۳ مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد ۷۴ تا توانی جنگ و خصومت مساز ۷۵ قوت آزمای مباش ۷۶ از مردم کس را جز بصلاح گمان مبر ۷۷ نان خود را سفره دیگر مخور ۷۸ در کارها تعجیل مکن ۷۹ برای دنیا خود را در رنج مفکن ۸۰ هر که خود را بشناسد او را بشناس ۸۱ در حالت غضب سخن فهمیده گوی ۸۲ با آستین آب بینی پاک مکن ۸۳ بوقت بر آمدن آفتاب ۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بزرگان براه پیش مرو ۸۶ در میان سخن مردم میا ۸۷ پیش سر بزانو منه ۸۸ چپ و راست منگر بلکه نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان بکسی خشم مکن ۹۱ مهمان را بکار مفرمای ۹۲ با دیوانه و مست سخن مگوی ۹۳ با فارغان و اوباشان بر سر محله ها منشین ۹۴ بهر سود و زیان آبروی خود مریز ۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت مردم بخویش مگیر ۹۷ از جنگ و فتنه برکران باش ۹۸ از کاهلی و گستاخی دور مباش ۹۹ مراعات کن چندانکه خود را خوار نسازی ۱۰۰ فروتن باش و زندگانی کن بخدای تعالی بصدق و با نفس بقهر با خلق بانصاف و بزرگان بخدمت بخردان بشفقت بدرویشان بسخاوت بدوستان و یاران بنصیحت بدشمنان بحلم بجاهلان بخاموشی بعالمان بتواضع باید نظر بسر بریال کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن چون پیش آید جمع مکن و گفت سه هزار کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه از آن برگزیده ام و از آن چه دارید یک را خوام دو را گردان یعنی خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن و نیز فرموده اند خاموشی هفت خاصیت دارد زینت بی پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت بی محنت حصار بی دیوار بی نیازی از عذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدن عیبها بیت بطبعم هیچ مضمونی ز لب بستن نمی آید ز خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید فرد سینها را خاموشی گنجینه گوهر کند یاد دارم از صدف این نکته سربسته را نقل است که از در سید ندمتی بلوح ز سعد و معنی دارد یکی آنکه از مردی مردی آید دوم آنکه مرد از معنی بر آید

فصل تیسری بیچ بیان اعمال کی کہ منقول ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث صاحب رحمۃ اللہ سی پایا جناب ممدوح نی کہ وصیت کی مجکو میری والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نی ساتھ مداومت یا مغنی کی ہر بعد نماز کے گیارہ بار اور ساتھ مداومت کی بعد ہر منزل کی چالیس بار اور اگر چالیس بار نہو سکی تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ وظیفہ مجرب ہے واسطی غنای قلبی اور ظاہری کی اور وصیت کی مجکو ساتھ ہمیشہ پڑھنی درود شریف کی اور فرمایا کہ بسبب درود کی پایا میں جو کچھ پایا اور سنا میں نی اونسی کہ فرماتی تھی جب آوی تیری پاس کوئی شخص کہ دکھتی ہو داڑھ اوسکی یا سر اوسکا یا پیچ کا درد رکھتا ہو تو لی ایک تختہ پاک اور بچھا اوس پر ریت اور لکھ اوپر اوسکی ہی کی بیچ سی ابجد ہوز حطی بعد ازان رکھ میخ حرف الف پر اور پڑھ سورۂ فاتحہ ایکبار اس حال میں کہ ذکر ہو والا لحم اوپر انگلی اپنی درد کی جگہہ پر پھر پوچھ اوس سی کیا شفا پائی تو اگر اوسنی کہا کہ شفا پائی فبہا والا پھر میخ رکھ حرف پر اور پڑھ سورۂ فاتحہ دو بار اور پوچھ اوس سی مانند پہلی بار کی پس اگر شفا پائی فبہا والا پھر رکھ جیم پر پڑھو فاتحہ تین بار اور اسی طرح کر تا بیس نہیں پہنچیگا تو آخر حرف تک مگر کہ شفا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور جب درپیش آوی تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور تو چاہتا ہو تو

عمل درد و دندان سر و [illegible]

عمل غنای قلبی و ظاهری

عمل قضای حاجت

کراوے اور وہ سلامت مطلب پاوے۔ جو کوئی بیمار ہو اور چاہے کہ شفا دے اسکو اللہ تعالیٰ یٰس و سورۂ فاتحہ اکتالیس بار
درمیان سنت فجر اور فرض فجر کے آوے جسکا اثر کیا دیوانہ اور خوف ہوا دیکھی برکت چہرہ پر پس لکھے اسکو نہایت تجربے
چالیس دن انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا اور کہے اسکو لکھا ہر روز ایک ہزار اور جو کوئی
سورۂ واقعہ ہر شب نہ پہنچیگا اسکو فاقہ اور جو کوئی پڑھے وقت سونے کی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات آخر سورۂ کہف تک
اور دعا کرے اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ جگا دے اسکو اوس وقت جس کا ارادہ کرے جاگنے کا اوسی میں تو جگا دیگا اسکو اللہ تعالیٰ
اوسی وقت میں اور لکھے اس تعویذ کو اور ڈالے لڑکے کی گلے میں نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعیذ
بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور یہہ دعا سبب ہلاکی سے برأت سے پڑھے اسکو صبح اور شام بسم اللہ اللہم انت ربی لا الٰہ الا انت علیک توکلت
وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اشہد ان اللہ
علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما واحصی کل شیء عددا اللہم انی اعوذ بک من شر
نفسی ومن شر کل دابۃ انت آخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل شیء حفیظ
ان ولیی اللہ الذی نزل الکتب وہو یتولی الصالحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا
ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم۔ اور جو کوئی خوف رکھتا ہو حاکم سے تو کہیعص کہنے پڑھے
اس طرح پر کہ اوپر ہر حرف کہیعص کے ایک ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے اور پھر حمعسق بھی پڑھے اس طرح
کہ ہر حرف حمعسق پر ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے پھر جب اوسکے سامنے جاوے تو دونوں ہاتھ کھولدے اور یہہ
آیتیں قرآن کی کہ اون کو آیات شفا کہتے ہیں لکھی ہوا اونکو بیمار کے لیے ایک باسن میں پھر پانی سے دھو کر پلادے ویشف
صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس
وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
منقول ہے شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ سے کہ بیٹا اونکا گرفتار مرض شدید ہوا کہ قریب مرگ پہنچا اونکو نہایت تردد ہوا
کہا اونہوں نے کہ پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکوہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیٹے
کی بیماری کا پس فرمایا کہ کہاں ہے تو آیات شفا سے یعنی کیوں غافل ہے اونسے پھر جاگا میں پس تحقیق کیا میں نے اونکو پس
وہ چھہ جگہہ آئیں کتاب اللہ میں ویشف صدور قوم مؤمنین الخ کہا اونہوں نے کہ پس لکھا میں نے اونکو پھر دھویا میں نے اونکو ساتھ
پانی کے اور پلایا میں نے اوسکو پس ایسا ہوگیا جیسے اونٹ کھولا جاتا ہے رسی سے یعنی بالکل اچھا ہوگیا اور ہوا شاذان قرطبی یہہ
سورتیں لعینہ میں لکھا ہے اور تینتیس آیتیں نفع دیتی ہیں جادو سے اور پناہ ہوتی ہیں شیطان سے اور چوروں اور درندوں سے چار آیتیں
اول سورۂ بقرہ کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتیں بعد اوسکے تا خالدون تک اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی ان ربکم اللہ سے
محسنین تک اور آخر سورۂ بنی اسرائیل کا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن الخ اور دس آیتیں اول صافات کے تا شہاب ثاقب
اور دو آیتیں سورۂ الرحمن کی یا معشر الجن والانس تا فلا تنتصران اور آخر سورۂ حشر کا لو انزلنا تا آخر اور دو آیتیں

[illegible]

قُلْ اُوْحِيَ کی اللہ تعالی جَدُّ رَبِّنَا سی لفظ شَطَطًا تک پس یہہ آیتیں ہیں کہ نام رکہا گیا ہی انکا سی وَسِّعْ آیت اور والد بزرگوار میری زیادہ کرلی تہی پر الحمد اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورۂ جن اول سی لفظ شَطَطًا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لی ڈورا نیلا اور پڑہ سورۂ الرحمن اور جب فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچی تو گرہ لگاتا جاوی اور دم کرتا جاوی پہر اوس ڈوری کو لڑکی کی گلی میں ڈالدی عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس مرض سی اور نام اصحاب کہف کی سنت ان کی ہیں تبی سی اور جلی تہی اور لکہتی تہی اور جو ریہ ہی سی اِلٰهِيْ مُرْهٰـةٌ يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوطَطْ اَذْرَ فَطْيُونِس كَشَافَطْيُونِسْ تَبْيُونِسْ يُوَانِسْ يُوْنِسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرٌ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور جب کچہہ حاجت در پیش ہو تو پڑہی يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ بارہ سو بار بارہ دن تک پس اللہ تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطی ہونی حاجات ضروری کی پڑہی نماز چار رکعتیں اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ سو بار اور دوسری رکعت میں سو بار پڑہی رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تیسری رکعت میں سو بار پڑہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور چوتہی رکعت میں سو بار پڑہی قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پہر بعد سلام پہیرنے کے پڑہی سو بار رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اور جسکو آسیب ہو پڑہی اوسکے بائیں کان میں سات بار وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور اذان بہی دی اوسکی کان میں سات بار اور پڑہی سورۂ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور اخیر سورۂ حشر کا اور سورۂ وَالصّٰٓفّٰتِ سارہی پس وہ جن جل جاوی گا اور یہہ بہی پڑہی اوسکی کان میں اَفَحَسِبْتُمْ اخیر سورۂ مومنون تک اور یہہ بہی کری کہ پڑہی پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۂ جن کی اور چہڑکی اوسکو اوسکی منہہ پر پس وہ افاقہ پاوی گا اور اگر کسی مکان میں آسیب ہو تو چہڑکی اوس پانی کو اوس مکان کی کونوں اور اطراف میں پس نہیں رہیگا وہ اوس مکان میں آخر اگر آسیب ہو مکان میں اور پتہر پہینکتا ہو تو پڑہی یہہ آیت اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار میخون پر ہر میخ پر پچیس پچیس بار پہر گاڑ دی انکو اوس گہر کی چار کونون میں اور نام اصحاب کہف کی بہی لکہی اوس گہر کی دیوارون پر اور بانجہ عورت کی لیے لکہی آیۃ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا لفظ جَمِيْعًا تک ہرنکی جہلی پر زعفران و گلاب سی اور پہر اوس عورت کی گلی میں ڈالدی اور یہہ کری کہ پڑہی چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات بار اَوْ كَظُلُمٰتٍ لفظ نُوْرٍ تک اور وہ عورت ہر روز ایک کہالیا کری اور شروع کری کہانا انکا وقت فارغ ہونی کی غسل حیض سی اور صحبت کرتا رہی اوس عورت سی خاوند اوسکا اون ایام میں اور جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کری کہ لیوی ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکی کی اور نو گرہیں دی اوسمیں اسطرح کہ دم کرتا جاوی ہر گرہ میں وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ لفظ مُحْسِنُوْنَ تک اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک اور درد زہ کی لیے لکہی ایک پرچہ کاغذ پر وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اٰهِيًا اَشْرَاهِيًا اور اوسکو ایک پاک

[illegible]

[illegible]

کہی ہیں پیٹ کو اوس عورت کی الٹی [illegible] انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنیگی آور وہ آہیا اشراہیا دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہی معنی اسکی یہہ ہیں ای زندہ پہلے ہر چیز کی اور ای زندہ بعد ہر چیز کی کہ انی الدہر انشور اور جس عورت کے لڑکیان ہی ہوتی ہوں اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی پہلی [illegible] کہ [illegible] حمل تین مہینی ہونگی ہیلی پر زعفران اور گلاب سی آیت اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ آور لکہی یہہ آیت بہی يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

[illegible]

پہر لکہی بحق مریم و عیسیٰ یا صاحب الطویل الفرج بحق محمد و آلہ آور دوسرا عمل اسکی لیی یہہ ہی کہ خط گرد انگلی سی عورت کی پیٹ پر کہینچی اور ہر بار یا متین کہی آور جس عورت کے لڑکا نہ جیتا ہو وہ لڑکی اجواین اور کالی مرچین اور وقت زوال آفتاب کے روز دوشنبہ کو سورہ والشمس چالیس بار پڑہی اور اوس پر دم کری آور اول و آخر ہر بار درود پڑہی اور اوس اجواین اور مرچ کو وہ عورت روز عمل سی تا چہٹالی دودہ کی کہاتی رہی آور جس بچی کو نظر چڑیل کی ہو جاوہی تو وہ خط گرد چہری کی کہینچی آور آیۃ الکرسی اور یہہ آیتیں پڑہی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ تا مجرمون تک وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پہر کہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پہر کہڑی کری چہری سے دائری میں اور کہکے تا کر [illegible] ذٰلِكَ الْعَالَمِيْنَ یعنی جہوڑا میں اوسکو چڑیل کی لیین پہر ڈالکے ہی اوسکو نجی ایک طبق کی بالتاسے کے آور جب کوئی کسی نظر لگانی والی کو یا جادوگر کو ای فلانی اور پکاری اوسکو ساتہہ نام اوسی کی وقت لگانی نظر کی یا جادو کرنیکے یا اوسوقت کہ بیان کری وہ قصی کو تو پڑا اوسکا مالوم ہو جاتا ہی آور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانی والی کا منہہ اور دونوں اور پاؤں و دونوں اور ازار کی اندرسی جگہہ سینکی کی ساتہہ پانی کی ایک باسن میں دہلا دی اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہی ڈالدی تو فی الفور اچہا ہو جاویگا اور اوسکی لیی کہ جادو ہوا ہو اوسپر اور اوس بیمار کی لیی کہ طبیب اوسکی علاج میں عاجز ہوں سفید چینی کی باسن میں لکہی اور پانی سی ہو کر پلاوی چالیس روز تک يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ [illegible] ملکہ و بقائہ یا [illegible] کہتا ہوں میں کہ دیکہا میں نی والد بزرگوار کو کہ ریاضۃ کرتی تہی اسپر سورہ فاتحہ کو آور جسکی چیز کہیں جاتی رہی ہو تو پڑہی یا حفیظ ایک سو انیس بار بعیر یا دتی اور کمی کی پہر پڑہی یہہ آیات يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوَاتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس بار انشاء اللہ تعالی پہر اوس چیز کو اوس تک پہنچاویگا آور چور کی پہچاننی کو وہ شخص آمنی سامنی بیٹہہ کر ایک بدہنی کلمہ کی انگلی پر رکہین آور جسپر گمان چور ہونیکا ہو نام اوسکا اوس بدہنی پر لکہین اور سورہ یٰس اول سی لفظ من المکرمین تک پڑہین پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی پہرنی لگیگی اور اگر بدہنی نہ پہری تو اوسکا نام مٹا دوی اور اور کا نام لکہی آور اسیطرح کری یہان تک کہ بدہنی پہری کہتا ہوں میں کہ واجب ہی اوس شخص پر کہ مانند اس عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چور ہونیکا نکری اور اوسکی گناہ کو ظاہر نکری بلکہ وہی قرائن و علامات کی ہو وی اس لیی کہ یہہ راہ تخمین نشان و علامات کی ہی اسد تعالی سے

[illegible]

و باتی و لا ینفع الخ اینی اور وری تک ہوا ور چیز کی کہ جگہ معلوم نہیں تحقیق سماعت اور بینائی اور دل ہر ایک اوس سے
پوچھا جاویگا اور اگر پڑھے کسی کا ہاتھ جاتا رہے تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکھے پھر لکھے اللّٰھم انی اسئلک
بان لک السمٰوات والارض ومن فیھن فاجعل اللّٰھم السماء والارض وما فیھما علی عبدک فلان بن
فلانۃ اضیق من حلقۃ حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین پھر لکھے یہ آیتیں او کظلمات لفظ نور تک
ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن
مجید فی لوح محفوظ پھر لکھے اللّٰھم انی اسئلک بحق ھذہ الآیات ان تصلی علی نبیک سیدنا محمد وآلہ
وصحبہ وسلم وان ترد العبد الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین اور اس کاغذ کو کسی پتھر میں
چھپا کر تاریک گھر میں یعنی پتھروں کی بیچ رکھدے اور اگر چاہے تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی پوری کرے تو سورہ فاتحہ پڑھے
اس طرح کہ میم الرحیم بسم اللہ کی ساتھ لام الحمد کی وصل کرے اور درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑھے اور شروع روز اتوار سی کر
اول دن ستر بار پڑھے اور دوسری روز ساٹھ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کی جاوے تاکہ سنیچر کی روز دس بار پڑھا جاوے
اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا میں ہو اور چاہے کہ خواب میں راہ نکلنے کی دیکھے پس وضو کرے اور پاک کپڑے پہنے اور رو بقبلہ
داہنی کروٹ لیٹے اور والشمس اور واللیل اور قل ھو اللہ سات سات بار پڑھے اور ایک روایت میں قل ھو اللہ کی بدلے والتین ہے
سات بار پھر کہے اللّٰھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی
ما استدل بہ اجابۃ دعوتی پس اگر خواب میں کچھ ایسی چیز دیکھے کہ خوش کرے اوسکو بہتر ہے ورنہ اسیطرح دوسری شب میں کرے
پس اگر خواب میں دیکھے تو بہتر ورنہ تیسری شب میں اسیطرح کرے سات راتوں تک یوں ہی کرے انشاء اللہ تعالی
معلوم ہو جاویگا تجربہ کیا ہے اسکو ایک جماعت نے بیماری بخاروں میں سے تپ ربع کی لیے لکھکر اوسکی بازو میں باندھے
بحکم خدای تعالی اوسکی جلدی جاتا رہجاویگا بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم
التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسی علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح
عیسی بن مریم علیھما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ھشمت
لہ عظما وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الٰھا اخر لا الہ الا ھو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی
واللہ تعالی بریء منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اور پڑھے تپ والا ہر روز بعد عصر کی سورہ مجادلہ کہی
تین بار اور روبٹی اوس شخص کی کہ اوسکی خام زیر یوں بقدر قد بیمار کی تسمیہ بطور ڈوری کی لپیٹی اور اکتالیس گرہیں اوسمیں لگاوی
اور ہر گرہ میں یہ دعا دم کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ
اللہ وبرھان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع
اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبھاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الٰہ

الا الله محمد رسول الله مرتبۃ ما اجلا اور جسکی بدن پر سرخ باد ہ ظاہر ہو یعنی دانہ ہانت یا باد سرخ پڑی اوسپر اشارہ ساتھہ پھیری کی کری بسم الله الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اسم الله العظیم الحلیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ الله وقدرتہ وسلطانہ ایتھا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال سلیمان ایتھا الریح اجیبی داعی الله ومن لم یجب داعی الله فما لہ من ملجا وما لہ من ظہیر بسم الله وبالله القلب علی الله الله یکفیک والله یشفیک من کل داء یؤذیک ومن کل آفۃ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم وصلی الله تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین اور جو کوئی شکایت رکھتا ہو بینائی کی تو یہ پڑھی بعد ہر نماز فرض کی پڑہی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اور جسکو مرگی ہو تختی تانبی کی لیوی اور اتوار کی روز اول روز مین بعد نکلنی آفتاب کی کہودی ایکطرف اوسکی یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ اور دوسری طرف تختی کی یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل تمام ہوی عمل قول جمیل کی اور سند اسکی مولف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی رحمہ الله تک یون ہی کہ اجازت دی اونکی اس عاجز محمد قطب الدین مولف اس رسالی کو جناب مولانا محمد اسحاق صاحب زادہ الله شرفاً نی اور انکو اجازت دی اونکی نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس الله سرہ نی اور انکو اجازت دی اونکی والد ماجد حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی نی اور یہہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہی ہر بہائی مسلمان کو کہ جو چاہی اوس سی منتفع ہو والله المعین بکل المتعبین اب سنو ای بہائیو ایک عمل ایسا ہی کہ سب رنج اور بیماریونکو مفید ہی اسپر عمل کرنا چاہیی منقول ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو کرتا ہی الله اوسکی لیی ہر فکر سی کشادگی اور ہر تنگی سی نکلنا اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کو تاثیر ہی بیچ دفع فکر اور تنگی کی اور اسلیے کہ اتفاق ہی اہل ملل اور عقلا کی ہر امت کا کہ معاصی اور فساد باعث ہوتی ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض کی پس نہین ہی زوال اسکی سوا ای توبہ کی اور استغفار کی کذا فی مواہب اللدنیہ

باب الکراہۃ

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کی جاننا چاہیی کہ نزدیک امام محمد کی جو مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی یعنی مانند حرام کی ہی عذاب ہونی مین ساتھہ دوزخ کی اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کی قریب تر ہی اتفاقاً اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ الله مکروہ تحریمی قریب تر ہی طرف حرام کی اور صحیح اور مختار یہی ہی اور مانند مکروہ تحریمی کی ہی بدعت اور شبہہ پس نسبت مکروہ تحریمی کی طرف حرام کی مانند نسبت واجب کی ہی طرف فرض کی پس ثابت ہوتا ہی مکروہ تحریمی ساتھہ اوس چیز کی کہ ثابت ہوتا ہی ساتھہ اوسکی واجب یعنی ساتھہ دلیل ظنی کی آیات واحادیث سی اور گنہگار ہوتا ہی اسکی ارتکاب سی جیسی کہ گنہگار ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنی واجب کی اور مثل واجب کی ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنی کی سنت موکدہ اور زیلعی مین لکہا ہی کہ ترک سنت سی مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی شفاعت نبی مختار سی صلی الله علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کی ہی نہ حرام انتہی

فصل یعنی بیچ بیان کہانی اور پینی کی مسئلہ فرض ہی کہانا اور پینا اسقدر کہ دفع کری ہلاک ہونی کو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچی اور نزدیک ہو بہوک کی مرجانا تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بھی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی

[illegible]

مستحب ہی اسقدر کہ بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی اور سہل ہو اوسپر روزہ اور ملتقی مین ہی کہ فرض اسقدر ہی کہ بچ
کری ہلاکت کو اور بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی انتہی آمد مباح ہی پیٹ بہر کر کہانا پینا واسطی زیادتی قوت کی اور حرام
ہی زیادہ اسی سی اور زیادہ اس سی وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانی والی کو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کریگا پس اس طرح کہانا پینا
حرام ہی مگر یہہ کہ بایں ارادہ کہاوی اسقدر کہ قوت ہو کل کی روزہ رکہنی کی یا تاکہ نہ جیا کری مہمان اوسکا یا اور اسکی
مانند تو حرام نہین اور نہین جائز ریاضت ساتہہ کم کہانی کی یہان تک کہ ضعیف ہوجاوی ادای عبادت سی اور رجوع
نکہاوی مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہی اور نہ کہاوی یہان تک کہ مرجاوی تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے
کہ دوا نکی یہان تک کہ مرگیا یعنی اس صورت مین گنہگار نہین ہونیکا **مسئلہ** نہین مضایقہ اقسام میوہ کی کہانیکا اور ترک کرنا اوس کا
افضل ہی اور طیار کرنا کئی طرح کی کہانونکا اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی رکہنا روٹی کا دسترخوان پر زیادہ حاجت سے **مسئلہ** مکروہ
پوچہنا انگلیونکا یا چہریکا روٹی سی اور رکہنا نمکدان کا روٹی پر **مسئلہ** سنت کہانی کی یہہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع کری اور
بعد کہا چکنی کی حمد کری اللہ تعالی کی اور دہووی دونو ہاتہہ پہلی بہی کہانی کی اور بعد بہی کہانیکی پہلی جو ہاتہہ ہلاوی تو اول
جوانون کی ہلاوی اور بعد کہانیکی اول بڈہون کی ہلاوی **مسئلہ** مکروہ ہی گوشت گدہونکا سوای گورخر کی اور پیشاب گدہون
اور اونٹونکا اور دودہ گدہی کا اور دودہ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکہا ہی کہ نہ کہائی جاوی جلالہ
اور نہ پیا جاوی دودہ اوس کا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اسکی کہانی سی اور پینی دودہ اوسکی سی اور جلالہ
اوس جانور کو کہتی ہین کہ عادت ہو اوسکی کہانی مردار اور نجاست کی پس اگر وہ نری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہی اور کچہہ نہین کہاتا
تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبو دار ہوجاتا ہی اگر اوسکو بند رکہتی ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بدبو اوسکی تو کہانا اوس کا حلال
ہوتا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اوسکی بند رکہنی کی اس طرح کہ ایک مہینا اونٹ کی لیی اور بیس دن گای کی لیی اور دس دن بکری کی لیی
اور تین دن مرغی کی لیی یعنی اتنی دن بند رکہی اور نجاست نہ کہانی دی تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکی گوشت مین سی اور کہانا اوس کا حلال ہوجاتا ہے
اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار بہی کہاتا ہو اور اور بہی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضایقہ ہی
اوسکی کہانیکا اور دودہ پینی کا یعنی بغیر بند رکہنی کی چنانچہ اسی لیی حلال ہی کہانا اوس بکری کی بچی کا کہ پرورش کیا گیا ساتہہ دودہ سور کے
اس لیی کہ گوشت اوس کا نہین متغیر ہوتا اور جو کچہہ کہاتا ہی ہوجاتا ہی مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوس کا اور بنا بر اسکی کہا ہی علمای نی کہ نہین
مضایقہ ہی مرغی کی کہانی کا اس لیی کہ وہ سوای نجاست کی اور بہی کچہہ کہا لیتی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی مرغی اور یہہ نہین روایت کیا گیا ہی کہ اوسکو تین روز بند کرلی تہی پس اسکا بند کرنا بطریق تنزہ کی ہی نہ یہہ کہ شرط ہی انتہی
اور فتوی اسپر ہی کہ گوشت گہوڑیکا حرام نہین اور اوسکی دودہ پینی کا بہی کچہہ مضایقہ نہین **مسئلہ** اگر پلایا جاوی شراب وہ جانور
کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوس کا پہر ذبح کیا جاوی اوسیوقت تو حلال ہی کہانا اوس کا لیکن مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی کہانا اور پینا
اور تیل لگانا اور خوشبو لگانی سونی اور چاندی کی برتن مین مرد اور عورت کی لیی اور اسیطرح مکروہ ہی کہانا سونی اور چاندی کی
چمچی سی اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمی دانی سی اور اسی طرح آئینہ اور آرسی اور قلم اور دوات اور اسکی مانند سونی چاندی کی
استعمال کرنا اور مراد مکروہ سی حرام ہی اور حرمت سونی چاندی کی باسن وغیرہ استعمال کرنیکی اس حدیث سی سمجہی گئی کہ خبر دیا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پیتا ہی باسن سونے اور چاندی کی سو اتارتا ہی بیچ پیٹ اپنے آگ دوزخ کی اپنے پیٹ کے
تو منع ہی اور تیل یا غیرہ کی استعمال کرنا کہ داسیر قیاس کیا اوس لیے کہ وہ بہی اوسی کی حکم میں ہی اور فتاوی عالمگیری میں
لکہا ہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی کی باسن میں اسی طرح مکروہ ہی یہ کہ تیل ڈالے اوسمین تو جیسی یہ بنگا ذری کو
یا دوائیکو اتہی مسئلہ مکروہ ہی کہا اپنج تانبی یا پیتل کی اور آنے مٹی کا باسن بہتر ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی بناوی اپنی گہر کی باسن مٹی کی زیارت کری بیر اوسکے فرشتی اور نہیں مکروہ ہی استعمال کرنا سیسہ
اور بلور اور عقیق کی باسنونکا اور امام شافعی کی نزدیک انکا ہی استعمال مکروہ ہی مسئلہ حلال ہی کہانا پینا
باسن منقش سی یعنی جسمین تخمین وغیرہ چاندی کی جڑی ہوں کہ پگہلانی سی چاندی الگ ہو جاوی اور جدا نہ
سوار ہونا زین منقش پر اور بیٹھنا کرسی منقش پر لیکن بشرطیکہ نہ منہ لگاوی جگہ سونے چاندی کی نہ ہاتھ رکھی
اور اسی طرح سی حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسمیں سونے اور چاندی کی پتری لگی ہوں اور مثال اسکی آئینہ کا
حلقہ منقش اور مضبب بنانا جیسی کہ اگر سونے یا چاندی کی تخمین وغیرہ جڑی ہوں اور استعمال تلوار اور چہری کی
قبضی اور جوتی کی یا اوپر لگام یا رکاب کی اور نہ رکہی ہاتھ اپنا جگہہ سونے اور چاندی کی تو جائز ہی اور اسی طرح
ہی لکہا کہ کرسی پر ساتہہ سونی یا چاندی کی اور امام ابو یوسف کی نزدیک یہ سب مکروہ ہی اور بعد اختلاف تب
اوس سونی چاندی کی ہی کہ جدی نہ ہو جاوین پگہلانی سی جو کہ منقش میں ہوتا ہی تس ملمع کہ نہیں جدا ہوتا ہی اوسکا
رد مختار منھ بالاجماع مسئلہ اگر کسی نی بہیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانی کی لیے پس وہ سی خرید اگوشت اور کہا
کہ خریدا ہی میں نی اسکو کتابی سی یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سی تو جائز ہی کہانا اوسکا اس لیے کہ قول کافر کا
مقبول ہی معاملات میں نہ امور دینیہ میں اور اگر وہ کہی کہ خریدا ہی میں نی اسکو مجوسی سی تو حرام ہی کہانا اوسکا مسئلہ
قبول کیا جاوی قول لڑکی کا اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکی کا بیچ تحفہ بہیجنی کی اور اذن کی یعنی یہ کہ بولی
ساتہہ تجارت کی یا داخل ہونی کی گہر میں مثلا اور معتمد کیا ہی اسکو سراج میں ساتہہ اسکی کہ جب غالب ہو اوسکی رای
صدق اوسکا پس اگر خریدا جہوٹی لڑکی مانند صابون اور اشنان کی تہوڑی قیمت سی ساتہہ مضایقہ ہی ساتہہ بیچنی اوسکی کی اور اگر
خریدا مانند انگور اور حلوی کی جو کہ نہیں لائق تہا اس لیے کہ اکثر حال جہلاتا ہی وہ اسکو کہ اکثر ایسی چیزوں کی خریدنی
لڑکونکو اجازت نہیں ہوا کرتی بخلاف صابون وغیرہ کی کہ انکی اجازت ہو لی ہی اور قبول کیا جاسکی
قول فاسق اور کافر اور غلام کا معاملات میں بسبب بہت واقع ہونی معاملات کی جیسی کہ اگر خبر دی
کہ میں وکیل ہوں فلاں کا اس چیز کی بیچنی میں تو جائز ہی خریدنا اوسی اگر غالب ہو رای اوسکی پر صدق اوسکا
شرط کی گئی ہی عدالت امور دینیہ میں کہ جو درمیان بندی اور رب کی ہی مانند خبر دینی کی نجاست پانی کی
پس تیمم کری اور وضو نہ کری اگر خبر دی ساتہہ نجاست کی مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو اوپر چیزونسی
کہ اعتقاد رکہتا ہی انکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کری یعنی سوچی بیچ خبر دینی فاسق اور مستور الحال
کی ساتہہ نجاست پانی کی پہر عمل کری ظن غالب پر اور اگر بہا دی پانی پہر تیمم کری تو بہتر ہی اس صورت کی

[illegible]

که غالب ہو اسکی رای پر صدق اوسکا اور اگر وضو کری پہر تیمم کری جبکہ غالب ہو اوسکی رای پر کذب اور یہہ احوط ہے
اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق اوسکی کا تو بہا دینا اوس پانی کا مستحب یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کری پہلی
بہا دینی پانی کی تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لیی که اسمین صلاح فی الجملہ ہو اتہم ہے
بخلاف کافر کی که وہ بالکل صلاح نہین رکہتا اور اگر خبر دی ایک عدل ساتہہ طہارت پانی کی اور ایک عدل
ساتہہ نجاست اوسکی کی تو حکم کیا جاویگا ساتہہ طہارت اوسکی کی بخلاف ذبیحہ کی اور اعتبار کیا جاویگا
غلبی کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کیی ہوؤن اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن
پاک بہی ہین اور نجس بہی یا ان جانورون مین ذبح کیی ہوئی بہی ہین اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی
اگر پاک باسن یا جانور ذبح کیی ہوی زیادہ ہون مثلا سو باسنون مین ساٹہہ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین
ساٹہہ ذبح کیی ہوی ہین اور چالیس مردار تو تحری کری یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر ناپاک یا مردار زیادہ
ہون یا برابر ہون تو نہ تحری کری مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کری اور پی لی اور کپڑون مین مطلق
تحری کری یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری کر کر پاک جدا کر لی مسئلہ کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو
کہ اوس سی نماز پڑہنی نہ درست ہو تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوی سوا اوسکی
اور کپڑا تو پہننا اوسکا جائز ہی یہہ مسئلہ نصاب الاحتساب کی باب الاحتساب فی الثیاب مین ہی اور در مختار
کی باب شروط الصلوۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی پہننا نجس کپڑیکا غیر نماز مین مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوی اور
پاوی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نہ تہا ہو تو اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل
وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہین لائق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کر کر بموجب
قول اللہ تعالی کی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور پہر وہان بیٹہا لیکن
وہ قادر ہو منع کرنی پہ منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہ ہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر منع کی پر نہین
تو نکل آوی اور نہ بیٹہی اس لیی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمان کو پہلی سی معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو نہ جاوی یہہ [illegible]
برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیی کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونی کی نہ پہلی اوسکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جتنی آلات
لہو کی ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور درمختار [illegible] آلات لہو [illegible] بغیر اذن مالک کی [illegible] منع کری منکر [illegible] ابن مسعود
کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق دل مین جیسی اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا
باجون کی آواز کا حرام ہی اس دلیل سی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجونکا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی
اور لذت حاصل کرنا ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لیی کہ اللہ تعالی نی عطا دیی ہین [illegible] عبادت کی لیی پس
[illegible] صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی [illegible] شکر پس واجب ہی [illegible] کہ پرہیز کری [illegible] عہدہ

فصل دوسری بیچ بیان
لباس کی مسئلہ ایک لباس فرض ہی اور وہ اسقدر ہی کہ ستر اوس سی ڈہنپ جاوی اور دفع کری سردی
اور گرمی کو اور اولی یہہ ہی کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کی درجی مین نہ بہت اچہا

اور نہ بہت بڑا اور ایک لباس مستحب ہی وہ یہہ ہی کہ زائد جو لباس مذکور ہی اوسکو پہنی بہ نیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کے
اور ایک لباس مباح ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی کپڑا اچھا واسطی زینت کی اور ایک مکروہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ پہنی واسطی تکبر کے
اور مستحب ہی کہ جو لباس سفید یا سیاہ اور سنت ہی لٹکانا دستار کی سرکا درمیان دونوں مونڈہوں کی بقدر ایک
بالشت کی اور بعضوں نی کہا بقدر ایک ہاتھہ کی اور بعضوں نی کہا بیٹھنی کی جگہہ تک اور جب ارادہ کری اوتارنی
دستار یا ٹوپی کا تو کھولی اوسکو جیسی باندہا تھا یعنی ایک ایک پیچ **مسئلہ** حرام ہی پہننا نری حریر یعنی ریشمی کپڑیکا
اگرچہ حائل ہو اوسمین اور اوسکی بدن میں اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بہی نری ریشمی کپڑیکا پہننا حرام ہی امام اعظم رح
کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتوں کو نہین حرام مردوں کو حرام ہی مگر چہار
انگشت کی مانند سنجاف کپڑی کی جائز ہی اور ظاہر مذہب شرح کا منصرف [illegible] کا ہی اگرچہ عمامہ مین ہو اور بعضوں نے
کہا کہ اگر عمامہ مین دو جگہہ یا زیادہ علم ہوں تو جمع کی جاویں اور اسیطرح حلال ہی شہری یا ٹیکلی کا اگر چار [illegible]
مسئلہ نہیں مضایقہ اوس کپڑیکا کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا
ریشم کا تو نہیں درست مگر لڑائی مین درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ سبب اوسکی دشمن سی بچ سکی اور اگر باریک ہو
تو حرام ہی بالاجماع مسئلہ مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ نیچی
عمامہ کی اور مکروہ ہی تہیلی یا شوار ریشمی لٹکانا اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ پٹی ریشمی زخم کی مسئلہ ایسا ہی [illegible]
لمبی باندہنا دستار دراز کا اور پہننا کپڑوں فراخ کا اور نہیں مضایقہ ساتھہ باندہنی سیاہ ریشمی کپڑی کی آنکھوں پر
بسبب عذر کی جیسی رمد وغیرہ کی مسئلہ نہیں مضایقہ ساتھہ لگانی گھنڈیوں اور حلقی جیسی دستہ ریشمی یا شہری
یا ٹیکلی کی مسئلہ حلال ہی ریشمی کپڑی کا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا اوسپر اور کہا صاحبین اور شافعی
اور مالک نی کہ یہہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی جیسی کہ مواہب الرحمن مین ہی اور بیٹھنا جانماز پر حرام ہی بالاجماع مسئلہ
اگر بانا میں ریشم اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر کپڑی مین بچائی گئی ہو تو ریشم [illegible]
تو نہیں مضایقہ اوس کا مسئلہ مکروہ ہی پہننا کسمی اور زعفرانی اور شنجرفی اور زرد کا مردوں کو نہ عورتوں کو اور
نہیں مضایقہ عورتوں کی پہننی کا مسئلہ نہیں جائز مردوں کو زیور پہننا سونی اور چاندی کا مگر انگشتری مہر کی
اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی قبضہ وغیرہ چاندی کی جائز ہیں اگر نہ ارادہ کری تزئین کا اور مصحف میں لکہا ہی
کہ نہیں حلال استعمال کمربند کا کہ وصل اوسکا حریر کا ہو اور بعضوں نی کہا کہ حلال ہی جسکا نہیں عرض اوسکا چار انگشت
اور اسمین یہہ بہی ہی کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ لوہی اور تانبی اور پیتل کا مسئلہ نہیں مہر مگر چاندی کی پس حرام
غیر چاندی کی خواہ سونی کی ہو خواہ لوہی کی خواہ پیتل کی خواہ پتہر کی خواہ ہڈی کی خواہ شیشی کی خواہ اور چیز کی پس
جسطرح ہوئی کراہت ان چیزوں کی مہر پہننی کی تو ثابت ہوئی کراہت انکی مہر بنانی کی اور بنانی کی بہی کہا ہی
احادیث ہی اس چیز پر کہ نہیں جائز اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر جائز کی وہ بہی جائز اور اعتبار اسمین چاندی کی حلقی کا ہی
نہ نگینہ کا پس جائز ہی نگینہ پتہر یا عقیق یا یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہی بیچ لگانی سونی کی بیچ سوراخ نگینہ کی اور

اور مہر اسطرح پہنی کہ نگینہ ہتیلی کیطرف رہی اور نقل کیا سید نووی سی کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونو ہاتہون مین
جائز ہی لیکن اختلاف افضلیت مین ہی کہ بعضون کی نزدیک داہنی ہاتہ مین پہننی افضل ہی اور بعضون کی نزدیک بائین ہاتہ مین
اور کہدواوی اوسمین نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو
وہ ایک مثقال سی یعنی ساڑہی چار ماشی سی اور افضل ہی نہ پہننا مہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ
اوسکو کام پڑتا ہی مہر سی مانند متولی وغیرہ کی **مسئلہ** نہ باندہی دانت سونی کی تار سی بلکہ چاندی کی تار سی باندہی اور
ناک دونون چیزون کی بنانی جائز ہی **مسئلہ** مکروہ ہی لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی اس لیی کہ جو چیز پہننی اور
کہانی پینی کی حرام ہی وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ہی رومال رکہنا اعضای وضو کی
پونچہنی کی لیی یا پسینا پونچہنی کی لیی اگر ہو واسطی حاجت کی اور اگر ہو واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ڈورا
باندہ لینا اونگلی پر یا انگوٹہی پر واسطی یاد دلانی کسی چیز کی اور حاصل یہہ کہ جو چیز کری واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی اور جو چیز
کری بنابر حاجت کی تو وہ نہین مکروہ **مسئلہ** مجتبی مین لکہا ہی کہ تعویذ مکروہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کذا فی الدر
اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ اجماع ہی علما کا اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی تعویذ کی وقت جمع ہونی تین شرطون کی ایک تو یہہ
کہ ہو ساتہہ کلام الہی اور اسما وصفات اوسکی کی اور دوسری یہہ کہ ہو ساتہہ زبان عربی کی اور تیسری یہہ کہ اعتقاد
یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذاتہا بلکہ ساتہہ تقدیر الہی کی انتہی **فصل** تیسری بیچ نظر کرنی اور مانند اوسکی کی **مسئلہ** دیکہی مرد
بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پہنچی حد شہوت کو اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوای اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی ہی گہٹنی کی نیچی تک
پس گہٹنا ستر ہی نہ ناف اور جائز ہی دیکہنا ستر اپنی بیوی اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی ساتہہ
شہوت کی اور بغیر شہوت کی اور اولی نہ دیکہنا اوس کا ہی اس لیی کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور لونڈیمین جو یہہ قید لگائی کہ حلال
ہی صحبت کرنی اوس سی اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ
دودہ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہی اور دیکہی اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور
علاقہ سسرالی ۱۲
بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی و الا نہ دیکہی اور نہ دیکہی طرف پیٹ اور پیٹہہ ان محرمہ کی اگرچہ امن شہوت
سی ہو اور نہین مضایقہ اس کا کہ خلوت کری اور سفر کری ساتہہ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑی اسکی سوار کرنی کی اور
اوتارنی کی تو نہین مضایقہ اس کا کہ چہوی اوسکو کپڑی پر سی اور پکڑی پیٹ اور پیٹہہ اوسکی نہ اوس جگہ کو کہ نیچی ہی ان دونوں کی
بشرطیکہ امن ہو شہوت سی پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازراہ یقین کی یا ظن کی یا شک کی تو ان سب سی
پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپسی تو باز رہی مرد اس سی بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد
ساتہہ کپڑون کی تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نہ ہووی کپڑا تو دفع کری شہوت کو اپنی بقدر امکان
کی اور حکم غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کی
جن اعضای مذکورہ کا دیکہنا درست ہی چہونا بہی اونکا درست ہی اگر امن مین ہو شہوت سی آپسہی اور وہ بہی اس لیی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تہی حضرت فاطمہ رض کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی

وسعلی انہوں ان کی پاؤں کا بوسہ لیا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو شہوت کا
تو نہیں حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر منہ
اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن ہو شہوت سی اور اگر خوف
شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کی اور نکاح کی ارادہ
کرنیوالی کو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنی کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا
جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہیں جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر یہ عورت جوان
اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسکی نہیں آتی یا مرد بڈھا یا جو امن رکھتا ہو اپنی پر اور اوسکی نفس پر شہوت سی
تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکی اور
خلوت کری جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ میں لکھا ہی کہ خلوت کرنی اجنبیہ کی
حرام ہی مگر واسطی ملازمت مدیونہ کی کہ بھاگ کر نہ چلی جاوی کہنہ ہی یا نہو بڑھیا بدشکل نہو یا ہو پردہ کی بیچ میں مسئلہ
خلوت ساتھ محرم کی مباح ہی مگر ساتھ رضاعی بہن کی اور ساس جوان کی مباح نہیں مسئلہ شرح ملتقی میں
لکھا ہی کہ نہ سلام کری اجنبیہ سی مگر بڑھیا چھینکی یا سلام کری تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا
اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دی مسئلہ اگر ارادہ کری ایک عورت کی خریدنی کا تو جائز ہی چھونا اوسکی
اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا انکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی
لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو اوسکی مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہ مرض عورت کی داخلی [illegible]
اور لائق ہی طبیب کو کہ سکھا دی ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اس لیے کہ نظر جنس کی طرف جنس کی [illegible]
پس اگر نہ سکی تو چھپا دی تمام اعضا اوس کی سوای موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور [illegible]
اس لیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ اور ختنہ کرنیوالیکا ہی اور اسی طرح
جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنی کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی ہی
اوسکی حق میں پس دیکھی منہ اور ہاتھ اپنی مالک کی فقط لیکن [illegible] اور اوسکی پاس [illegible] کی
نہ مگر ساتھ مالکہ کی اجازت کی اور نزدیک امام مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت
مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی ہی بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن بیچ ناف سی گھٹنی تک کا
دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کی ہی صحیح تر روایت میں پس نہ دیکھی طرف بدن مسلمہ کی [illegible]
اور [illegible] میں لکھا ہی کہ نہیں لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھی طرف اوسکی عورت فاجرہ اس لیے کہ وہ
بیان کریگی اسکا آگی مردوں کی پس نہ اتاری چادر اپنی آگی اوسکی [illegible] اسی طرح دیکھی عورت مرد کو مانند دیکھنی
مرد کی مرد کو اگر امن ہو شہوت سی [illegible] شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھی [illegible]
دیکھنا مانند مرد کی مسئلہ [illegible] عورت کی ستر میں بموجب ایک روایت صحیح تر کی مسئلہ [illegible] نہیں جائز دیکھنا او

[illegible]

پہلی جدا ہونی کی بدن سی نہین جائز ہی بعد جدا ہونی کی بہی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت کے
سر کی بالون کی اور ہڈی بیچ عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کترنی ناخون پاؤن اوسکی کی ہاتھہ
اوسکی کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چہرہ اور عورت اجنبیہ کی ساتھہ شہوت کی حرام ہی **مسئلہ** بالون مین بال آدمی کی ملانے
یعنی دراز کرنی کی لیی حرام ہین اپنی بال ہون یا غیر کی **مسئلہ** خصی اور بنسر کٹا ہوا اور مخنث نظر کرنی مین طرف
عورت اجنبیہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی ہین **مسئلہ** جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوس کی کی اور
بیوی سی ساتھہ اذن اوس کی کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اذن سی **فصل چوتھی**
بیچ بیان کسب کی **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر حرفہ اور کسب کے کئی قسمین ہین فرض اور مستحب
اور مباح اور حرام کسب فرض تو یہ قدر ہی کہ کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوسکی کو اور ادای
دین کو اور مستحب وہ ہی کہ زیادہ ہو اوس سی تا کہ خبر گیری کری مسکینون کی اور اقربا کی اور مباح وہ ہی کہ زیادہ ہو
واسطی تجمل کی اور حرام وہ ہی کہ کسب کر کر مال جمع کری واسطی تفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال سے
مسئلہ خرچ کری مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی **مسئلہ** جو شخص قادر ہو کسب پر
لازم ہی اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہی اوس کو سوال کرنا پس اگر ضرورت مین
اگر ترک کری سوال کو یہان تک کہ مر جاوی گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض ہی اوس شخص پر
کہ جانی حال اوسکا یہہ کہلاوی اوسکو یا سفارش کری اوسکی اوس شخص سی کہ کہلاوی اوسکو **مسئلہ**
نہین جائز قبول کرنا تحفی کا امرای ظالمین سی مگر جبکہ جانی یہہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سی ہی تو قبول کری
فصل پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کی **مسئلہ** جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھہ خرید لینے کے
یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی جاوی غلام سی یا عورت سی یا اوس سی کہ حرام ہی اوسکو
صحبت کرنی اوس سی مثلا اسکی دو دو شریک بہائی سی خریدی جاوی یا مکیسی تو حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی اور
وہ چیزین کہ باعث صحبت کے ہین مانند مساس وغیرہ کی یہان تک کہ استبراء کری اوس سی ساتھہ ایک حیض کے
بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھہ ایک مہینی کی بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چہوٹی لڑکی ہی اور
آیسہ اور منقطعۃ الحیض اور اگر حیض آجاوی مہینی مین تو باطل ہو گا استبراء ساتھہ ایام کی اور اگر مرتفع ہو جاوی
حیض اوسکا بسبب اوسکی کہ ہو جاوی طہر اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو استبرا کری اوس کی ساتھہ دو مہینی
اور پانچ دن کی نزدیک محمد کی اور فتوی اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کرے اوس سی مہینی کی دس دن
اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کری اوس سی ساتھہ جننی کی اور باقی مسائل استبرا کی بیان نہین کئے اس لیی کہ شرعی لونڈی
کہ جسکا استبرا کی جسکی لیی پڑی عدیم الوجود ہی **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہی چومنا ہاتھہ یا منہہ اور عضو کسی کا اور اسی طرح مکروہ ہی [illegible] کو
بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی یا رخصت کے کذا فی القنیۃ اور خانیہ مین بہی یہہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتھہ شہوت کی
اور اگر ہو بطریق تبرک یعنی نیکی کی تو جائز ہی اوسکی نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضی علما سی کہ نہین

مضایقہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کری نیکی کا اور امن میں ہو شہوت سی مانند بوسہ لینی منہ کا اور رخسار وغیرہ کی اور آنکہ کی
مسئلہ مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہہ بند میں اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبّی پر تو جائز ہے بلا کراہت بالاجماع
اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ میں اور متون میں بہی ایسا ہی ہی مسئلہ جائز ہی مصافحہ اس لیی کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہی اور مروی
ہی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی مصافحہ کری اپنی بہائی مسلمان سی اور ہلاوی ہاتہہ اوسکا جہڑ جاتی ہین گناہ اوسکی
اور سنت مصافحی میں یہہ ہی کہ دونو ہاتہوں سی کری مسئلہ نہیں جائز ہی لیٹین دو شخصونکو ساتہہ لیٹنا ننگا اگرچہ ہر ایک اوسکا
ایک جانب میں بچہونی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بدن لگاوی مرد مرد سی ایک کپڑی میں اور نہ بدن لگاوی ننگا
عورت عورت سی ایک کپڑی میں مسئلہ جب پہنچی لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی سی اور
بہن اور ماں اور باپ سی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کرو درمیان اونکی خوابگاہ کی جبکہ ہون اوس حال پر
کہ وہ دس برس کی ہون مسئلہ لڑکا جب پہنچی حد شہوت کو تو مانند مرد جوان کی ہی مسئلہ کہا گیا ہی بیچ ختنی کرنی بڑی عمر
والیکی کہ اگر ختنہ آپ کر سکی تو کرلی والا نہ کرواوی مگر یہہ کہ محل ہو تو نکاح کری یا خریدی لونڈی اور اوس سی ختنہ کروالے
مسئلہ کتاب درر میں ہی کہ نہیں مضایقہ ہی ساتہہ چومنی ہاتہہ مرد عالم کی اور پرہیزگار کی بطریق تبرک کی اور نقل کیا مصنف
نی جامع سی کہ نہیں مضایقہ ساتہہ چومنی ہاتہہ حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کی اور بعضون نی کہا یہہ سنت ہی کذا
فی المجتبی اور بزازیہ میں ہی کہ چومنا عالم کی سر کا اچہا ہی انتہی اور نہیں رخصت ہی بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کی جو
اور محیط میں ہی کہ اگر اسکی اسلام کی تعظیم اور اکرام کی لیی جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی مسئلہ طلب کیا کسی نی ایک
عالم یا زاہد سی یہہ کہ پہیلاوی طرف اوسکی قدم اپنی اور چومنی دی اوسکو قدم اپنی تو قبول کری اوسکی کہنی کو اور بعضون نی
کہا کہ نہ اجازت دیوی اوسکی مسئلہ یہہ جو کرتی ہیں جاہل کہ چومتی ہیں ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہیں کسی سی پس یہہ مکروہ ہی
اجازت ہی اسمیں اور چومنا ہاتہہ یار اپنی کا وقت ملنی کی مکروہ ہی اجماعا اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی کرتی ہین آگی امرا
وعلما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونی والا ساتہہ اوسکی دونو گنہگار ہوتی ہیں اسلیی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی
کی اور اگر کوئی کہی کہ آیا کافر ہوتا ہی زمین بوسی سی اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کی یا نہیں ہوتا جواب یہہ دی کہ ہاں
کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کی ہو تو کافر نہیں ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی مسئلہ کتاب ملتقط میں ہی کہ تواضع واسطی
غیر اللہ کی حرام ہی فائدہ کہا گیا ہی بوسہ لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطی لڑکی کی رخسار پر اور بوسہ رحمت کا
واسطی ماں باپ کی سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطی بہائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطی بیوی اپنی کی یا لونڈی
اپنی کی منہہ پر اور بوسہ تحیت کا مومنین کی لیی ہاتہہ پر اور زیادہ کیی بعضون نی دو بوسی امور دین میں بوسہ حجر اسود کا
اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا مسئلہ چومنا مصحف مجید کا بعضون نی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی
کہ وہ لیتی تہی مصحف ہر صبح اور چومتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ یہہ عہد ہی میری رب کا اور فرمان ہی میری رب عزوجل کا
اور حضرت عثمان رض چومتی مصحف کو اور رکہتی اوسکو اپنی منہہ پر مسئلہ روٹی کی چومنی کو امام شافعی نی لکہا ہی کہ وہ
بدعت مباحہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حسنہ ہی اور کہا علما نی کہ مکروہ ہی دوسرا بوسہ اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو

[illegible]

[illegible]

ہوئی تو ساتھ چھری کی اور اکرام کرنا اوسکا اس لیی کہ اللہ نی بزرگی دی ہی اوسکو واللہ اعلم بالصواب **فصل** ے

بیچ بیان بیع وغیرہ کی **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی ساتھ بیچنی اور نفع اوٹھانی سرگین یعنی نجاست جانور کی اور امام شافعی کی نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور مکروہ ہی بیچنا آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوسکا اس حالمین کہ اوسمین مٹی یا راکھہ ملی ہو اور ہو غالب اور اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتھ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہ خالص کی صاحب ہدایہ نی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بھی ایسا ہی ہی اور زیلعی وغیرہ نی کہا کہ خالص سی بھی نفع اوٹھانا درست ہی **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو جائز ہی لینا اوسکا اور اگر مسلمان کا آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو نہین جائز لینا اوسکا اس لیی کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دی وہ کافر کو ساتھ بیچنی اوسکی کی تو جائز ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور چھوڑ جاوی مول شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نی تو نہین حلال واسطی وارثون اوسکی کی اور اسی طرح کوئی کسب حرام والا مر جاوی تو میراث اوسکی حرام مطلق ہی وارثون پر **مسئلہ** جائز ہی سونا چڑہانا مصحف مجید پر اس لیی کہ اسمین تعظیم اوسکی ہی جیسی جائز ہی منقش کرنا مسجد کو ساتھ پانی سونی کی اور جائز ہی تعشیر مصحف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز ہی اعراب کرنا اسپر اس لیی کہ آسان ہوتا ہی اس سی پڑہنا خصوصاً عجمیونکو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضایقہ ہی ساتھ لکھنی نام سورتون کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہی اور نہین مضایقہ ہی ساتھ رکھنی کاغذون احادیث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین اور مکروہ ہی رکھنا اونکا بیچ کتابون نجوم و ادب کی **مسئلہ** مکروہ ہی تنزیہی چھوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اوسکو ساتھ قلم باریک کی **مسئلہ** جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کی اور مانند اسکی کی اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہی **مسئلہ** جائز ہی داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقاً اور مکروہ رکہا اسکو امام مالک نی مطلقاً اور مکروہ رکہا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد نی مسجد الحرام مین داخل ہونی کو **مسئلہ** جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنی مجوسی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نی کہا ناجائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت صحیح تر کی اس لیی کہ فاسق مسلمان ہی اور عیادت مسلمان کے حقوق سی ہی **مسئلہ** جائز ہی خصی کرنا چار پایونکا یہان تک کہ بلی کا بھی بشرطیکہ کچھ فائدہ ہو خصی کرنی مین والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضون نی کہا گھوڑیکا خصی کرنا بھی حرام ہی اور مکروہ ہی خدمت لینی خصیون سی اس لیی کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہی لوگون کو خصی کرنی پر اور وہ حرام ہی **مسئلہ** جائز ہی چھوڑنا گدہی کا گھوڑی پر **مسئلہ** جائز ہی حقنہ کرنا بیماری کی لیی ساتھ پاک چیز کی نہ ساتھ نجس کی اور اسیطرح نہین جائز ہی مردوا کرنی مگر ساتھ پاک چیز کی اور بہتیرون نی جائز رکہا ہی علاج کرنی کو ساتھ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اوسکو طبیب مسلمان کہ اسمین شفا ہی اور نہ پاوی کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہو اوسکی کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہی کہ اگر ایک مریض کو طبیب کہی ساتھ پینی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء بلخ کی سی وہ دیکھی اگر جانتا ہو یقیناً کہ مین اچھا ہو جاونگا تو حلال ہی پی لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ عبد الملک نی اپنی استاد سی کہ نہین حلال ہی پینا اوسکا اور نہین جائز رکہ وہ اگر ساتھ شراب کی کسی زخم کی

پشت جانور کی اور نہین جائز ہی یہہ کہ پلاوی شراب کسی قوی کو یا لڑکی کو دوا کی لیے اور وبال اوسکا ولی پر ہی مسئلہ اگر لقمہ
حلق میں اٹک گیا ہو اور پانی پاتا نہین اوسکی اوتارنی کی لیے تو جائز ہی اوتارنا اوسکو ساتھہ شراب کی اور جائز ہی پینا شراب کا
دفع پیاس کی لیے اگر پانی نہ ملی مسئلہ جائز ہی رزق قاضی کا بیت المال میں سی اگر بیت المال حلال ہو کہ جمع کیا گیا ہو
ساتھہ حق کی ورنہ نہین جائز اور رزق سی یہہ مراد ہی کہ اسقدر ہو کہ کفایت کری اوسکو اور اوسکی اہل کو بغیر تنگی کی
اگرچہ غنی ہو بحسب صحیح تر روایت کی اور دینا جائز ہوتا جب ہی کہ جو بعد ون شرط کی اور اگر جو ساتھہ اجرت کی تو حرام ہی
اس لیے کہ قضا بھی طاعت ہی پس نہین جائز ہی اجرت لینی اوسپر مانند تمام طاعتون کی کذا فی الدرر والہدایہ مسئلہ
مقرر کرنا لونڈیکو اور ام ولد کو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کی ہمارے حال میں نہین جائز بسبب غلبی اہل فساد کی اور فتوی
اسی پر دیا گیا ہی مسئلہ جائز ہی خریدنا اوس چیز کا کہ ضرور ہی چھوٹی لڑکی کی لیے اوسکی بھائیکو اور چچاکو اور ماں کو
اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی پرورش میں ہی لڑکا ورنہ نہین جائز اور نہین جائز ہی ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دی
یعنی نوکر رکھوا دی یا مزدوری کو لگوا دی کسی کی پاس لڑکی کو اور ماں کو جائز ہی یہہ کہ اجرت کو دی اوس لڑکی کو اگر ہو اوسکی
پرورش میں اور چچا کو نہین جائز ہی یہہ اور اگر اجرت کو دی چھوٹا لڑکا اپنی نفس کو تو نہین جائز مگر جسوقت کہ
فارغ ہو کام سی تو واجب ہو کا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنی کو اور جس کام کی لیے اجرت کو دیا تھا اوس سی
فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھہرائی تھی وہ دینی آوی گی مسئلہ جائز ہی بیچنا شیرہ انگور کا اوسکی ہاتھہ کہ جانتا ہی یہہ
کہ وہ بناویگا اوسکی شراب بشرطیکہ سول یعنی والا کافر ہو اور بیچنا اونکی ہاتھہ بیچنا مکروہ ہی مسئلہ بیچنا امرد کا اغلامی کی ہاتھہ
اور بیچنا ہتھیار ونکا اہل فتنہ کی ہاتھہ نہین درست مسئلہ جائز ہی بیڑی ڈالنی غلام کی پاؤن میں واسطی تنبیہ کی اوسکی گریز سی
اور بھاگنی سی اور مکروہ ہی طوق ڈالنا اوس غلام کی گلی میں کہ اندیشہ ہو اوسکی بھاگ جانی کا مسئلہ جائز ہی قبول کرنا
تحفہ غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور عاریت لینا جانور اوسکی کا اور اگر وہ بھیجی کپڑا یا نقدین یعنی سونا
چاندی تو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی قرض دینا بقال وغیرہ کو درہم یا گیہون تا اینکہ شرط کہ لیا کرونگا
اوس میں سی تو حرام ہوگا اور اگر نہ شرط کیا حالت عقد میں لیکن جانتا ہی کہ دیتا ہوں اس لیے تو بھی وہ ہی حرام
کہ یہہ قرض ہی حاصل کیا نفع کو اور دہ باقی رہنا مال اوسکا بھی الکیس ابابت کہنی کو تو نہین مکروہ اس لیے اگر وہ
ہلاک ہو جاوی تو تاوان نہین دینا آتا اوسکا اور اسی طرح اگر شرط کری پہلی قرض دینی کی پھر قرض دی اوسکو تو نہین مکروہ
بالاتفاق مسئلہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا ساتھہ نرد کی اور شطرنج کی بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ جو کوئی کہیلی ساتھہ شطرنج کی یا نردشیر کی پس گویا کہ ڈبویا ہاتھہ اپنا لہو مین سور کی کذا فی الہدایہ اور یہہ جامع صغیر
حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ کہیلی ساتھہ شطرنج کی اور دیکھنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت
سور کی ہی اور لیکن کہا کہ نہین حرام امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتھہ کتنی ایک شرطون کی نقل کیا گیا ہی نصاب الاحتساب میں
امام غزالی رح سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی کہ امام شافعی کی نزدیک بھی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی سی اول کا ہی پھر رجوع کی اونہون نی اوس سی اور مکروہ میں سب کتب مسئلہ نہ درود بھیجی

[illegible]

بالاستقلال کسی پر سوای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسئلہ مکروہ ہی یہہ کہنا دعا مین بمعقد العز من عرشک او بمقعد العز
من عرشک اور مکروہ ہی یہہ کہنا اسئلک بحق رسلک و انبیائک و اولیائک و بحق البیت اس لیئی کہ حق خلق کا خالق پر
نہین ہی مسئلہ اگر کوئی اور کسی کو کہہ کر تو یہہ کام بحق اللہ کی یا اللہ کی قسم ہی تجکو تو نہین لازم ہوتا اوسپر کرنا
اوس کام کا لیکن اولی ہی کرنا اوسکا مسئلہ مکروہ ہی بلند آواز سی کرنا ذکر اور دعا کا مسئلہ مکروہ ہی احتکار آدمیون
اور جانورون کی قوت کا اوس شہر مین کہ ضرر کری احتکار وہان کی رہنی والون کو پس اگر ضرر نکری تو نہین مکروہ اور مانند
اسی کی ہی تلقی جلب اور تلقی جلب اسکو کہتی ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی کہ شہر مین سی کوئی آدمی
جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی جلب ہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور یہہ حکم اوسکا ہی کہ
شہر والی نی قافلی والون سی بہاو چہپایا نہین اور اگر بہاو چہپایا تو دونو صورتون مین مکروہ ہی یعنی خواہ ضرر کری شہر والونکو
یا نہ ضرر کری پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطی ہونی ضرر کی اور اگر دراز ہو مدت تو ہوتا ہی احتکار مکروہ واسطی
ثابت ہونی ضرر کی پہر بعضون نی تو کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہی ساتھ چالیس دن کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جو احتکار طعام کری چالیس رات تو بیزار ہوتا ہی اللہ سی اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سی اور بعضون نی اندازہ کیا ہی
مدت دراز کو ساتھ ایک مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ مدت مذکورہ واسطی عذاب دینی کی ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب
پہنچتی ہی کہ مدت دراز ہو اور نہین تو نہین اور گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہی اور واجب ہی کہ حکم کری قاضی احتکار کرنیوالی کو
ساتھ بیچنی اوس چیز کی کہ زائد ہو قوت اوسکی سی اور قوت اہل اوسکی سی پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کری حکم قاضی کی تو تعزیر دی اوسکو
قاضی جسطرح مناسب جانی اور بیچ ڈالی غلہ اوسکا اور سراج مین ہی کہ اگر خوف کری امام شہر والون کی ہلاک کا تو لی غلہ احتکار
کرنی والونسی اور بانٹ دی شہر والون پر پہر جب اونکو فراخی ہو تو دیوین مثل اوسکی اور نہین ہوتا ہی احتکار ساتھ بند رکہنی غلی
زمین اپنی کی بلا خلاف اور نہ احتکار ہوتا ہی بیچ اوس غلی کی کہ لاوی اوسکو اور شہر سی اور ابو یوسف کی نزدیک یہہ مکروہ ہی
اور امام محمد کی نزدیک اگر ایسی شہر سی لایا کہ وہان سی اسکی شہر مین غلہ لایا جاتا تھا عادۃً تو مکروہ ہی اور یہی مختار ہی مسئلہ نہ نرخ
مقرر کری حاکم مگر جبکہ تعدی کرین غلی والی قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ مقرر کری حاکم ساتھ مشورت دانشمندون کی اور کتاب اختیار مین لکہا ہی
کہ پہر جب بہاو مقرر کری حاکم اور خوف کری بیچنی والا مارنی حاکم کا در صورت کم بیچنی کی تو نہین حلال ہی وہ مول لینی والی کو
اور حیلہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی بیچنی والی کو کہ بیچ میرے ہاتھ جسقدر چاہی تو مسئلہ مکروہ ہی تھمار کہنا کبوترونکا چہتری پر
یا بلند جگہ پر اگر ضرر کری لوگون کو بسبب نظر کرنی کی یا چلانی کی یعنی اونچی کبوتر تہمار کہنی مین لوگونکو ایذا ہوتی ہی بسبب اسکی کہ اوسکی پکڑنی کی لئی
چڑہتا ہی تو نظر پڑتی ہی لوگون کی زنانی پر یا بسبب اسکی کہ چلاتا ہی کنکر ... پس یہہ مکروہ ہی اگر اوڑاوی کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑی
مسلمانون کی عورتون پر یا شیشی لوگون کی بسبب پتہر مارنی کی اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوی اور اوڑانی والا اور منع کیا جاوی
پہر اگر نہ باز رہی وہ منع کرنی سی تو ذبح کر ڈالی اون کبوترون کو محتسب کذا فی الدر اور وہبانیہ مین لکہا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا
اون کبوترونکا اور پالنا کبوترونکا واسطی دل بہلانی کی مباح ہی مسئلہ ایک شخص نی خریدین چڑیان یا مانند انکی اور چہوڑ دیا انکو
جائز ہی اگر کہا وقت چہوڑنی انکی کی یا مطلق کہ جو کوئی پکڑ لی انکو بس یہہ اوسکی ہین پس اس صورت مین

کوئی بکری کا تو اونکے بکّے بھی آ جاوینگی اور چھوڑنیوالی کی ملک سی نکل جاوینگی اور جب تک کوئی نہ پکڑیگا نہیں نکلیگا
چھوڑنیوالی کی ملک میں سی نہیں نکلتی کیونکہ اگر وہ پھر پکڑیگا پہلی کسی اور کی بکری کی تو باقی رہینگی اسی کی ملک میں اور اسکے
بکو اوس سی لینا نہیں پہنچیگا اور مری چھوڑدینی سی اسکی ملک سی نہیں نکلتیں اور بعضون نی کہا نہیں جائز ہی چھوڑنا بکا
برا جہی کہ کلام مذکور کہکے چھوڑتی یا یون ہی چھوڑدوی اس لیی کہ ضائع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کہا تو [illegible]
ضائع ہونا مال کا اور اگر کہا تو بھی اکثر نادر نہیں ہوتا ہی کوئی اوسکی پکڑنی پہ پس فوت ہوتا ہی انتفاع اوسکا اور انتفاع غیر
ساتھہ اسکی پس ضائع ہوتا ہی مال **مسئلہ** مختارات میں لکھا ہی کہ ایک شخص نی چھوڑدیا اپنی جانور کو یہہ کہکر کہ یہہ اوسکی لیی
کہ پکڑلیوی اسکا پاور کسی نی پکڑلیا اوسکو تو نہ لیوی اوسکو اوس سی کہ پکڑا اوسکو **مسئلہ** بلی جبکہ ایذا دیتی ہو تو نہ مارے اوسکو اور
نہ کان مروڑی اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالی اوسکو ساتھہ چھری تیز کی **مسئلہ** مار ڈالنی چیونٹی کی میں کلام کیا ہی علما نی مختار یہہ
کہ جب ابتدا کری وہ ساتھہ ایذا کی تو نہیں مضایقہ مار ڈالنی اوسکی کا اور اگر نہ ابتدا کری تو مکروہ ہی اور اتفاق ہی علما کا
اسپر کہ مکروہ ہی ڈال دینا چیونٹی کا پانی میں یہہ دونون مسئلی فتاوی عالمگیری کی کتاب الکراہیۃ میں ہین **مسئلہ** جائز ہی سوار ہونا
اور بوجھہ لادنا بیل پر اور ہل چلانا گدہی سی بغیر مشقت اور مارنی کی اسواسطی کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہی ظلم کرنی سی ذمی کی
اور ظلم کرنا ذمی پر اشد ہی ظلم کرنی سی مسلمان پر **مسئلہ** نہیں مضایقہ ہی ساتھہ مسابقت کی تیراندازی میں اور بیچ دوڑانے
گھوڑون اور خچرون اور گدہون کی اور اونٹون کی اور پیادہ پا دوڑنی کی اس لیی کہ مسابقت ان چیزون میں اسباب جہاد سی
ہیں ہوگا مستحب پھر حلال ہی مال لینا بیچ اسمین اگر شرط کیا جاوی مال ایک جانب سی اور حرام ہی اگر شرط کیا جاوی مال دونون جانب سی
اس لیی کہ یہہ جوا ہی جو اگر مسکہ ہو درمیان اون دونون کی محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنیوالا ہو اس شرط کو اور اوسکا گھوڑا
ہم مثل ہو ان دونون کی گھوڑی کی کہ احتمال اوسکی بڑہ جانی کا ہو اون دونون پر ورنہ نہیں جائز ہوگا پھر جب بڑہ جاوی
وہ تیسرا اون دونون سی تو لیوی مال اون دونون سی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سی تو نہ دیوی وہ اون دونون
کو اور ان دونون میں سے جو آگی بڑہ جاوی لیوی وہ دوسری سی اور ایسا ہی حکم اون دو شخصونکا ہی کہ اختلاف کرین ایک
مسئلی میں اور ارادہ کرین جانی کا ایک عالم کی پاس پس اگر مقرر کیا جاوی مال واسطی اوس شخص کی کہ صواب پر ہو تو درست ہی اور
اگر مقرر کیا جاوی مال ہر ایک کی لیی دوسری پر تو نہیں درست اور کشتی لڑنی اسمین بدعت نہیں مگر جبکہ لہو و لعب کی لیی ہو
تو مکروہ ہی اور مسابقت بغیر کچھہ مال مقرر کرنی کی جائز ہی ہر چیز میں **مسئلہ** مستحب ہی کترنا ناخونون کا دن جمعہ کی مگر
جبکہ بہت لمبی تا غیر فاحش ہو تو مکروہ ہی اس لیی کہ جسکی ہون لانبی ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور حدیث میں
آیا ہی کہ جسنی کتروائی ناخون اپنی دن جمعہ کی بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلاؤن سی دوسری جمعہ تک اور تین دن زیادہ
اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسنی کتری ناخون اپنی مخالفاً نہ دکھتی ہی آنکھہ اوسکی کبھی اور معنی
مخالف کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بیت میں مذکور ہین شعر قلّموا اظفارکم بالسنۃ والادب * یمینها خوابس یسارها اوخسب
یعنی کترنا ناخونکا سنت و مستحب یون ہی کہ داہنی ہاتھہ کی یون کتری اول چھنگلیا کا پھر بیچ کی اونگلی کا پھر انگوٹھی کا پھر
چھنگلیا کی پاس کی اونگلی کا پھر شہادت کی اونگلی اور بائین کی یون کتری اول انگوٹھی کا پھر بیچ کی اونگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت

[illegible]

شہادت کی اونگلی کا پہر چہنگلیا کی پاس کی انگلی کا آور منقول ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کتروانی شروع کرتی تہے
داہنین ہاتھہ کی شہادت کی اونگلی سی اور پہنچتی اس ہاتھہ کی چہنگلیا تک پہر بائین ہاتھہ کی چہنگلیا سی شروع کر کر اس
ہاتھہ کی انگوٹھی تک پہنچتی اور ختم کرتی اوپر انگوٹھی داہنین ہاتھہ کی آور ذکر کیا امام غزالی نی کہ نہین ثابت ہوئی ہی
قل بیچ ناخون کترنی پاؤن کی لیکن ہان اولی ہی کترنا انکا مانند خلال کرنی انگلیون پاؤن کی انتہی کتابون مین
مواہب لدنیہ مین ہی کہ کہا حافظ ابن حجر نی کہ ناخن لینی مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑی طرف اوسکی اور نہین ثابت ہوا تہے
ہیچ کیفیت اسکی کی کچہہ اور نہ بیچ تعین دن کی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسمین کچہہ شعر حضرت علی رض کی
رف جو نسبت کرتی ہین وہ باطل ہی یعنی وہ شعر اونسی صحت کو نہین پہنچا اور مستحب ہی کترنا ناخون اور مونڈنا زیر ناف کی
لونکا اور ستہرا کرنا اپنی بدنکا ساتہہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار اور افضل ہی کرنا انکا دن جمعی کی اور جائز ہی پندرہ
مین اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس روز سی کذا فی الدر آور عالمگیری مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ کترے ناخون اپنی
ر لبین پست کری اور مونڈی بال زیر ناف کی اور ستہرا کری اپنی بدنکو ساتہہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار پس یہہ تو افضل
ی اور پندرہ دن انکی لیی اوسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر ہی چالیس دنسی زیادہ مین اور مستحق وعید کا ہوتا ہے
ہی آور مونڈنا لبونکا بدعت ہی آور بعضون نے کہا سنت آور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ اوکہیڑنا سفید بالونکا داڑہی کے
ا مکروہ ہی انتہی آور سنت یہہ ہی کہ داڑہی ایک مٹھی بہر ہو آور اگر عورت کاٹی بال سر اپنی کی تو گنہگار ہوتی ہی اور
نت کیجاتی ہی آور حرام ہی منڈانا داڑہی کا اور سر منڈانا ہر جمعی مین مستحب ہی آور بعضون نی کہا جائز ہی اور باقی
صیل انکی آگی ذکر ہوگی فروع مین **مسئلہ** ایک شخص نی سیکہا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکہاوی لوگونکو اور ایک شخص نے
یکہا تاکہ عمل کری اسپر ان دونون سی پہلا شخص افضل ہی اس لیی کہ فیض اسکا متعدی ہی آور روایت کیا گیا ہی کہ مذاکرہ
م کا ایکساعت رات مین بہتر ہی شب بیداری سی **مسئلہ** جائز ہی آدمی کو نکلنا واسطی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن والدین
اگر داڑہی نکلی ہو اوسکی **مسئلہ** اگر ایک شخص روزہ نماز کرتا ہی اور لوگون کو ضرر پہنچاتا ہی ساتہہ ہاتہہ اور زبان اپنی کے
پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ عیب کی کہ اوسمین ہی نہین غیبت یہان تک کہ اگر خبر دی حاکم کو اوسکی تاکہ باز رکہی اوسکو
مین گناہ اوسپر آور کہا علما نی کہ اگر جانتا ہی یہہ کہ باپ اوسکا قادر ہی اوپر منع کرنی اوسکی کی تو آگاہ کر دی اوسکو ساتہہ
سب بیٹی اوسکی کی اگرچہ ساتہہ لکہنہ بہیجنی کی ہو آور اگر باپ نہین قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کری تاکہ نہ عداوت پڑی
آپسمین آور اگر ذکر کری برائیان اپنی بہائی مسلمانکی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہین ہوتی ہی غیبت یہہ ہی کہ ذکر
کری عیب کو بارادہ برا کہنی کی آور اگر غیبت کری بستی والونکی تو نہین ہوتی ہی غیبت اس لیی کہ نہین ارادہ کرتا ہی کل کی بلکہ
بعض کی اور وہ مجہول ہین پس مباح ہی غیبت مجہول کی آور علی الاعلان گناہ کرنی والی کی اور کسب معصیات کی اور کسب بدعت اعتقادیہ
اور کسب بدعت رائیکی اوس سی آور واسطی شکوہ کرنی ظلم اوسکی کی آگی حاکم کی آور جیسیکہ ہوتی ہی غیبت زبان سی صریحا ویسی ہی ہوتی ہی ساتہہ
فعل کی آور کنایہ کی اور لکہنی کی آور حرکت کی آور اشارہ کی آور چشمک زنی کی اور اشارات کی ساتہہ ہاتہہ کی آور جو چیز کہ سمجہا جاوے
اوس سی مقصود پس وہ داخل ہی غیبت مین آور وہ حرام ہی آور اسی قبیل سی ہی جو کہ کہا عائشہ رض نے کہ داخل ہوئی پیغمبر پر ایک عورت

یعنی داہنی [illegible] شروع [illegible] چہنگلیا سی [illegible] [illegible]

[illegible] منقول ہی ۱۲

پس جگہ میں یہہ بہی ہی اوسی اشارہ کی یعنی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی ایسی اوسکی ٹھگنی ہو اونکا فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اوسکی اور ایسی ہی نقل کری جیسا کہ لنگڑا کر چلی جیسی کہ وہ چلتا ہی پس یہہ غیبت ہی بلکہ بدتر ہی زبانی غیبت سی اور اگر کہی جو لوگ کہ آئی ہمنی آج یا جن لوگونکو کہ دیکہا ہمنی آج اون میں ایک شخص ایسا تہا تو یہہ غیبت ہو لی نہی کہ سمجہی مخاطب شخص معین کو اور جبکہ سمجہی مخاطب شخص معین کو تو ناجائز ہی اور شرح شرعۃ میں ہی کہ غیبت یہہ ہی کہ اپنی بہائی کا ذکر کری غائبانہ اس طرح کہ اگر وہ سنی تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی کو ساتہہ اوس چیز کی کہ مکروہ جانی وہ عرض کیا صحابہ نی خبر دیجیی اسکی کہ اگر ہو میری بہائی میں وہ چیز کہ کہون میں یعنی تب بہی غیبت ہی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہیں ہی اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان کیا تو نی اوسکو انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرتا ہی غیبت کرنیوالی کو نادم ہونا اور اگر غیبت اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی بیان کرنا تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوسکی مسئلہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح ہی ایک یہہ کہ تعریف کری اوسکی منہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اگر جانتا ہی خبر اسکی اوسکو پہنچی گی یہہ بہی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہہ کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ بیچ المکین کہ نہیں پروا ہو کہ پہنچی یا نہ پہنچی کی اور تعریف کرنی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہیں کذا فی العالمگیریۃ مسئلہ صلہ رحم واجب ہی اگرچہ ہو ساتہہ سلام کی اور دعا کرنی کی اور تحفہ بہیجنی کی اور مدد کرنی کی اور خدمت کی اور کلام بولنی کی اور لطف و احسان کرنی کی اور ملاقات کری اقربا سی کبہی کبہی تاکہ زیادہ ہو محبت یعنی ملاقات کری اور اونسی [illegible] یا پردیسی میں اور روا کرنی حاجت اونکی اس لیی کہ رد کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہتا ہی اوس سی یعنی عنایت و مہربانی رکہتا ہی اوسپر کہ جو ملتا ہی اپنی ناتی دارونسی اور انقطاع کرتا ہی اوسکی انقطاع کرتا ہی ناتی دارونسی اور روایت میں آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سی زیادہ کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کری مسلمان ذمی کو اگر اوسکو کچہہ حاجت ہو طرف اوسکی والا مکروہ ہی جیسی مکروہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ذمی سی اور بخاری کی شرح عینی کی بیچ لکہا ہی بیچ شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف کی کہ یہہ تعمیم مخصوص ہی ساتہہ مسلمانونکی پس نہ سلام کری ابتداءً کافر کو بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام الخ اور ایسا ہی خاص کیا گیا ہی اس سی فاسق بسبب اور دلیل کی یعنی فاسق سی بہی پہلی نکری سلام بلکہ جسکی فسق میں شبہہ ہو اوس سی سلام علیک کری یہانتک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کری یہود یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہیں مضایقہ ہی اوسکی جواب دینی کا ولیکن جواب میں فقط وعلیک کہی اور اگر سلام کری ذمی پر از راہ تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لیی کہ تعظیم کافر کی کفر ہی اور اگر کہی مجوسی کو یا استاد از راہ تعظیم کی تو بہی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کہی ذمی کو اطال اللہ بقاءک یعنی عمر تیری دراز کری اللہ پس اگر کہی اس سی ارادہ ہو اسکا دلی کہ اگر عمر اسکی بڑی ہو گی تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوی یا ادا کرتا رہی جزیہ حالت ذلت سی تو نہیں مضایقہ ہی اسکا یہہ دونون مسئلی کتاب جواہر اخلاطی میں ہیں اور نہیں واجب ہی جواب دینا

[illegible]

بہینک مانگنی والی کی سلام کا اس لیی کہ اوسکا سلام نہیں ہوتا ہی وہ اسلئی تحیت یعنی دعا کی آور نہیں واجب ہی جواب دینا
اوسکی سلام کا کہ سلام کری وقت خطبی کی اور جب آوی کسی کی گہر تو واجب ہی یہہ کہ اون مانگی گہر میں آنی کی لیے
پہر جب داخل ہو گہر میں تو سلام کری پہلی پہر کلام کری اور اگر میدان میں ملی کسی سی تو سلام کری
اول پہر کلام کری اور کہی کہ السلام علیکم اپنی بند تو نہیں ساقط ہوتا ہی جواب سلام کا ساتہہ جواب دینی غیر بندہ کی
اور اگر کہی یا فلان یا اشارہ کری طرف شخص معین کی تو ساقط ہو جاتا ہی جواب اگر او کوئی جواب دی اسنی رشتہ کیا
صحیح جواب سلام کی اور چہینک کی سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چہینک کا اسطرح کہ سلام کرنیوالا اور چہینکنی والا سنی
پس اگر بہرا ہو تو دیکہا دی اوسکو حرکت دونون ہونٹون اپنی کی اور ساقط ہو جاتا ہی جواب باقی رہنی ساتہہ جواب دینی لڑکی عاقل کی
اور بعضون نی کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہی جواب باقی رہنی ساتہہ جواب دینی بڑہیا کی اور صحیح جواب دینی عورت جوان
اور لڑکی اور دیوانی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا ساقط ہو جاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور ظاہر
تجارت تاخیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہی اور سلام کری ایک ساتہہ لفظ جماعت کی یعنی السلام علیکم کہی
اور اسیطرح جواب دی یعنی علیکم السلام اس لیی کہ مومن ملائکہ سی جدا نہیں رہتا اور مستحب ہی کہ جواب سلام میں واو کری یعنی اگر سلام کرنی والا
السلام علیکم کہی تو جواب دینی والا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہی اور اگر سلام کرنیوالا ورحمۃ اللہ بہی کہی تو جواب دینی والا کہی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کری جواب دینی والا اوپر برکاتہ کی یعنی جواب میں علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی
اور کچہہ نہ کہی آور جواب دینا سلام کا اور چہینک کا علی الفور ہی یعنی فی الفور جواب دینا واجب ہی تاخیر نہیں جائز آور خط میں
سلام علیک لکہی تو واجب ہی جواب لکہنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور اگر کہی میری طرف سی فلانی کو سلام کہہ دینا واجب ہی
اوسپر کہہ دینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان نکرتا ہو تو نہیں مکروہ
اور مکروہ ہی سلام کرنا اوسپر عاجز ہو جواب دینی سی حقیقۃ مانند کہانی والی کی یا شرعا مانند نماز پڑہنی والی کی اور قران
پڑہنی والی کی اور اگر سلام کری اسپر تو نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور مختار کی مصنف نی یہہ لکہکر لکہا ہی باب یفسد الصلوۃ میں
میں لکہہ چکا ہون کہ پچیس جگہہ سلام کرنا مکروہ ہی چنانچہ یہہ عاجز لکہتی ہی الا اس مسائل کا انکا ترجمہ کر کر یہان لکہتا ہی
اور مطالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمیں اچہی طرح انکو واضح کیا ہی اوس شرح کا بہی ترجمہ کیا جاتا ہی اور
متن کی علامت یہہ ہی کہ اوسپر خط کہینچ دیا ہی اور شرح یون ہی لکہی ہی وہ یہہ ہیں جو نماز پڑہ رہا ہو خواہ
فرض پڑہتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ پڑہتا ہو یا سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو ذکر اللہ کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو
خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچہہ سب شامل ہی خطیب اور محدث اور پڑہنی والی قرآن وغیرہ کو جو آگی مذکور ہیں اور پہر انکا الگ ذکر
کیا کہ تا خوب واضح ہو جاوین اور پڑہنی والا القرآن کا دیکہہ کر پڑہتا ہو یا زبانی اور حدیث بیان کرنیوالا اور
خطبہ پڑہنی والا کوئی خطبہ پڑہتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکی کی اور جو سنتا ہو انکو یعنی ذکر اور خطبہ اور
قران کو اگرچہ کوئی نہ بیٹہا ہو یکار کرنا اور یہہ سب تا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو مسائل فقہ کی یاد کرتا ہو اور
مطالعہ کر رہا ہو فقہ کا اور بیٹہنی والا قضا کی لیی یعنی جس حالمیں کہ قاضی بیٹہا ہو لوگون کی قضئی فیصلہ کرنی

ایکی تو اوس وقت سلام علیک کرنی اونسی مکروہ ہی یا پڑہ رہا ہو کہ بحث کر رہی ہون فقہ مین یعنی آپسمین ذکر کرتی ہون مسائل
فقہ کی یا مطالعہ کرتی ہی یا بول آپسمین یا پڑہتی رہی ہون علم سی مسائل چہوڑ دی انکو یعنی جو مشغول ہون انکو ساتہ سلام کی
کتاب روضہ مین لکہا ہی کہ حیث داخل ہووی تو ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اونمین سی بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سنا
کرتی ہون تو نکری وہ ہی اونسی سلام علیک کرنی اور اگر کری سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اوسپر جواب دینا
انتہی اور یہ صحیح نہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دیتی رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی جو علم پڑہاتا ہو
اور عورتین جوان اجنبی اس سی معلوم ہوا کہ بڑہیون پر اور ان عورتون پر کہ اجنبی نہین ہین مانند بیبیون اور محارم کے
سلام کرنا جائز ہی اور کہیلنی والی شطرنج کی اور جو کہ ستا رہا ہو ان کی اخلاق کی یعنی جو مسخرا یا تحفہ یا مانند انکی اور کہیل
کہیلتی ہیں اور تاتارخانیہ مین نقل کیا ہی کہ نہین مضایقہ ہی سلام علیک کرنی کا کہیلنی والی شطرنج کی ساتہ نزدیک امام ابو حنیفہ کی اسلیے
کہ بسبب جواب سلام کی باز رہیگا اوس سی پس جسقدر باز رہا غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی سی فائدہ
اوٹہا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کی اور کافر یعنی اوسپر بہی بجز ضرورت
سلام کری اور فاسق یعنی کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کری اوسپر دانستہ اور پہر معلوم ہو کہ یہ کافر ہی
تو کہی اوس سی کہ پہیر دی مجکو سلام میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کہلا ہو اور کتاب روضہ مین لکہا ہی
حیث داخل ہو حمام مین تو سلام نکری اونپر کہ جو اوسمین ننگی ہون یا انہون نزدیک امام اعظم کی اور صاحبین کی نزدیک
اگر ستر اوسکا ڈہکا ہو تو کری اور نہین تو نہین اور جو کہ پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو اوسپر بہی سلام نکری اور اگر کری
کوئی سلام تو نہ جواب دی وہ ہی فراغت اور بعد فراغت کی ہی لازم نہین اوسکو جواب دینا اتفاقا اور جو کہ کہانا کہا رہا ہو اوسپر بہی
سلام نکری جبکہ ہو لقمہ منہ کا اور ارادہ کری تو یہہ کہ پہنچی لقمہ اوسکی کہانی مین سی اور جانتا ہو تو کہانیوالی کا حال کہ دم منع نہین
کرتا ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام ایسین نہین مشروع ہی اوسپر سلام کر ساتہ ان دو قیدون ذکر کی گئی ہی اور متعلم
اپنی استاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنی شیخ پر اور شیخ پڑہتی پڑہانی مین مشغول ہو تو اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی
اور گانی والا یعنی اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی اور اڑانی والا کبوتر وشکا اور کہیلنی اور اڑانی والی پر اور گانی والی پر
جو سلام کرنا مکروہ ہی یا وقت گانی اور اڑانی کی ہی یا مطلق جواب یہہ کہ اگرچہ دونون موصوف ہون ساتہ گانی اور اڑانی کی
یہان تک کہ مشہور ہون دونون انہین اوسکو ہمیشہ اور اکرام کی جاتی ہون اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی ہر حال اونسی
سلام علیک کری اور اگر یہہ فعل اونسی اتفاقا سرزد ہوتی ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گانی اور اڑانی کی مکروہ ہی
واللہ اعلم اور بعضون نی لکہا ہی کہ اوپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی زندیق اور مسخرا ابدا اور لغو کلام کرنیوالا اور جو کہ بازار
اور جو دیکہہ رہا ہو عورتون کو بازار مین عمداً اور جو کہ اپنی کو برا کہتا ہو اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا ان پر جو
بیٹہی ہون مسجد مین منتظر نماز کی اس لیے کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑہنی والی نماز کی ہی اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہ واجب ہونی
جواب کی بیچ دونون شکلون کی اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ ہی کہ روضہ ندویسی مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی سلام پانچ جگہون مین
اور بیچ بعض انکی کی جواب ہی اور بعض مین نہ جواب ہی وقت خطبی کی اور جمعہ کی نہ جواب دی سلام کا اور گنہگار ہو جو سلام

سلام کرنیوالا اس لیی کہ خطبہ مانند نماز کی ہی اور جو تیسری مکروہ ہی سلام اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین اور
اگر سلام کری اونپر تو گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور نہ جواب دیوی وہ اوسکی سلام کا اس لیی کہ نماز مانع ہی
اوسکی اور تیسرے اگروہ ہی سلام وقت پڑہنی قرآن کی یہان تک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑہ رہی ہون قرآن
پکارکر یا ایک آدمی پڑہتا ہوا اور اور سنتی ہی ہون تو مکروہ ہی سلام کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا
ولیکن جواب دیوین وہ اوسکی سلام کا اس لیی کہ وہ قادر ہین اوپر حاصل کرنی فضیلتونکی انتہی یعنی اوپر جواب دینی کی
اور پڑہنی کی یا سنتی کی اور چوتہی وقت مذاکرہ علم کی اور باقی سن رہی ہون مکروہ ہی سلام اور گنہگار ہوتا ہی
سلام کرنیوالا ولیکن اونپر لازم ہی جواب دینا اوسکی سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی اور پانچوین وقت اذان کی اور تکبیر کی سب نمازونمین یہان تک جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو
اور قوم مشغول ہون جواب دینی اذان اور تکبیر مین پس آوی ایک شخص اور سلام کری تو مکروہ ہی اوسکو سلام کرنا
پس اگروہ سلام کری تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی بغیر اسکی کہ سبب ہو یہہ قطع کرنی کسی چیز کا کہ واجب ہو اسمین اعادہ انتہی اور ابو اللیث نی لکہا ہی کہ ان
صورتونمین جواب نہ دین اور لکہا ہی کہ اگر سلام کری اوسپر کہ ہو پاخانی مین تو نہ جواب دیوی اور شرح شرعہ مین لکہا ہی
کہ نہ جواب دیوی وہ کہ مشغول ہو قرآن کی پڑہنی مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹہی ہون مسجد مین واسطی تسبیح کی یا پڑہنی
قرآن کی یا منتظر نماز کی انتہی اور مکروہ ہی سلام کرنا لیٹنی والی پر اور نہ واجب ہی اوسکو جواب دینا اور داخل ہی بیچ
تحت ذکر کرنیوالی کی پس جب جانا تو نی کہ بیچ واجب ہونی جواب کی اور نہ واجب ہونی کی خلاف ہی بعض مسائل مین
پس مبتلا ہونیوالی پر لازم ہی یہہ کہ تمیز کری پس جواب دیوی وقت نہونی مضرت کی دین مین اور نہ جواب دیوی وقت ہونی
مضرت کی اور اسی لیی مجمل بیان کیا اسکو شارح نی اس لیی کہ یہہ مقام محتاج ہی طرف تقریر دراز کی اور جن پر کہ ترک
کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکی کی اگروہ سلام کرین تو واجب ہی جواب دینا اونکی سلام کا اور جب منع کیا گیا
سلام کرنا سی غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنی کی تو جواب دینا انکی سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی
کتاب ضیا مین ساتہہ نہ جواب ہونی جواب سلام کی بیچ کہنی سلامْ علیکم کی ساتہہ جزم میم کی لفظ سلام مین اس لیی کہ
یہہ لحن ہی پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین دی جاتی ہی یعنی دو پیش دیتی ہین اور اگر الف لام
داخل ہوتا ہی تو پیش پڑہتی ہین اور سکون درج کلام مین لحن ہی مانند وقف کی حرکت پر یہہ کہا رحمت نی اور کہا
چلپی نی کہ پس بنا بر اسکی یعنی مخالف ہونی سنت کی اگر پیش دین میم کو بغیر الف لام داخل ہونی کی تو ہوگا مانند
جزم میم کی واسطی مخالف ہونی سنت کی انتہی اور کہا سید احمد نی کہ مانند اسی کی ہی جبکہ الف لام بہی داخل ہو اور نہ تنوین بہی ہو
یا فقط السلام ہی کہی یا خطاب کری ساتہہ افراد کی یعنی السَّلَامُ عَلَیکَ کہی تو ان صورتون مین بہی جواب دینا نہین
واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل اس چیز کا کہ کتاب ضیا مین وہی بہی نقل کیا ہی یہہ ہی کہ لفظ السَّلَامُ عَلَیکُم ساتہہ الام کی ہی
السلام ساتہہ تنوین یعنی دو پیشون کی اور بیدون ان دونون لفظون کی جیسی کہ کہتی ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور

[illegible]

[illegible]

ساتھ لام کی فصل اور بعد ون لام کی ساتھ جزم میم کی کچھ نہیں اور جواب اسکا نہیں واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان اسکا
کہ جس نے سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر میں اور نہ کوئی ہو اوس میں تو کہے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
مسئلہ مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کرے مسجد میں مگر جبکہ نہ پھلانگتا پھرے گردنیں لوگوں کی تو [illegible]
بروایت مفتی کی **مسئلہ** بہتر نام میری نزدیک اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور جائز ہی نام رکھنا ساتھ
علی اور رشید اور سوا انکی ساتھ [illegible] ناموں اللہ تعالی کی کہ مشترک ہیں اور ارادہ کیا جاوے [illegible] بیچ حق
غیر اور تحیر کا کہ ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق اللہ تعالی کی لیکن نام رکھنا ساتھ غیر اسکی کی بہتر ہی [illegible]
اس لئے کہ عوام تصغیر کرتی ہیں وقت پکارنے کی اور جسکا نام محمد ہوا اگر اوسکی کنیت ابو القاسم مقرر کیا جاوے
تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی منسوخ ہی اس لئے کہ حضرت
علی رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر کنیت مقرر کی اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی یہ کہ
پکارے آدمی اپنے باپ کو اور عورت اپنے خاوند کو ساتھ نام اوسکی کی **مسئلہ** مکروہ ہی کلام کرنا مسجد میں اور
پائخانے میں اور وقت جماع کرنے کی اور وقت پڑھنے قرآن کی اور وقت وعظ کی اور لکھا گیا [illegible] تھا کلام
وقت [illegible] اور اسکو [illegible] **مسئلہ** عربی زبان کو فضیلت ہی ساری زبانوں پر اور وہ زبان اہل جنت کی ہی
جو کوئی اسکو سیکھتا ہی اوسکو [illegible] ثواب دیا جاتا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سے
ایک اس لئے کہ میں عربی ہوں اور دوسرے اس لئے کہ قرآن عربی ہی اور تیسرے اس لئے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہی
مسئلہ ریشمی [illegible] پہننا [illegible] مختار کی اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور نہیں مکروہ ہی [illegible] خوف [illegible] کی گناہ میں [illegible] مکروہ ہی [illegible]
[illegible] دینا [illegible] **مسئلہ** نہیں [illegible] لڑکی کا پہننا لڑکی کو اور بالغ کو [illegible] مصنف تنویر الابصار [illegible]
کہ در مختار شرح اوسکی ہی لکھا ہی [illegible] اور در مختار کی مصنف نے اقوال علما کی نقل کر کے
کہ [illegible] اسکی کی مردوں پر [illegible] عورتوں کی [illegible] **مسئلہ**
مکروہ ہی [illegible] لڑکی کا پہننا [illegible] **مسئلہ** نہیں مضائقہ [illegible] لڑکی کی کان [illegible]
[illegible] کا حکم [illegible] نہیں آیا **مسئلہ** ایک لونڈی [illegible] کی ہی اور بکر کہتا ہی کہ مجھکو وکیل کیا ہی [illegible]
تو حلال ہی عمرو کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اوس سے [illegible] قول بکر کی اگر گمان غالب ہو بکر کی سچے ہونے کا
اور اگر گمان [illegible] غالب [illegible] جھوٹے ہونے کا تو نہ قبول کرے قول اوسکا اور نہ خریدے اوس سے اور اگر نہ خبر دے مگر
کہ [illegible] کسی اور کی ہی تو نہیں مضائقہ اوسکی خریدنے کا **مسئلہ** حلال ہی صحبت کرنی اوس عورت سے کہ [illegible]
نزدیک [illegible] کی اور کہا ایک عورت نے کہ یہ بیوی تیری ہی **مسئلہ** حلال ہی نکاح اوس عورت سے کہ کہا طلاق دی مجھکو
میرے [illegible] اور ہو چکی عدت میری یا کہا کہ تھی میں لونڈی فلانے کی آزاد کر دیا مجھکو [illegible] تو اوس سے نکاح جائز ہی اگر
[illegible] ہو مرد کی کہ [illegible] سچ کہتا اور [illegible] کہتا ہو [illegible] جب خبر دے عورت [illegible] ایک امر [illegible]

[illegible]

محتمل ہی پس اگر قصد ہو وہ عورت یا پڑی مرد کی دل مین بیچ کہنا اس عورت کا تو نہین مضایقہ ہی نکاح کرنی کا اوسی
اور اگر خبر دی ساتھہ ایک امر مستبعد کی تو نہین جائز جب تک کہ نہ استفسار کر لی **فرع** **مسئلہ** خوش الحانی سی پڑہنا قرآن کا
اور کہنا اذان کا خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکی پڑہنی والی کی لیی
اور سننی والی کی لیی اور سیطرح حکم پڑہنی والی کی لیی اگر کہی احسنت تو یہہ اگر اوسکی تلاوت کی لیی کہا تو اچھا ہی اور اگر
اوسکی قرأت کی لیی کہا تو خوف کفر کا ہی **مسئلہ** مناظرہ علم مین واسطی نصرت حق کی عبادت ہی اور تین باتون کی
کی لیی بھی کی تو حرام ہی واسطی غالب ہونی کی مسلمان پر اور واسطی اظہار علم اپنی کی اور واسطی حاصل کرنی دنیا یا مال
یا قبولیت کی یعنی لوگون مین مقبول و عزیز ہو **مسئلہ** درس کہنا منبر پر واسطی وعظ اور نصیحت قبول کرنی لوگون کی سنت انبیا
اور رسولون کی ہی اور واسطی حاصل ہونی ریاست کی اور مقبول ہونی کی عوام کی نزدیک گمراہیون یہود و نصاری کی
کی سی ہی **مسئلہ** پڑہنا قرآن کا ساتھہ قرأت معروفہ اور شاذہ کی دفعۃ واحدۃ مکروہ ہی **مسئلہ** مستحب ہی واسطی مردون کی خضاب کرنا
سر کی بالون اور داڑہی کا اگرچہ غیر لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کی اور مکروہ ہی سیاہ خضاب یہہ در مختار مین
لکہا ہی اور خزانۃ الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہی کہ نہ خضاب کری ساتھہ سیاہی کی اس لیی کہ اس مین وعید عظیم
آئی ہی اور خضاب کری ساتھہ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین نتائج سی لکہا ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر
خضاب کری سر کو یا داڑہی کو ساتھہ مہندی کی یا وسمی کی تو اچھا ہی اور مکروہ ہی تغیر کرنا ساتھہ سیاہی کی اور
تاتارخانیہ مین لکہا ہی کہ اتفاق ہی مشایخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا ساتھہ سرخی کی مردون کی حق مین سنت ہی اور
مسلمین کی علامت ہی اور خضاب ساتھہ سیاہی کی اگر غازی کری واسطی ہیبت ہونی کی کفار پر تو اچھا ہی اور اگر کری اس لیی
کہ مزین کری اپنی تئین عورتون کی لیی اور عورتین محبت کرین تو مکروہ ہی اور اسی پر اکثر مشایخ ہین تمام ہوا مضمون
خزانۃ الروایات کا اور فلیغیرن خلق اللہ خضاب ساتھہ سیاہی کی ہی یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہی **مسئلہ** جو کتابین کہ قابل انتفاع کی
نہون مٹایا جاوی اون مین سی نام اللہ تعالی کا اور اوسکی فرشتون اور رسولون کا اور جلاوین باقی اور نہین ہی مضایقہ
اسکا کہ ڈالدی جاوین پانی جاری مین جیسی کی ہون یا دفن کر دی جاوین اور یہہ بہت خوب ہی کذا فی الدرر اور اوسکی ما تحت مین
غرائب سی نقل کیا ہی کہ مصحف جب پرانا ہو جاوی کہ نہ پڑہہ سکی اوسمین اور خوف ہو اوسکی ضائع ہونی کا تو لپیٹا جاوی ایک پاک کپڑی مین
اور دفن کیا جاوی اور دفن کرنا اوسکا اولی ہی رکہنی اوسکی سی کسی جا کہ خوف ہو پڑنی نجاست کا یا مانند اسکی کا اوپر اوسکی
دفن کرنی کی لیی بطور بغلی قبر کی کہودی اس لیی کہ اگر ویسا گڑہا کہود کر دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنی کی اوپر اوسکی اور اوسمین ایک طرح
کی حقارت ہی مگر جسکی اوسکی اوپر تختہ چہت کی کر دی کہ مٹی اوسکی اوپر نہ پہنچی تو بہی اچھا ہی انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑہنی کی
نہ ہی نہین جائز ہی یہہ کہ جلد بناوی اوسکی قرآن کی لیی کذا فی القنیۃ **مسئلہ** نہین جائز ہی ذی حق کو یہہ کہ لیوی غیر جنس
حق اپنی کا اور امام شافعی کی نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہی اور اسمین بہت وسعت ہی **مسئلہ** ایک معلم نی لیا مول لڑکون سی روٹی کا
اور خرید کیا اوسمین سی لوبیا کچہہ پیسون وغیرہ کا اور باقی آپ کہا لیا تو یہہ جائز ہی اوسکو اس لیی کہ وہ مالک ہو گیا اون کی دیی
اسکی لڑکون کی باپون کی **مسئلہ** پائی ایک شخص نی ایسی چیز کہ کچہہ قیمت نہین رکہتی ہی تو نہین مضایقہ فائدہ اوٹہانی کا

اوس سی اور اگر وہ چیز قیمتی ہو اور پانی والا غنی ہو تو تصدق کر دی اوسکو مسئلہ نہین مضایقہ ہی جماع کرنی کا اوس گھر مین
کہ اوسمین مصحف مجید ہی مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان زین پر اس لیی کہ حدیث شریف وارد ہوئی ہی اسکی منع مین اور منع
اوس صورتمین ہی کہ بطور لشکر کی سوار ہو اور اگر سوار نہو واسطی حاجت جہاد کی یا حج کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ
اسمین حاجت سوار ہونی کی پڑتی ہی تو نہین مضایقہ اوسکا مسئلہ ذکر اللہ کرنا طلوع فجر سی طلوع ہونی آفتاب تک
اولی ہی پڑہنی قرآن کی سی اور مستحب ہی پڑہنا قرآن کا وقت طلوع اور غروب آفتاب کی اور نہین مضایقہ ہے
واسطی امام کی پیچھی نماز کی ساتھ پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیتون اخیر سورہ بقرہ کی اور چپکی پڑہنا افضل ہی اور پڑہنا فاتحہ کا
بعد نماز کی پکار کر واسطی مہمات کی بدعت ہی کہا اوستاذ ہماری نی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی واسطی عادت کی اور
آثار کی کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکہا ہی کہ فضل بیچ پڑہنی قرآن کی خارج جلوۃ سر کی جہر ہی اور پڑہنا فاتحہ کا
بعد نماز فرض کی جمع ہو کر واسطی مہمات کی چپکی یا پکار کر مکروہ ہی اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نی کہ یہہ نہین مکروہ
اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نی کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت ہو تو مکروہ ہی والا نہین اور پڑہنا
سورہ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہی اس لیی کہ یہہ بدعت ہی نہین نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین سی انتہی مسئلہ
رشوت نہین ہلاک مین آتی ہی ساتھ قبض کرنی کی اور نہین مضایقہ ہی رشوت دینی کا جبکہ خوف کری اپنی دین مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی تہی شاعرونکو اور اوسکو کہ ڈرتی تہی زبان اوسکی سی مسئلہ اہل محلہ کو مال جمع کر کی دینا امام
اچہا ہی مسئلہ سخت حرام سی ہی وہ چیز کہ لیجاتی ہی ہر مباح پر مانند نمک اور گہانس اور پانی اور گاؤن کی یعنی جنگل مین
یہہ چیزین مباح الاصل ہین جو چاہی سو لی ان چیزون پر کچہہ لینا نہ چاہیی اور اسی طرح سخت حرام سی ہی وہ چیز
کہ لیتا ہی غازی واسطی جہاد کی اور شاعر بسبب شعر کی اور مسخرہ اور نقال اور تمام باجی والی اور گتا اور ریچہ کہلینی والا
امیر کو ولی والا اور مانند انکی کی مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نی ای خبیث یا مانند اسکی کی پس جائز ہی اوسکو جواب دینا برابر کا
کہ نہ واجب کری حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی مسئلہ جسکے لڑکی ہون اور مال ہو تہوڑا تو نہ وصیت کری صدقہ نفل
مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا سی ادا کری نہین ثواب ملتا مسئلہ کاتنا مرد کا اوپر چرخہ کاتنی عورت کی مکروہ ہی
اور مکروہ ہی مرد کی لیی چہونا عورت کا اور عورت کی لیی چہونا مرد کا مسئلہ جائز ہی مرد کو مارنا اپنی بیوی کی تئین اوپر
ترک کرنی نماز کی کذا فی الدر اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جائز ہی خاوند کو یہہ کہ تعزیر دیوی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی
اور بسبب اسکی کہ یہہ صحبت کرنیکو بلاوی اور وہ انکار کری یعنی بلا عذر اور بسبب ترک کرنی نماز کی اور بسبب ترک کرنی غسل
جنابت کی مسئلہ نہین واجب ہی خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہین جائز ہی وضو کرنا اوس حوض سی
کہ طیار کی گئی ہو واسطی پینی کی لیی اور منع کیا جاوی وضو کرنی سی اور اسمین اور نہ اوٹہا لیجانا اوس پانی کا اپنی اہل کو
جائز ہی اگر اذن دیا گیا ہو لینی کا ورنہ نہین جائز مسئلہ جہوٹ بولنا مباح ہی واسطی نکالنی حق اپنی کی اور واسطی دفع
ظلم کی نفس اپنی سی اور مراد یہہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا جہوٹ کا جائز ہی اس لیی کہ صریح جہوٹ حرام ہی یہہ کتاب
مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جہوٹ بولنا صلح کروانی کی لیی دو شخصون مین یا دفع ظلم کی لیی اور

[illegible]

آور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی لیی آور لڑائی مین تا کہ فتح یاب ہو کفار پر مسئلہ مکروہ ہی حمام مین دیوانا خادم کے مسئلہ کہڑی ہو جانا کسی کی تعظیم کی لیی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لیی بہی کہڑی ہونی کو بعضون نی ثابت رکہا ہی مسئلہ فسق ہی عادت ڈالنی گذرنی کی مسجد جامع مین سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکونکا اوسمین مسئلہ نہ نکالا جاوی مردہ قبر سے بعد ڈالنی مٹی کی اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہو زمین غصب کی پائی گئی ہو یا شفعہ کی مشتری سی بعد دفن کرنی کی آور نہین مضایقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس کی اس لیی کہ مسافت مقبرونکی کبہی پہنچتی ہی، اس مقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن آور در مختار کی کتاب الوصیۃ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی وصیت کری کہ تجہیز فلانا شخص نماز پڑہی یا میرا جنازہ لیجایا جاوی بعد مرنی کی اور شہر مین یا کفن دیا جاوی ایسی کپڑی کا یا لیپی جاوے قبر یا کٹرا کیا جاوی قبر پر شامیانہ یا وصیت کری اس شخص کی لیی کہ پڑہی نزدیک قبر اسکی کی ساتہہ شئی معین کی تعیین کے جیسی بیان کی امراکی قبرون پر حافظ نوکر رکہی جاتی ہین پس یہہ وصیت باطل ہی مسئلہ جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا لیکن پیٹ بہری سی زیادہ نہ کہلاوی مسئلہ منع کیجاوی عورت اس سی کہ مانگی کسی سی تعویذ محبت کا واسطی خاوند کی کذا فی الدر آور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر ارادہ کری ایک عورت یہہ کہ کری تعویذ تا کہ دوست رکہی اوسکو خاوند اور تہا وہ بغض رکہتا اوس سی تو یہہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہین مسئلہ مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطی اسقاط حمل اپنی کی آور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی جب تک کہ جان نہ پڑی ہو بچی مین آور اگر حمل گراوی عورت اسطرح کہ بچہ مردہ نکلی تو اوسکی عوض مین ماں کی عاقلہ کو غرۃ یعنی پانسو درہم دینی آتی ہین اوس بچی کی باپ کی تئین مسئلہ عاشوری کی دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایۃ اور نہین مضایقہ اسکا کہ پکاوی دلیہ وغیرہ عاشوری کی دن تا کہ فراخی ہو عیال پر اور بہت سی مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہی اسپر مسئلہ مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی اوسکی حکم سی اور نہین جائز مارنا آزاد کا اگرچہ باپ حکم کری مسئلہ زیادہ ثواب ہی پڑہنی قرآن کی سی سننا قرآن کا کذا فی الدر آور طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین لکہا ہی بیچ باب مفسدات نماز کی کہ پڑہنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب مین، جیسی کہ آیا ہی احادیث مین انتہی مسئلہ لکہا ہی علمانی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہی کذا فی الدر اور اوسکی حاشیی مین کتاب واقعات سی نقل کیا ہی کہ جب کری لڑکا حسنات پہلی بالغ ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب لڑکی کو نہ اوسکی ماں باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکی کو باپ نی تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا آور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت لڑکی کی آور اختلاف کیا ہی علمانی اوسکی ثواب مین معتمد یہہ ہی کہ ثواب لڑکیکو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور اسیطرح تمام حسنات اوسکی ہین مسئلہ مکروہ رکہا ہی علمانی کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکی واسطی آگاہ کرنی ختم درس کے مسئلہ بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسپر جیسی تسبیح اور مانند اسکی کی آور کبہی گنہگار ہوتا ہی بسبب تسبیح کے جبکہ کری اوسکو مجلس فسق مین حال آنکہ وہ کرتا ہو فسق آور اگر قصد کری ساتہہ تسبیح کی مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو اچہا ہی آور مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطی تاجر کی وقت کہولنی اسباب اپنی کی آور مکروہ ہی پڑہنا قرآن کا نزدیک قبر کی اور جائز رکہا ہی اسکو امام محمد نی اور فتوی اسیپر ہی آور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ اوسمین ثواب ہی اور نہ گناہ جیسی اٹہہ

اور منھہ یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی سبب اوسکی مانند غیبت اور جھوٹ اور [illegible] گالی گلوچ کی **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی لگانا دیوار گیرون کا اور لٹکانا پردہ [illegible] واسطی دفع سردی کی لیے اور [illegible] نہین مضایقہ ہی لگانی دیوار گیرون [illegible] کی اور یہ [illegible] واسطی دفع گرمی کی اور زینت کی لیے یہ سبب تکبر کی [illegible] پردی کا دروازی پر لٹکانا ضرورت مکروہ ہی حاصل یہ کہ جو چیز بطریق تکبر کی ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت کی لیے ہو تو نہین مکروہ ہی المختار اور جائز ہی آدمی کو یہ کہ بیٹھی اوپر بچھونی کی جسمین [illegible] اقسام کپڑون کی خواہ ریشمی ہون یا سوتی [illegible] **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی اسکا کہ ہو ساتھ آدمی کی غلام اوسکا ولیکن لایق کہ تکلیف دیوی اوسکو خدمت کی بقدر اندازہ طاقت اوسکی کی اور نہین مضایقہ اسکا کہ چلی آدمی سوار جہان جاوی اور غلام اسکا پیادہ پا ساتھ اوسکی بشرطیکہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنی کی اور اگر طاقت اسکی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مکروہ رکھتی تھی سوار ہونی کو بیچ حال مین کہ اوسکی ساتھ پیادہ پا لوگ چلتی ہون [illegible] ساتھ اوسکی پیادہ اور تکبر کا اور مستحب ہی یہ کہ چھوڑ دی غلامون کو یا لونڈیون کو بعد نماز عشا کی تا کہ سو رہین [illegible] اور واجب ہی مالک پر یہ کہ منع باز رکھی انکو نماز سی اوقات نماز مین سبب لینی کام [illegible] اس لیے کہ بیچ حق ادا [illegible] اور لازم ہی مالک کو یہ کہ چھوڑ دیوی اپنی مملوک کو یہان تک کہ سیکھی قرآن اسقدر کہ صحیح ہوتی ہی اوس سی نماز اور اسی طرح ہونی کو **مسئلہ** تیل ڈالنا سر مین کبھی کبھی مستحب ہی اور سرمہ بھی لگانا رات کو مستحب ہی پہلی تین سلائیان داہنی آنکھ مین لگاوی پھر تین بائین مین اور آئینہ دیکھنا اور کنگھی کرنی سر اور داڑھی مین ایک دن بیچ مستحب ہی اور مستحب ہی یہ کام خوب کو داہنی ہاتھ سی کری مانند کھانا پینی کی اور دینی لینی کھانا پینی کی چیز کی وغیرہ ذالک اور [illegible] کرنا وغیرہ یعنی ہر شروع داہنی سی کری اور اگر متبرک جگہون مین جاوی مانند مساجد و مقابر وغیرہا کی تو داہنا پاؤن پہلی رکھی اور [illegible] اور نجاستون کا اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دھونا نجاستون کا اور اوتارنا کپڑون کا اور موزی کا اور نکلنا مکانون متبرک سی اور مانند اوسکی کی بائین ہاتھ اور بائین پاؤن سی کری مگر [illegible] **مسئلہ** جب کسی کی گھر مین جاوی تو اول طلب اذن [illegible] کہی السلام علیکم [illegible] پھر جب صاحب خانہ اذن دی تو جاوی اور جہان تک [illegible] منھہ چھپاوی [illegible] اگر اذن نہ دی تو پھر [illegible] تین بار تک [illegible] مگر جبکہ گمان [illegible] سننی کا ہو تو زیادہ بھی جائز ہی اور اس [illegible] اذن چاہنی مین اجنبی اور اقربا اور محارم سب [illegible] بیبی اور لونڈی کی [illegible] اگر بیبی یا لونڈی [illegible] داخل ہو تو اولی یہ کہ اذن یا [illegible] کر کر یا کھنکار کر [illegible] آواز اوسکی آنی سی خبردار ہو جاوین اور سفر سی آوی تو گھر مین بیکایک چلا آوی [illegible] اور جب اپنی گھر مین آوی تو کہی السلام علیکم [illegible] گھر والون سی [illegible] اور کلام کری ۔ گھر مین کوئی نہ ہو تو کہی السلام علینا من ربنا ۔ جب دروازہ کھولی تو بسم اللہ کہی کہ شیاطین نہ [illegible] اور [illegible] کہ خدا تعالی کی طرف سی [illegible] اور برکت [illegible] ساتھ آتی ہین گھر کی سب چیزون کو اچھا کر دیتی ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتی ہین ۔ اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کی آتا ہی تو [illegible] فرشتی [illegible] شیاطین اوسکی ساتھ [illegible] آتی ہین اور [illegible] گھر والون مین دشمنی ڈالتی ہین [illegible] **مسئلہ** روا ہی مار ڈالنا [illegible] ایذا دینی سی مانند سانپ اور بچھو اور [illegible] اور کالی کتی

اور جوں اور چہچہر اور پسو اور کھٹمل اور چوہہ اور شیر اور بگہری اور مانند انکی کی اور مارنا گرگٹ کا بہی روا ہی بلکہ ثواب اور پانی دینا
تمام حیوانات کو سوای موذی جانوروں کی ثواب عظیم رکہتا ہی اور پالنا کتی کا اور رکہنا اوسکا گہر میں سوای کہیتی شکاری
اور [illegible] اور مواشی کی اور تکلیف دینی چارپایوں کو زیادہ طاقت سی اور دانہ گہاس ندینا روا نہیں کیونکہ موجب گناہ ہی مسئلہ علاج کرنا
بیماریوں میں اور واسطی اصلاح بدن کی ساتہہ پچہنوں اور فصد اور داغنی اور [illegible] اور تیہ کی اور کاٹنی رگوں اور بواسیر اور مانند انکی کی
جائز ہی لیکن دوا کرنی ساتہہ حرام چیزوں کی مانند شراب اور زہروں اور نجاسات اور مردار اور دودہ گدہی کی جائز نہیں مسئلہ
صلی اللہ علیہ سوای انبیا کی اور کی نام پر نہ کہی اور صحابہ کی نام پر رضی اللہ عنہ کہی اور اولیا اور علما کی نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس
اللہ سرہ اور مانند انکی کی کہی مسئلہ آرزو کرنی موت کی منع ہی اس لیی کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنی کی ہی اور اگر بد ہی
تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی ہی اور بعد موت کی کچہہ نہیں کر سکتا مگر جبکہ خوف دین کا یا خوف فتنہ اور فساد کا دین میں یا اشتیاق
لقاء الہی کا غالب آوی تو مضایقہ نہیں آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو بسبب پہنچنی رنج و بلا اور محتاجی کی کچہہ کچہہ
کہتی ہیں اور موت مانگتی ہیں بہت بری ہی مسئلہ تمام روز اور تاریخیں خدا کی طرف سی جاننی چاہییں اور ساتہہ کسی چیز کی عوام میں
مشہور ہی مقید ہونا نچاہیی اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور ہی کچہہ حدیث و اثر سی ثابت نہیں لیکن البتہ
پچہنوں کی حق میں آیا ہی کہ انکی لیی تاریخ سترویں اور انیسویں اور اکیسویں بہتر ہی اور یہہ دن بری ہیں پچہنوں کی لیی روز
جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدہ پس دونوں میں پچہنی لی پیر اور جمعرات کو اور منگل سترویں تاریخ پڑی تو وہ بہی
پچہنوں کی لیی خوب ہی آیا ہی کہ اوسمیں پچہنی لینی برس روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوۃ اور اسی پر اور خونکو قیاس
کیا ہی علمانی یعنی فصد وغیرہ کو مسئلہ دستار مستحبات کی ہی اور عیدوں اور جمعی اور مانند انکی میں بارہ گز کی اور دستار کہڑی ہو کر
باندہنی اور ازار بیٹہہ کر پہننی اور پہننا صوف اور بالوں کی کپڑیکا مستحب ہی اگر نمود کی لیی نہو اور پہننا پیوند لگی ہوی کپڑیکا اور
موٹی کپڑیکا بہی مستحب ہی اور عورت ایسا لباس باریک نہ پہنی کہ رنگ بدنکا اوسمیں سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ
اور بہتر یہہ ہی کہ لباس موافق لوگوں ہم جنس اور ہم مکان اپنی کی پہنی تا انگشت نما نہووی مگر یہہ کہ نیت متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور صلحا کی غالب آوی اور لباس انکا سا پہننا اختیار کری تو یہہ بہت ہی خوب ہی مسئلہ منڈانا داڑہی کا حرام ہی اور چہوڑنا
اوسکا بقدر ایک مٹہی کی واجب ہی اور زیادہ ایک مٹہی سی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی نگذر جاوی اور کترنا لبوں کا
کہ بقدر بہوؤں کی رہیں سنت ہی اور عالمگیری میں ہی کہ بعض سلف چہوڑ دیتی تہی دونوں طرفین مونچہونکی یعنی انکو نہ کترتی تہی
اور کہا طحاوی نی کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچہا ہی تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ کترے جاویں یہانتک کہ کم ہو جاویں اوپر کی ہونٹ کی کنارہ سے اور کہا طحاوی نی
کہ کترنا لبونکا سنت ہے اور مونڈنا احسن یعنی بہت اچہا ہی کترنی سی اور یہہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ مونڈنی بال حلق کی بیچ کی
اور ابو یوسف کی نزدیک نہیں مضایقہ ہی اسکا نہی اور بیچ مونڈنی بالوں زیر لب کی اختلاف ہی مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا دونوں
طرفوں لب کا مضایقہ نہیں اور چاہی تمام سر میں بال رکہی اور چاہی تمام سر منڈاوی اور آنحضرت سی تمام سر کا منڈانا سوای حج
اور عمرہ کی ثابت نہیں ہوا اگر بال رکہی تو ساتہہ اکرام اور پاکیزگی کی رکہی کہ کبہی کبہی دہونا اور تیل ڈالتا رہی اور مانگ نکالنی بہی
سنت ہی اور زلفیں گوندہ کر رخساروں پر لٹکانی مردونکو مکروہ ہیں اور عورتوں کو جائز ہی اور چوٹی رکہنی سر میں اور منڈانا سر کا بعضی

[illegible]

بالونکا اور نہ منڈانا بعضی بالونکا مکروہ ہی اور عورت کو واسطی زینت اور شوق کی اپنی خاوند اپنی کی ہاتھ پاؤنمین مہندی لگانی روا ہی پر نہ ایسا کہ تصویر بنے کری اور لڑکی کو رنگ کرنا ساتھ مہندی کی مکروہ نہین مگر ساتھ کسی عذر کے کرہ ور نہ منع ہی اور مردونکو ہاتھ پاؤن پر رنگ مہندی کا کرنا حرام ہی اسی طرح رنگ دانتونکا ساتھ مسی کی کذا فی الملتقط اور چاہئی کہ سر منڈانی کی وقت روبقبلہ نہ بیٹھی اور داہنی طرف سی شروع کری اور جب کتری ناخن اپنی یا مونڈی بال اپنی تو چاہئی یہہ کہ دفن کر دی انکو اور اگر پہینک دیوی تو نہین مضایقہ اور ڈالدینا انکا پاخانی مین یا غسلخانی مین مکروہ ہی اسلئی کہ یہہ باعث ہوتا ہی ایک بیماری کا اور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون فصد وغیرہ کا اور کترنا ناخونکا دانت سی مکروہ ہی اور ناک کی بال اوکہیڑنی نہین کذا فی العالمگیریہ اور واسطی سر منڈانی کی دن جمعہ کا بہتر ہی اور سال کی حاجت مین سر نہ منڈاوی اور نہ ناخن کترواوی اور بال منڈانی سینی اور پشت اور پاؤن کی ترک ادب ہی اور بغل کی بالونکا اکہاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بہی جائز اور زیر ناف کی بالونکا چالیس دن تک رہنا دیر رکہنا مکروہ ہی اور حد انکی مونڈنی کی زیر ناف سی ہی اور مقعد کی گرد کی بہی مونڈی اور نورہ لیپ بہی دور کرنا روا اور لینا پچہنونکا بہی سنت ہی اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی اور غسل بعد اسکی مستحب ہی مسئلہ مصافحہ کرنا مرد کو ساتھ مرد کی مطلقا سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جمعہ کی کری تو بسبب تخصیص وقت کی بدعت و مکروہ ہوگا اور مصافحہ کرنا ساتھ عورت جوان کی اور امرد خوبصورت کی حرام ہی اور بڑہیا سی مضایقہ نہین اور اگر مرد بڈہا کہ امن ہی شہوت سی ہو اگر ساتھ عورت جوان کی مصافحہ کری تو روا ہی اور چومنا چہوٹی لڑکونکی منہہ کا جائز ہی بلکہ سنت اور مصافحہ اور مبارکباد دینی بعد دیکہنی ماہ نو کی کچہہ اصل نہین رکہتی مگر ماہ مبارک رمضان اور عیدین مین مبارکباد منقول ہی بعضی سلف سی اور دیکہنا اور تلاش کرنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور و لازم ہی اور سوای انکی اور چاندونکا دیکہنا مسنون ہی مسئلہ مستحب ہی قیام واسطی بادشاہ عادل اور والدین اور اہل ورع اور بزرگی اور فاسق و فاجر کی لئی مکروہ و ممنوع ہی اور ابتدا ساتھ سلام کی کرنی سنت ہی اور جواب دینا اسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجی والا اپنی سی کم درجی والی پر ابتدا ساتھ سلام کی کری جیسی سوار پیادہ اور بیٹہی پر اور چلنی والا بیٹہی ہوئی پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کری سلام ایک کا جماعت مین سی اور ایسا ہی جواب دینا ایک کا سب کی طرف سی کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سی آیا ہی کہ آنی والا مسجد کا السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا کہی اور اگر کوئی مسجد مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتی ہون تو کہی السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ اور اگر نماز مین نہون تو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہی اور قبرونمین پہنچی تو کہی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اور سلام سلام سی ہی آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سی ملی سلام علیک کری اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونی دیوار یا درخت یا مانند انکی کی ہو مسئلہ چہینکنی والی کو مستحب ہی کہ چہینکنی مین آواز بلند نہ کری اور بعد چہینکنی کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آواز بلند سی کہی اور سننی والی کو واجب ہی اسکی جواب مین يَرْحَمُكَ اللهُ کہی اور چہینکنی والا پہر جواب دینی والی کو کہی يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ یا يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ اور یہہ حمد کرنی اور جواب دینا چہینکنی کا تین بار تک ہی اور بعد اسکی چہینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والا چاہی جواب دی

[illegible]

چاہیی مدی [illegible] جواب دیا [illegible] ہینکی یہ الا الحمد بعد آواز بلند سی کہی **مسئلہ** جماہی شیطان سی ہی جبکہ جماہی آوی تو ہاتھ اپنا منہہ پر رکہہ لی اور آواز بلند نکری بلکہ تا مقدور مطلقا آواز نکری **مسئلہ** ختنہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب اسکی لیی سات برس کی عمر ہی دس برس تک پسند کیا اور بارہ برس کی عمر تک بہی کہا ہی علماء نی اور جو لڑکا کہ بغیر ذکر اوسکی کا ظاہر ہوا ایسا کہ اگر کوئی دیکہی اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کری اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی سوا ختنی کی نہ کٹ سکی تو اوسکا ختنہ نکرنا اولی ہی مانند اوس شخص کی کہ مسلمان ہو اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی ختنی پر مجتمع ہون تو امام کو لڑنا اونکی ساتھہ روا ہی اس لیی کہ ختنہ کرنا سنت مؤکدہ اور سنن اسلام سی ہی **مسئلہ** عقیقہ کرنا بعضی علما کی نزدیک سنت ہی اور امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کنز العباد وغیرہ مین لکہا ہی کہ عقیقہ ساتوین دن لڑکی پیدا ہونی سی کری لڑکی کی عقیقی مین دو بکریان اور لڑکی کی عقیقی مین ایک بکری ذبح کری اور اگر لڑکی کی عقیقی مین بہی ایک بکری کری تو جائز ہی اور اوسکی ذبح کرنی کی وقت کہی **اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** اور ایک ران اوسکی دایہ کو دی اور سری نائی کو دی اور ہڈیان اوسکی نہ توڑی بلکہ بند بند اوسکی جدا کر کر پکاوی اور گوشت کو اوس سی جدا کر کر ثابت ہڈیونکو گاڑ دی اور وہ گوشت یا طعام اوسکا پکا کر تصدق کری اور یہہ عقیقہ اگر ساتوین روز نکری تو چودہوین یا اکیسوین روز کری اور روز عقیقی کی بال لڑکی کی سرکی بہی منڈا دی اور اون بالونکو چاندی کی برابر تولکر اوس چاندی کو بانٹ دیدی اور صفت عقیقی کی بکری کی عمر مین اور سالم ہونی مین عیوب سی مانند قربانی کی بکری کی ہی اور نام لڑکی کا بہی ساتوین روز رکہی اور افضل نامون مین وہ نام ہی کہ اوسمین نام اللہ کا یا رسول کا ہو مانند عبد اللہ اور محمد اور احمد وغیر ذلک کی اور ایسی نام رکہنی کہ منسوب بعبدیت بندون کی ہون روا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی اور نبی بخش اور مانند انکی کی چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نی تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام مشرکون کی لکہا ہی و آن جملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بندہ فلان و عبد فلان می گویند و این شرک در تسمیہ است انتہی اور بروز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہی
آور جب باتین لڑکی کی کہلی تو اول اوسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکہلاوی گا

جماہی

ختنہ

عقیقہ

لہ یعنی [illegible] ختنہ [illegible] سلامت [illegible] ملا علی قاری [illegible] شیخ عبد الحق [illegible] اور مولانا [illegible] ابو سلیمان محمد اسحاق صاحب [illegible]

خاتمۃ الطبع بجواہر زواہر شکر و ثنا نثار بارگاہ حق جل و علا کی کہ خزانہ فوائد خاص و عام اور گنجینہ منافع جمہور اسلام یعنی کتاب **معدن الجواہر** کی تالیف لطیف مولانا **قطب الدین** صاحب سی قالب طبع مین آئی اور بندہ سراپا قصور **عبد الرحمن** ولد حاجی **محمد روشن خان** مغفور کی اوسکی اہتمام طبع سی پندرہوین تاریخ جمادی الاولی سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین فراغت پائی **قطعہ تاریخ** از میر **ناصر علی نصیر** سلمہ اللہ القدیر

جب چھپی معدن الجواہر طبع
کہ ہین شرع مبین کی باتین
بولا ہاتف یہ مصرعہ تاریخ
کیا چھپین خوب دین کی باتین
۱۲۶۶

صحتنامہ معدن الجواہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۷	۲۵	ابتلائے	ابتلا ع
ایضا	۲۷	پہنچی	نہ پہنچی
۶۸	۱۳	بہ	پہ
۶۹	۱	باشد	باشند
//	۳	تازہ	تازہ
//	۱۶	ناو	یاو
//	۱۹	ومعنی	دومعنی
۷۱	۵	ادس	اوس
//	۷	یُوس	بُوس
۷۲	۴	تَرلَادُ	تَزدَادُ
//	۵	ذکَرِیَا	زکَرِیَا
//	۱۱	وَیُحیٖ	وَیُحیِیْ
//	۱۹	مَلکِہٖ	مَلٰکِہٖ
۷۳	۱	لَاتَقف	لَا تَقفُ
//	۲۲	وَصَلّ	وَصَلِّ
۷۴	۱	تَرسُولُ	رَسُولُ
//	۲	وَسَلَم	وَسَلِّمْ

۷۴	۹	چھپا	چُھپا
۷۵	۱۳	اسکے	اوسکے
//	۱۷	اور سیاحت	سیاست
۷۹	۲۱	جبر	چیز
//	۲۶	ادہ	وہ
۸۲	۱	نوسیہ	توسعہ
//	۱۲	برایہ	بزانیہ
۸۳	۱۵	نگروہ	نکروہ
۸۶	۲۴	سی	ہی
۸۷	۵	لیئی	لیتی
//	۲۷	رضم	برضوتی
//	//	ہوئی سپنیر	ہوئی ہم
۸۸	۱۲	یہی	نہی
//	۲۲	پہلے	پہنی

صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۸۹	۲	تیرا	بیرا
//	۱۴	چھینک	بزرگ
//	۲۷	تقضیی	تقضیے
۹۱	۲	بزاکرہ	مذاکرہ
//	۲۷	اَسَلَامُ	اَلسَّلَامُ
۹۲	۲۱	کیاہی	کیا ہی پی
//	۲۵	ہوی	ہوئی
//	۲۷	صبح کہنا	سچ کہتا
۹۳	۱۳	یاشیع	یابنیع
۹۴	۲۵	مباح	مراح
۹۵	۵	بغعایقہ	مضایقہ
۹۶	۱۶	کرتاہ	کرتے
۹۸	۱۵	عید	عیدین
//	۲۳	اَلکَافِیَۃُ	العَافِیَۃُ
//	۲۶	یا	یاکہی
//	۲۷	ساتی	سنتی
۹۹	۹	قالابِ	قُلّابِ

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی
آلہ الطاہرین الطیبین وازواجہ المطہرات امہات المؤمنین وخلفائہ
الراشدین المہدیین الہادین وسائر الصحابۃ ائمۃ الدین اجمعین

بعد حمد اور صلوۃ کی بندۂ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن شہر مصطفی آباد عرف رامپور کا کہتا ہی کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بی اعتبار اور حقیقت میں دیانت دار اور تقوی کی آراستہ کمال دیندار رہنی والا دار الامارۃ کلکتہ کا بنگالی الاصل نسب ور و جر قال اللہ اور قال الرسول کے طلب میں سرگرم لیکن بسبب تقدیر الہی کی کہ لا ینال الانسان الا ما قدر لہ علم سی بی بہرہ تہا جسکو سنتا کہ وہ عالم باعمل پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الہی کا ہی اوس سی جا کر استفادہ کرتا اور جو کچھہ شک و شکوک مسائل دینی میں ہوتے تو پوچھتا اتفاقا جناب ارشاد مآب یگانۂ فضلای دہر یکتای علمای عصر جامع علوم منقول و معقول کاشف دقائق فروع و اصول استاد اور مربی میری حضرت سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قبلہ اعلی اللہ شرفہ و درجاتہ و افاض علی العالمین برکاتہ و فیوضاتہ رامپور سی سن ۱۲۳۰ بارہ سی تیس ہجری میں دار الامارۃ کلکتہ کو تشریف فرما ہوے یہہ فقیر بہی اونکی خدمت میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب کی علم کا استفادہ کرتا وہاں تک پہنچا اونکی علم اور فضل اور کمالات کا شہرہ اطراف اور جوانب میں بنگالی کی ہوا خاص اور عام سب مستفید اور بہرہ مند ہوے وہ شخص تو طالب ایسی شخصوں کا تہا سنتی ہی آکر حاضر ہوا الغرض ایک مدت تو پوچہنی آتا رہا اور مشکل مسائل جو نہ سمجھے پوچھتا رہا ایک روز بلا

کہ حضرت ہم کہان تک مسائل پوچہہ سکین کی علم دریا ہی مسائل کی کچہہ حد شمار نہین اور ہم لوگ مطلقاً عربی اور فارسی کے کتابون سی واقف نہین التماس بندی کا یہہ ہی کہ مسائل مسلمان کی تجہیز اور تکفین کی کہ یہہ نہایت ضروری ہین اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر اردو زبان مین مذکور ہون تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو حضرت مولانا صاحب نی بہ سبب قلت فرصت کی کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات مین مشغول رہتی تہی اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہہ مسائل فقہ کی معتبر کتابون سی نقل کر کی بطور ایک رسالی کے جمع کر دی تا کہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جاوی پس بندی نی فرمان لازم الاذعان اوس جناب کا سعادت دارین کی سمجہہ کر چند معتبر کتابون سی جو مسئلی کہ متفق علیہ تہی سب لکہی اور جن مسئلون مین اختلاف علماء کا تہا اونمین سی جسکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تہا اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہ ہر جگہ حکم کہ مفتی بہ اور مختار تہا اوسکو بیان کیا دوسری کو چہوڑ دیا تا کہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سی پریشان نہو جن کتابون سی یہہ رسالہ لکہا گیا ہے وہ یہہ ہین ہدایہ شرح وقایہ فتاوای عالمگیری فتاوای غنیۃ المصلی شرح منیۃ المصلی خزانۃ الروایات خزانۃ المفتین جامع الرموز ترجمہ مشکوۃ شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا اس رسالی کی بارہ فصلین مقرر کین پہلی فصل جانکندن کے بیان مین دوسری فصل میت کی غسل مین تیسری فصل کفنانی مین چوتہی فصل جنازی کی نماز مین پانچوین فصل انکی بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست ہی یا نہین چہٹی فصل جنازی کی امامت مین ساتوین فصل جنازی کی اوٹہانی اور اوسکی ساتہہ چلنی مین آٹہوین فصل دفن اور قبر کی بیان مین نوین فصل شہید کی احکام مین دسوین فصل مسائل متفرقہ مین گیارہوین فصل تعزیت مین بارہوین فصل اہل میت کی لیی طعام بہیجنی اور میت کی لیی صدقہ دینی مین بموافق سوال اوس طالب مذکور کی اس رسالی کا نام تجہیز تکفین مسلمان کا رکہا گیا اور حسن اتفاق سی تاریخ ہجری بہی اسکی یہی ہو گئی پہلی فصل جانکندن کی بیان مین اگر کسی مسلمان کو جانکندن شروع ہو یعنی آثار موت کی اوسپر ظاہر ہون چنانچہ ٹیڑہا ہونا ناک کا اور سست ہو جانا پاؤن کا کنپٹی بیٹہہ جانی یا مثل اسکی اور چیزین کہ علامات جانکندن کی ظاہر ہوئی ہین پس یہہ آثار جب معلوم کیی جاوین تو مستحب ہی حاضرین کو کہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف پہیرین اور سنت ہی کہ سیدہی کروٹ پر لٹاوین جیسی طور سی کہ زندگی مین سوتا ہی اگر چت لٹاوین پاؤن اوسکی قبلی کی طرف کر دین اور سر کی نیچی ایک یا دو تکیہ رکہکر ذرا اوپر اوٹہا دین تا کہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف ہو جاوی تو یہہ بہی جائز ہی اگر اس طور کی لٹانی مین مرنی والی پر کچہہ تکلیف زیادہ ہو تو اوسکو اوسی وضع پر چہوڑ دین جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہی اوسکی اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون مسلمانون پر کہ جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت غرغرہ کی یعنی پہلی اوس سی کہ دم اوسکا گلی مین اٹکی کہ یہہ حالت نزع کی ہی مین رہی ہین بعضی علما نی کہا ہی تلقین کرنا مستحب ہی اکثر علما کی نزدیک شہادتین کی تلقین سی یہہ مراد ہی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور بعضون کی نزدیک یہہ مراد ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ لیکن اس طور سی تلقین کرین کہ آپ پڑہہ پڑہہ کی اوسکو سناوین کہ وہ سنی اور سمجہی اوسکو کہین کہ تو بہی

کہ تو بہی کہہ اسلی کہ یہہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہی مبادا کہ اسکا کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تکلیف کی انکار کر بیٹہی تو یہہ اوسکی حق مین بہتر نہین آپس چاہیی اون حاضرین کو جب تک تامین کرتی رہین تہ مرنی والی ایکبار شہادتین صراحۃً یا اشارۃً کہلی پہر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اسکی کوئی بات دنیا کے اوسکی منہہ سی نکلی تو پہر اسی طورسی تلقین کرین علیٰ ہذا القیاس یہان تک کہ اوسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوجاوے اگر کسی مسلمان سی کفر کا کلمہ جانکندنی مین ظاہر ہوجاوی تو اوسکی واسطی دعا مغفرت کی خداسی مانگین اور اوسکی تجہیز اور تکفین مسلمانون کی سی کرین کہ اسوقت کی کفر و اسلام کا اعتبار نہین مرنی والی کی پاس سورۂ یٰس اور سورۂ رعد پڑہنا مستحب ہی اور جب کہ وہ مرچکی تو اوسکی آنکہین بند کرنا مستحب ہی اور ایک پٹی کپڑی کی اوسکی تہوڑی کے نیچی سی نکالکر اوپر سر کی باندہ دین تاکہ منہہ اوسکا پہیلا نرہ جاوی اور مکہی وغیرہ اوسمین نجاوی اسکی آنکہین بند کرنی والا بند کرتی ہوئی پڑہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَہِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ بعد اسکی میت کی پاؤن پہیلادین کہ سکڑنجائین اور ایک تلوار یا کچہہ تہوڑا سا لوہا اوسکی پیٹ پر رکہہ دین کہ پہول نجاوی اور حاضر کی جاوین نزدیک اوسکی خوشبوئیان مثل عطر اور گلاب وغیرہ کی جب تک کہ میت کو غسل ندیا ہو قرآن پڑہنا اوسکی پاس مکروہ ہی بعضی علما کی نزدیک جائز نہین بیٹہنا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتون کا اور اوسکا کہ جنابت مین ہو اور بعضی علما کی نزدیک اسمین کچہہ مضایقہ نہین میت کے اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو خبر کرنا اسکی موت سی مستحب ہی میت کو چارپائی یا تخت پر رکہین زمین مین نڈال دین چنانچہ رسم ہنود کی ہی اسلیی کہ اثر زمین کا اسکی بدن کو کچہہ تغیر نکر دی اور زمین پر ڈالنی مین ہتک اور اہانت بہی مردی کی ہی حالانکہ تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف مین آئی ہی شتابی کرنا میت کی تجہیز تکفین مین مستحب ہی

دوسری فصل میت کی غسل مین

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعضی لوگ ادا کرین تو سب چہوٹ جاوین اور جو کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون جب میت کو غسل دینی کی لیی تخت پر ڈالین تو مستحب ہی کہ تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلی اوس تخت کو صندل اور اگر سی یا جو انمین سی میسر ہو دہونی دین تب میت کو اوسپر ڈالین اور گرد اوسکی وہی دہونی رکہین اور پاؤن اوسکی قبلی کی طرف کرکی اسطورسی کہ منہہ بہی قبلی کی طرف ہوجائی لنبا لنبا لٹا دین اگر جگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو جس وضع سی کہ ہوسکی غسل دین غسل کی وقت میت کی بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالین مگر بی ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکی ستر عورت پر ڈالدین حضرت پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو جو جامی کی تحت غسل دیا تہا تو یہہ اونسی جناب پاک کی خواص سی تہا غیر کی لیی اوسپر قیاس نچاہیے کہ یہہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کی ہی غسل کا پانی خطمی عراقی یا بیر کی پتی یا صابون یا اشنان ڈالکر گرم کرین اگر کوئی چیز انمین سی میسر نہوسکی تو فقط گرم پانی بہی کافی ہی غسل دینی والا پہلی اوسکی استنجی کی جگہہ سی کلوخ یا پتہر سی نجاست دور کرکی پہر کپڑی کی تہیلی ہاتہہ مین پہنکی استنجا میت کا کر دی پہر اوس تہیلی کو دور کری

[illegible]

دو ہاتھ دہو کر اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹھ میت کے مل دے اور دونو نتھنون مین پہر اوسی ہی کافی ہے منھہ
اور ناک مین میت کے پانی نہ ڈالے اگر خوف اندر چلے جانیکا ہے کیونکہ میت زندے کی طرح سے منھہ ناک سے پانی
نہین نکال سکتا پہر سب باقی وضو پورا کر دے اور وضو سے پہلے پہنچون تک ہاتھ میت کے نہ دہووے کہ یہ سنت
زندے کی واسطے ہے میت کے لیے ہاتھ ہونا غسل دینے والے کا کافی ہے پہر داڑہی اور سر کے بال اگر ہون خطمی سے
یا اوسی سے دہووے اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سے دہووے بعد اسکی میت کو بائین کروٹ پر ڈالدے
داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سے پاؤن تک ڈالے کہ بائین طرف جو تختہ سے لگی ہوئی ہے وہان تک پہنچ جاے
یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے مین سر سے شروع کرے سب بدن میت کا ہاتھ سے ملے مگر ستر کی جگہہ تہیلی ہاتھ مین
پہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سے ستر کی جگہہ نہ ملے کہ ہاتھ لگانا اور دیکہنا ستر کی جگہہ مردے کی روا نہین
جیسے کہ زندے کی پہر میت کو داہنی کروٹ پر لٹالے بائین طرف سر سے پاؤن تک تین مرتبہ پانی بہاوے
اور اوسی طور سے بدن اوسکا ملے کہ سابق معلوم ہوا یہ دوسرا غسل ہوا ان دونو مرتبہ وہ پانی ہو کہ بیری کے پتے
وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو پہر اوس وقت میت کے پشت کو غسل دینے والا اپنی گہٹنون اور ہاتہون یا سینے سے
غرض جس طرح سے ہو سکے تکیہ لگا کر اوسکو بٹہائے اور پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے اگر اوسکے پیٹ سے کچھہ نکلے
تو اوسے دہو ڈالے اعادہ غسل وضو کا نکرے پہر میت کو بائین کروٹ پر لٹالے داہنی طرف سر سے پاؤن تک
تین مرتبہ پانی بہاوے اس مرتبے کے پانی مین چاہیے کہ تہوڑا سا فقط کافور ملا ہو اور بیری کے پتے وغیرہ
اوسمین نہو اور جوش بہی نکیا ہو یہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا
سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو تو بہی غسل ہو جائیگا اسلیے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہے
پہر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سے پوچہہ ڈالے اگر بعد اسکے بہی کچھہ اوسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالے
اعادہ غسل کا نکرے اگر سر کے بال اور داڑہی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین کہ چند
خوشبوئین مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کی ایک جگہہ جمع کرتے ہین اور یہ مشہور ہے زعفران
اور ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کے واسطے مکروہ ہے اور عورت کے لیے جائز ہے مشک ڈالنا حنوط مین
جائز ہے ورس نام ہے ایک قسم گہاس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہوتی ہے اور بعضے محققین نے لکہا ہے
کہ ورس تن کو کہتے ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہے میت کے دونو ہتہیلیون اور تلوون پر اور ماتہے
اور ناک پر اور دونو گہٹنون پر کہ یہ اعضا سجدے کے ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکے کفن پر بہی لگائین
اور مردے کی منھہ ناک کانون مین روئی رکہدین تو مضایقہ نہین اور روئی رکہنا میت کے جا ضرور اور پیشاب کے جگہہ
مکروہ ہے ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اوسکے جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اوسکا کاٹنا درست ہے
اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جائز نہین اور جورو خاوند کو غسل دے تو درست ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق نہ دی ہو
یا طلاق رجعی دی ہو لیکن وہ غسل دینے کے وقت عدت مین ہے اگر عدت اوسکی قبل غسل کے تمام ہو گئی یا وہ مطلقہ تہی بائن

ع یعنی منھہ مین کلی کرانی [illegible] ناک مین پانی [illegible] [illegible]

ع خطمی [illegible] [illegible] [illegible] کشف الغطا

ع یعنی کہ کافور [illegible] [illegible] [illegible] اور بعض [illegible] [illegible] ۱۲

طلاق بائن کر کی یا خلوت کی ہو مرنیکی بعد پہلی غسل دینی سی مرتد ہو کر مسلمان ہوگیی یا ہاتھہ لگایا خاوند کی باپ یا بیٹی کو بیوی سی یا بوسہ لیا اونکا شہوت سی تو ان سب صورتوں مین عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہیں بہتر یہہ ہی کہ غسل میت کو وہ دی کہ جسکی ساتھہ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا نہین جانتی ہون غسل کی احکام نہجانتا ہو تو وہ شخص غسل دی کہ متقی پرہیزگار امین ہو اور احکام غسل کی بھی جانتا ہو نہلانی والا میت کی بدن مین اتفاقا جو کچھہ مکروہ یا بری چیز دیکھی تو اوسکا اظہار نکری بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوسمین ہو اور اگر مرتی وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہو جیسی کالا منہہ ہو جانا یا شکل اسکی اور کچھہ عیاذا باللہ اور وہ میت فسق و فجور مین مشہور ہو اوسکی اظہار مین باک نہین ہی تاکہ اور آدمیون کو اس سی عبرت ہو اگر میت کے چہری پر نور یا مسکرانا اوسکی لبون سی دیکھی یا شکل اسکی اچھی دیکھی ہون سی تو انکا اظہار کرنا بہتر ہی تاکہ اور آدمیون کو نیک عمل کی رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈوبا ہوا ملی اور بدن اوسکا گل سڑ گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہی پس اگر غسل کی نیت سی تین غوطی دی کر پانی سی نکال لیا جاوی تو اوسکی غسل کی لیے کفایت کرتا ہی لڑکیان لڑکی اگر مراہق ہون یعنی حد شہوت کو نہ پہنچی ہون تو جائز ہی کہ غسل دیں انکو خواہ مرد خواہ عورتین خنثی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمین مرد اور عورت کے پہچاننی کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جاوی ولا حکم اوسکا مثل چھوٹی لڑکون کی ہی اگر عورت مر جاوی مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت نہلانی والی اوسکی نہ ملی یا مرد مر جاوی عورتون مین اور وہان کوئی غیر جنس نہلانی والا اوسکا نہ ملی تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنی ہاتھہ سی اوسکا تیمم کرا دی اگر محرم کوئی نہو تو اجنبی اپنی ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دی پھر نماز جنازہ کی پڑہی میت کے غسل مین نیت شرط ہی لیکن وہ سقوط فرضیت غسل کی مسلمانون سی واسطی میت کے طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی بغیر پڑہین یہ دوبارہ دی غسل کے تو جائز ہی تیسری مسئلہ میت کے کفنانی مین کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی کفن سنت مردون کی لیے تین کپڑی ہین ازار لفافہ قمیص کفن کفایت دو کپڑی ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جاوی۔ ازار اور لفافہ نام ہی اون چادرون کا کہ اون دونونکو کفنانی کی وقت نیچی اوپر ڈال کر قمیص اوپر بچھاتی ہین جس چادر کو اول بچھاتی ہین اوسکو لفافہ کہتی ہین اور جس چادر پر جو دوسری چادر بچھائی ہی اوسکو ازار کہتی ہین ہر ایک چادر اتنی ہو کہ مردہ تمام سر پانون اوسمین چھپ جاوی اور ہر ایک چوڑی اسقدر ہو کہ مردی کو چادر اوسپر لٹادین تو دونو کنارے اوسکی داہنی بائین طرف کون کی اوسمین نیچی اوپر آجائین قمیص اوس کفنی کو کہتی ہین کہ جسمین کلیان اور آستین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کے لیے پانچ کپڑی ہین درع خمار لفافہ ازار خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سی مکروہ ہی اور کفن ضرورت اس سی کم ہی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جاوی درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہی کہ قمیص اوسکو کہتی ہین کہ جسکو مرد پہنتی ہین اور درع اوسکو کہتی ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینی کی اوپر چاک کرتی ہین اور قمیص مونڈہون کی اوپر کفنانی کی وقت بھی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہیی درع اور قمیص جو زندگی کی وقت تھا ان لباسونکا بعینہ یہی حکم رہا انکا بعد موت کی بھی اگرچہ قطع وضع انکی مخالف ہی زندگی کی وقت کی خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سی

[illegible]

تخنوں تک خاصی آجاوی اور جس اسقدر ہو کہ مردہ اوسمیں چہپ جاوی اور ادہر کی ٹانگیں باہر ہی رہیں اوسکا طول شرح
گہٹنوں کی نیچی تک ہی اور سینہ بند کہ کفنی اوسمیں چہپ جاتی طول چار یا دو ہاتہ ہی عرض اوسکا ایک بالشت
معصوں [illegible] لکہا ہی کہ ایک حالت میں ستر عورت کا نہیں چہپ سکتا ہی اگر دو بالشت اوسکا عرض کریں ؛
تو بہتر ہی حاشیہ مصباح الصلوۃ میں مذکور ہی مرد کی کفنانی کا یہہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچہا دیں
مثلا بوریا یا چارپائی یا تخت پہر ڈہونی صندل اور اگر کی اوسکو دیکی جو خوشبو اوس پر چہڑکیں پہر لفافی پر ازار بچہا دیں
پہر اوس پر بہی ڈہونی دیکی جو خوشبو چہڑکیں بعد اسکی آدہی کفنی ازار پر بچہا دیں اور آدہی مت کی سر کی طرف بیٹی رہی
پہر اوسکو بہی دہونی دیکی خوشبو چہڑکیں یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ دہونی صندل اور اگر کی چاہیی پہر مردہ کو پاک
کپڑی سی پونچہہ ڈالیں پہر حنوط سر اور داڑہی پر اور کافور سجدہ کی ساتوں اعضا پر لگا کر غسل کی جگہہ سی
بہ صنع ستر کی چہپائی ہوئی کفنی پر لاکی رکہیں پہر کفنی کی چاک میں سر اوسکا ڈالکی کفنی پہنا دیں اور وہ
آدہی کفنی کہ سر کی جانب میں بچہی ہوئی تہی اوسکو مردہ پر پہیلا دیں پہر پہلی ازار کو بائیں طرف سی اوسپر لپیٹیں
پہر داہنی طرف سی لپیٹیں تاکہ داہنا کنارہ بائیں کنارہ کی اوپر آجاوی پہر اوسی طور سی لفافہ اوسپر لپیٹیں پہر کفن کی
دونوں طرف سر اور پانوں کی جانب کی باندہ دیں تاکہ اوڑنی کہلنی کا خوف نہ رہی مجتبی میں لکہا ہی کہ کفنی کو صدر
پہنانی کی بیسین لیکن [illegible] میں لکہا ہی کہ امام حلوائی نی فرمایا ہی کہ صحیح یہی بات ہی کہ کفنی کو ستر پہنانی کی
سینی پر عورت کی کفنانی کا یہہ طور ہی کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند ایک پاک چیز پر جیسا کہ معلوم ہوا بچہا دیں پہر اوپر
لفافہ لفافی پر ازار ازار پر درع یعنی کفنی پہر ہر ایک کو ڈہونی دیں اور خوشبو اوس پر چہڑکیں جس طور سی کہ
مرد کی کفنانی میں معلوم ہوا ہی بعد اوسکی عورت کا بدن پونچہکی حنوط اوسکی سر اور کافور سجدہ کی ساتوں اعضا پر
لگا کر بدن اوسکا چہپائی ہوئی غسل کی جگہہ سی لاکی کفنی پر لٹا دیں بعد اسکی کفنی پہنا دیں پہر سر کی بال اوسکی
دو حصی کر کی سینی پر کفنی کی اوپر رکہیں اور خمار یعنی اوڑہنی اوسکی سر پر کہلی ہوئی اوڑہا کر دو حصی اوسکی بالوں کی
اوڑہنی کی دونوں طرفوں میں چہپائیں پہر خمار کی اوپر ازار اوسکی اوپر لفافہ لپیٹیں جس طور سی کہ مرد کی کفن میں
بیان ہوا بعد اسکی خرقہ سینی کی اوپر بغلوں سی نکال کر گہٹنوں کی نیچی تک لپیٹیں اور جس صنع سی خزانۃ الروایات میں لکہا ہی بائیں طرف سی
داہنی طرف لائیں پہر داہنی طرف سی بائیں طرف پہر کنارہ سر اور کمر کی جگہہ کفن کو باندہ دیں تاکہ ستر محفوظ رہے
جوہرہ نیرہ میں لکہا ہی ظاہر مذہب یہہ ہی کہ خرقہ کو دونوں لفافہ اور ازار کی بیچ رکہیں کیونکہ کفن حکم میں مثل لباس کی کیا
سی مسئلہ مثل عورت کی ہی مراہق سن بالغ کی ہی محرم میں مثل حلال کی ہی صغیر السن لڑکی کی لیی کفن ایک کپڑی تک بہی
جائز ہی اور لڑکی کی لیی دو تک اگر انکو بہی موافق بالغوں کی کفن دیا جاوی تو بہتر ہی اگر بچہ پیٹ سی مرا ہوا پیدا ہو لڑکی
یا لڑکا تو اوسکو ایک پاک کپڑی میں لپیٹ کر گاڑ دیں اوسکو ردی کا سا کفن نہ دیں جیسی کہ ہاتہ پانوں ردی کی جو کاٹی جاتی ہیں
تو نہ کفنائی جاویں بلکہ ایک پاک کپڑی میں لپیٹ کر گاڑ دی جاویں [illegible] کپڑا کفن میں برابر ہی مگر پرانی کو دہو لیں
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی صحیح بخاری میں روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نی

ف [illegible]

عنہ نے مرض موت مین دیکھکر اوس کپڑے کی طرف جو اونکے بدن مبارک مین تھا فرمایا کہ اس کپڑے کو دہو ڈالو اور کپڑے اور بہی زیادہ کرکے مجھے کفنانا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نئے کی لیے زندے مستحق زیادہ ہین میت پرانے ہی کے لیے مستحق ہے سفید کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کا کہ یہہ تمہارے بہتر لباسون مین ہے اور اوسمین کفناؤ اپنے مردون کو روئی اور چھال کی کپڑے کا کفن دینا درست ہے اور مردون کی لیے ریشمین اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے عورت کی لیے یہہ سب درست ہے جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا درست ہے اگر سوا اون کپڑون کی کہ مرد کی لیے مکروہ ہین پہنے تو اوسکی واسطے ایسے کپڑے سے زیادہ کفن نہ بناوین چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے کپڑے کا بناوین کہ پہنتا تھا جمعے اور عیدین مین اور عورت کا ویسے کپڑے کا کہ پہنتی ہو ماں باپ کی گھر جانے مین مرد کا کفن اوسی کی مال سے دینا ہے اگر مال ہو اور اگر مال اوسکا نہو تو اوسپر دینا واجب ہے کہ جسپر زندگی مین اوسکا نفقہ واجب ہوتا ہے جورو اگر غنی ہو تو کفن اوسکا خاوند پر واجب ہے والا اوسکی مال مین سے دین اور نزدیک امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی اگرچہ مال عورت کا ہو تو بہی خاوند ہی کفن دے جیسے کہ زندگی مین اوسکو لباس دیتا ہے

چوتھی فصل جنازے کی نماز مین نبی علیہ الصلاۃ والسلام امت کا اسپر اجماع ہے کہ نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جاویگا اور اگر ایک مسلمان نے بہی نماز پڑہ لی تو سب چہوٹ جاوینگے کہ ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کی فصل مین معلوم ہوا اس نماز کی صحت کی واسطے نو شرطین ہین پہلی شرط مسلمان ہونا نماز پڑہنے والے اور مردے کا پس اگر کافر یا مرتد نے کسی میت کی جنازے کی نماز پڑہی بدون اور مسلمانون کی یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہون تو نماز درست نہوگی یا اگر کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان لوگ نماز جنازے کی پڑہین تو یہہ بہی جائز نہین دوسری شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہے جنابت اور بے وضو ہونے سے اور جمیع ناپاک چیزون سے اگر نماز جنازے کی جماعت سے پڑہین تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہے اسلیے کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پڑہ لیگا تو سب مسلمان چہوٹ جاوینگے اس فرض سے مگر جو مقتدی کہ بے طہارت نماز پڑہیگا تو اوسکی نماز نہوگی تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہے چوتھی شرط میت اور نمازیکا مکان پاک ہونا ہے مگر میت کی مکان طہارت مین اختلاف ہے پانچوین شرط ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت مردون کی لیے چھپانا بدن کا ہے ناف سے گھٹنون تک لیکن ناف خارج گھٹنے داخل اور عورتون کی لیے تمام بدن چھپانا مگر چہرہ اور دونو ہتھیلیان اور دونو قدم کہ یہہ تینو اعضا موافق صحیح روایت کی اونکی حق مین عورت نہین ہین باقی انکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہے اس جگہہ بقدر ضرورت کی بیان ہوا چھٹی شرط رکہنا میت کا زمین پر یا اوس چیز پر کہ شرع مین مثل زمین کی ہو روبرو مصلی کی پس اگر جنازہ مثلا گہوڑے پر یا ہاتہو پر ہو پیچھے یا داہنے بائین طرف مصلی کی یا غائب اونسے ہو تو نماز جنازے کی درست نہوگی ساتوین شرط بالغ ہونا امام کا آٹہوین شرط کہڑا ہونا مصلی کا روبقبلہ ہوکر نوین شرط نیت کرنی مصلی کی نماز کی خاص واسطے اللہ تعالی کی اور دعا

پہلی تکبیر کے حمد رسی مصلی کہی نیت کی یعنی جو ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازہ کی کہ واسطی اللہ تعالی کی اور دعا واسطے اس میت کی منہہ میرا قبلہ کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہی نیت کی یعنی جو ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازہ کی کہ واسطے اللہ تعالی کی اور دعا اس میت کی واسطی اس امام کی پیچھے منہہ میرا قبلہ کی طرف پھر نیت کی بعد متصل تکبیر اولی کہے یعنی اللہ اکبر جنازہ کی نماز میں دو ارکان ہین چار تکبیرین کہنا یعنی ابتدائی نماز کی کہی اللہ اکبر پھر ثنا کے اللہ اکبر کہی پھر بعد درود کی اللہ اکبر کہی پھر بعد دعا کی اللہ اکبر کہی جو سب نماز مین کہڑا ہونا بعضی علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی تحریمہ ہے کہ نماز میں ہی تکبیر ہے سنتین اس نماز مین تین ہین تکبیر اولی کی بعد ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسری تکبیر کی بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑہنا جو درود کہ یاد ہو مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تیسری تکبیر کی بعد دعا پڑہنا مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَخُصَّ هٰذَا الْمَيِّتَ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ الْاَمْنَ وَالْبُشْرٰى وَالْكَرَامَةَ وَالزُّلْفٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو دعا یاد ہو سو پڑہے لیکن جو دعا کہ حدیث مین منقول ہوا اسکا پڑہنا اولی اگر میت غیر مکلف ہو کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں یعنی مجنون اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون تو یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہہ دعا پڑہنی کی بعد چوتھی تکبیر کہے داہنی طرف منہہ پہیر کر سلام کہی اور سلام میں یہہ پڑہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پہر ایسی ہی بائین طرف کو فتح القدیر مین یہہ لکہا ہے سلام مین نیت میت اور مقتدیون کی کرین قاضیخان وغیرہ نے کہا ہے سلام مین میت کی نیت کرنا منع ہے پہلی تکبیر مین ہاتہہ اوٹہانا کانون تک ہے باقی تکبیرون مین ہاتہہ اوٹہانا موافق مذہب مختار کے درست نہیں ہے امام چارون تکبیرین بلند آواز سے کہی اور مقتدی آہستہ کہین جیسے نماز پنجگانہ مین اور سلام داہنی طرف کا بلند آواز سے کہی جنازہ کی سینی کی برابر کہڑا ہونا امام کا مستحب ہے میت عورت ہو یا مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بہی سینہ ہی کی برابر کہڑا ہووے تین صفین کرنا اس نماز مین مستحب ہے یہان تک کہ اگر سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور تین شخص اوسکی پیچھے کہڑے ہوون اور دو شخص اونکی پیچھے اور ایک سب کے پیچھے تا کہ تین صفین بن جائین اسواسطی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جس شخص پر تین صفین ہوئے نماز پڑہی تو اللہ تعالی اوسکو بخش دیگا اس نماز کی سب صفون سے پچہلی صف مین ثواب زیادہ ہے

[illegible]

برخلاف نماز پنجگانہ کی کہ اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہی یا ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیرین ہوچکے ہین تو جنازہ مین ابھی داخل نہووی جبتک امام تکبیر نکہی پس جب کہی تو یہہ امام کی ساتھہ تکبیر کہکر داخل ہوجاوی برخلاف ویسی شخص کی جو حاضر تہا پہلی تکبیر کی وقت اور اوسکو کچہہ دیر ہو گئی امام کی ساتھہ تکبیر کہہ سکا تو وہ دیر نکری تکبیر کہکر امام کی ساتھہ شریک ہوجاوی کہ بسقدر ضرورت ہی اور ضرورتین معاف ہین آگی ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیرون کی بعد تو وہ بہی دیر نکری جلد تکبیر کہکر کہڑا ہو جاوی پہر جب امام سلام پہیر چکی تو وہ شخص تنہا تین تکبیرین متصل بغیر دعا اور درود کی کہہ کی سلام پہیر دی پس اگر اوسکی آگی سی میت کو اوٹہا لیا قبل پوری ہوجانی چار تکبیرونکی تو نماز اوسکی باطل ہو گئی اگر بہت جنازی جمع ہون علاحدہ علاحدہ نماز پڑہنا ہر جنازی پر بہتر ہی پہلی پڑہنا اوسپر بہتر ہی کہ جسمین نیکی بہت ہو اور اگر جمع کرکی ایک بار سب پر نماز پڑہین تو بہی جایز ہی پہر امام کو اختیار ہی کہ سب جنازونکی ایک صف بناوین یا ہر جنازی کو برابر برابر کرکی اپنی منہہ کی سامنی سب کو رکہین اسطور سی کہ اگر ایک شخص ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کے سینی ہون اور اگر امام ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کی سینی ہون لیکن اپنی نزدیک اوس جنازی کو رکہی کہ سب مین بہتر اور افضل ہو پہر اوسکی بعد اوسکو رکہی کہ اون سب باقیونمین بہتر اور افضل ہو اور علی ہذا القیاس اسی طور سی سب کو رکہی اگر مرد اور عورتین اور نابالغ اور خنثی مشکل اور غلام سب جمع ہون تو سب سی پہلی مردونکو رکہین خواہ حر ہون خواہ غلام ہون اور بعضی کہتی ہین کہ غلام حرونکی پیچہی رکہی جاوین اونکی بعد نابالغون کو رکہین اونکی بعد خنثونکو یعنی اون شخصونکو کہ جنمین مرد و عورت کے پہچاننکی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو کہ اوسکو خنثی مشکل کہتی ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اگر مرد کی جانب غالب ہے تو اوسکا حکم مرد کا ہی اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورت کا ہی پہر اونکی بعد عورتونکو رکہین۔

پانچوین فصل اونکی بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست ہے یا نہین چند فریق کو غسل دینا اور اونکی جنازونکی نماز پڑہنا درست نہین ہی ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنی وقت کی بادشاہ اسلام کی حکم سی پہر گئی ہون دوسری قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستا لوٹتی ہین تیسری وہ لوگ کہ ہتیار باندہکر شہر مین چوری کرتی ہین اور اگر کوئی مزاحمت کری تو اوسکو مار ڈالتی ہین صرفہ نہین کرتی ہین چوتہی ٹہگ یعنی وہ لوگ کہ فریب کی پہانسی دیکر مار ڈالتی ہین بشرطیکہ یہہ سب مسلمانونکی ہاتہہ سی لڑائی مین مارے جاوین اور اگر امام وقت اونکو گرفتار کری بعد اوسکی قتل کری تو اونکو غسل بہی دیا جاویگا اور نماز جنازی کی بہی پڑہی جاویگی پانچوین قاتل والدین کا یعنی وہ شخص کہ جسنی اپنی دونو ماباپ کو مار ڈالا ہو یا ایک کو شہید کو غسل نہین دیتی ہین حکم اوسکا اگلی فصل مین انشاء اللہ تعالی معلوم ہو گا اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازی کی نہین پڑہی تو اوسکی قبر پر پڑہنا جبتک کہ اوسکی پیٹ پہٹنی کا گمان غالب نہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ میت کی پہٹنی کا شک ہو گیا ہو تو بہی پڑہین بعضی اعضا پر نماز پڑہنا درست نہین ہی یعنی اگر ہاتہہ یا پاؤن یا اور کچہہ عضو بدن سی جدا ہو تو نماز اوسپر نہ پڑہین جبتک کہ اکثر بدن نہو یا آدہا سر میت سر کی طرف کا اوس آدہی پر پڑہنا درست نہین کہ سر سی برابر لمبائی مین جدا ہوا ہو وانہ

مسئلہ [illegible] حقیقت مین [illegible] پہلی صف مین [illegible] فائدہ [illegible] [illegible]

حربی سی جو نابالغ قید مین بغیر ماں باپ کی آئی اور دار اسلام مین آکی مرجاوی تو نماز اوسپر پڑہین اور اگر اوسکی ساتہہ کوئی ماں باپ مین سی بہی پکڑا آیا لیکن اسلام نہین لایا تو اس نابالغ پر نماز پڑہنا درست نہین اگر نابالغ خود مسلمان ہو ماں باپ کی اور وہ اسلام کو سمجہتا تہا تو اوسپر نماز پڑہین اس حکم مین لڑکا لڑکی دونو برابر ہین کوئی بچہ پیدا ہوا اور اوسکو زندگی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز دیا حرکت پہر جلد مرگیا یا پیٹ سی اگر زندہ خارج ہو کی مرگیا نام اوسکا رکہین غسل اوسکو دین اور اوسپر پڑہین جو کوئی مرا پیدا ہوا یا کچہہ اعضا اوسکی بنی ہین اور کچہہ نہین تو غسل اوسکو دیکر ایک پاک کپڑی مین لپیٹکی گاڑ دین اور نماز جنازی کی نہ پڑہین اگر مسلمانون اور کافرونکی مردی ملی ہون پس اگر کسی علامت سی مسلمان پہچانی جاتی ہین تو مسلمانون کو جدا کرکی غسل دی کر نماز جنازی کی پڑہ کی مسلمانونکی گورستان مین دفن کرین علامت مسلمانونکی خضاب ختنہ سیاہ لباس آبدستکی بال تراشنا ہی اگر ان علامتو نمین بہی شبہہ ہوجاوی چنانچہ یہود ختنہ کرتی ہین نصاری سیاہ لباس پہنتی ہین اور فارسی مسلمان بہی کہ جو اپنی صورت ہیبتناک بنانی کی لیی موچہین بڑہا دیتی ہین اور بعضی کفار بہی خضاب کرلیتی ہین پس اسوقت مین دیکہا چاہیی اگر مردی مسلمانونکی بہت ہون تو سب کو غسل دین اور جمع کرکی نماز جنازی کی پڑہین لیکن نیت مسلمانونکی کرین اور مسلمانونکی مقبرہ مین گاڑ دین اور اگر کافر زیادہ ہون تو نماز کسی پر نہ پڑہین مگر نہلا کفنا کر سب کو کافرونکی مقبرہ مین گاڑ دیں اور غسل کفن مین رعایت سنت کی نکرین اگر کافر اور مسلمان برابر ہون تو غسل سب کو دین مگر اونپر نماز پڑہنی مین اور دفن کرنی مین اختلاف بعضون نی کہا ہی پڑہین بعضون نی کہا ہی نہ پڑہین اور اونمین سی بعضون نی کہا ہی کہ ان سبکو مسلمانونکی گورستان مین دفن کرین بعضون نی کہا ہی کافرونکی اور بعضون نی کہا ہی کہ ان سب کی لیی ایک علحدہ گورستان بنائین اور قبرین سب کی برابر زمین کی کردین اگر عورت کتابیہ مثلاً یہودیہ یا نصرانیہ کسی مسلمان کی نکاح مین تہی اور وہ اوس سی حاملہ ہو کی مرگئی تو اتفاق ہی علما کا کہ اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہین مگر اوسکے دفن کرنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی کہ مسلمانونکی گورستان مین گاڑی جاوی بعضون نی کافرونکی بعضون نی کہا ہی کہ ایک علحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاوی اس بات مین احتیاط بہت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک علحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاوی مگر قبلی کی طرف اوسکی پیٹہہ کرین تاکہ اوسکی پیٹ کی بچی کا منہہ قبلی کی طرف رہی جنازی کی نماز پڑہنا مسجد مین مکروہ ہی موافق صحیح روایت کی

چہٹی فصل جنازی کی امامت مین

جنازی کی نماز کا امام چاہیی کہ بادشاہ ہو اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا اگر وہ بہی حاضر نہو تو قاضی پہر بعد قاضی کی امام جمعی کا پہر بعد اوسکی امام محلی کی مسجد کا بعد اوسکی ولی میت کا یعنی وہ مرد کہ سب وارثون مین اوسکا زیادہ قریب ہی جیسی بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا باقی تفصیل بڑی کتابون مین ہی بعد ولی کی خاوند عورت کا بعد خاوند کی ہمسایہ لیکن بیٹی کی باپ کی ہوتی چاہیی کہ بیٹا امامت نکری مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہیی کہ امام ہو پہر ولی مختار ہی چاہی آپ امامت کری چاہی اور کسی کو اجازت دی مگر دوسرا اوسپر ولی میت کا کہ اوس ولی کی ساتہہ حق تقدم مین برابر ہی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ غیر کو منع کری اگرچہ یہہ دوسرا صغیر ہو اگر ولی اور ولی کی کسی اور نی کہ اوسکو آگی ہونی کا حق ولی سی نہ تہا نماز جنازی کی پڑہی

[illegible]

پڑھی تو ولی کو پہنچتا ہی کہ چاہی تو اعادہ کری اگر گاڑ دیا ہو تو اوسکی قبر پر پڑھی جب تک پیٹ پھٹنی کا گمان نہ ہو اگر ایک امام بی وضو ہو تو چاہی اور اپنی جگہہ مقتدیون مین سی کسی کو امام کر دی تو درست ہی جیسی کہ نماز پنجگانہ مین درست ہی اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عذر کی سبب سی کھڑا نہو سکی اور وہی امام ہو بیٹھہ کی نماز جنازی کی پڑھی تو درست ہی فقط عورتین اگر نماز جنازی کی پڑہ لین تو فرضیت اوسکی ساقط ہو جاتی لیکن مستحب ہی کہ وہ بی جماعت یکبارگی الگ الگ پڑہین اور اگر جماعت سی پڑہین تو بھی جائز ہی **ساتوین فصل** جنازہ اوٹھانی اور ساتھہ چلنی مین جنازہ لی چلنا اس وضع سی سنت ہی کہ مردی کو چارپائی پر یا مثل چارپائی کی جو کچھہ ہو اوسپر لٹاکی اوسکی چارون کونی چار مرد کندہون پر رکھہ کی لیچلین مگر ضرورت کی وقت کہ اوٹھانی والی کم ہون تو جسقدر میسر ہون جائز ہی جسوقت کہ جنازہ لی چلین تو مستحب ہی کہ اول دس دس قدم چارون طرف سی لین اوسکا طور یہہ ہی کہ جسوقت جنازہ اوٹھائین تو ایک شخص اوٹھانی والون سی اپنی داہنی مونڈہی پر جنازی کی سرہانی داہنی طرف کو رکھہ کر دس قدم گن کر چلی پھر ایسی ہی پائتی کی داہنی طرف اپنی اوسی مونڈہی پر رکھہ کر دس قدم پھر بائین کندہی پر اوسکی سرہانی کی بائین طرف رکھہ کر دس قدم پھر پائتی کی بھی جانب اپنی اوسی کندہی پر رکھہ کر دس قدم چلی یہہ سب چالیس قدم ہوئی حدیث مین آیا ہی کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض ان چالیس قدمونکی جنازہ اٹھانی والیکی حق تعالی بخشتا ہی گاڑی پر جنازہ لیجانا منع ہی اس لیی کہ اس مین مشابہت ہنود سی ہی چاہیی کہ جنازہ باری باری سی ایک دوسرا اپنی کندہی پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو لیجائین جنازیکو لیچلنی مین جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ گرا لی دوڑا لیچلین کہ جنازی کو حرکت اور اضطراب پہنچی چھوٹی بچی کا جنازہ ایک شخص اپنی ہاتھون پر لیجائی پیچھی چلنا جنازی کی بہتر ہی اور آگی چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگی پیچھی چلنا مکروہ ہی داہنی بائین طرف جنازی کی نہ چلین بلکہ آگی چلین یا پیچھی قریب قریب سوار چلنا جنازی کی آگی دور دور اسقدر کہ اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑی جائز ہی سوار ہو کر چلنا جنازی کی ساتھہ مکروہ ہی جنازیکو مونڈہون اور گردن پر ڈال کر لی چلنا مکروہ ہی جیسی جانور پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جنازہ دیکھہ جنازی کی لیی کھڑا ہونا منع ہی مگر جو ارادہ کری اوسکی ساتھہ چلنی کا تو درست ہی ایسی ہی جو کوئی نماز پڑہنی کی جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکھہ کر نہ اوٹھی جب تک کہ اوسی زمین پر نہ رکھہ دین ایسی ہی جب کہ جنازہ قبر کی پاس پہنچ چکی تو جب تک کہ جنازیکو کندہونسی زمین پر نہ رکھہ دین اوسکی ساتھہ والی نہ بیٹھین بغیر پڑہی جنازی کی نماز کی جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع ہی جنازی کی نماز پڑہ کر بغیر اذن مردی کی اقربا کی چلا جانا درست ہی مگر جسکی جانی مین اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہی جنازی کی ساتھہ چلنی والی اپنی دلون مین خدا کا خوف لحاظ کرتی ہوئی اور اپنی گناہون اور موت کو یاد کرتی غمناک صورتین بنائین ولوتین گناہونسی توبہ کرتی ہوئی چلین اور دنیا کی باتین کرتی ہنستی ہوئی نہ چلین بلکہ بیشتر خاموش رہین بی ضرورت بات نکرین جنازی کی ساتھہ چلتی ہوئی کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھہ اور ذکر الہی پکار کر پڑہنا مکروہ تحریمی ہی جیسی کہ

۱ [illegible] وضو سی ہی اور [illegible] مین تشبیہ مین [illegible] نماز درست ہی [illegible] کا ہی ۱۲ [illegible] کشف الغطا مین ہی

۲ [illegible] جنازہ [illegible] نماز [illegible] عورت [illegible] امام [illegible] مستثنی [illegible] ۱۲

۳ اگر دو آدمی [illegible]

۴ [illegible] آگی چلنا [illegible] جنازہ نہین ۱۲ [illegible] کشف الغطا مین لکہا ہی

۵ اگر جنازی کی ساتھہ [illegible] قدم [illegible] ۱۲

عادت پڑ گئی ہی کہ اس زمانی کی عوام الناس یعنی بیشتر آدمی اس مسئلی سی بیخبر اور بدعت فعل مین علما کو چاہیئی کہ منع الناس کو
باز رکہین لیکن اگر چاہین تو قبرین پڑہین عورتونکو نکلنا جنازی کی ساتہہ درست نہین ہی اگر نکلین تو منع کیجائین
اس لیی کہ جب عورتین ارادہ کرتی ہین گہر سی نکلنی کا قبرونکی لیی تو خدا کی اور فرشتونکی لعنت مین ہوتی ہین اور جب
نکلین تو ہر طرف سی اونہین شیطان گہیرتی ہین جب کہ قبرونکی پاس پہنچین تو اونپر مردونکی روحین لعنت کرتی ہین جب پہرتی
ہین تو ہر لعنت خدا کی ہوتی ہین یہہ مسئلہ مذکورہ بہی ہین ماتم مین سیاہ لباس پہننا اور مردی پر آواز کر کی رونا اور گریبان
چاک کرنا منہہ اور چہاتی سر منہہ سینی زانو پر طمانچی مارنا یہہ سب حرام ہی مگر آنسو بہنی لگی ہین اور دل سی غم کرتی ہین
مضایقہ نہین اگر ماتم کرنی والیان جنازی کی ساتہہ ہوئین تو جس طور سی ہو سکی باز رکہی جائین اگر وہ باز نہ آوین تو جنازی
ساتہہ والی جنازی کو چہوڑ دین ولیکن اونکا ساتہہ ہونا برا جانین

آٹہوین فصل

دفن اور قبر کی بنانی مین جو سنت ہی
فرض کفایہ ہی بغلی قبر بنانا سنت ہی اگر زمین کہین کی نرم ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکی تو صندوقی قبر بہی بنانا درست ہی بغلی بنانی کا
طور یہہ ہی کہ لمبی میت کے برابر اور گہری ایک آدمی میانہ قد کی سینی یا تمام قد کی برابر کہودی جاتی ہی اگر قد آدم گہری کرینگی بہتر ہی
اور ایسی ہی اگر لمبائی مین بہی کچہہ قدری میت کی قد سی زیادہ کرین تو بہتر ہی تاکہ میت کو تنگی نہووی پہر اوس مین
قبلی کی طرف کی بغل پائنتی سی لگا کر اونچی ہی لمبی اور کہودی جاتی اسقدر چوڑی کہ اوسمین مردہ بخوبی سما جاوی
اس جگہہ کو لحد کہتی ہین اوسمین مردیکو داہنی پہلو پر لٹا دین اور منہہ اوسکا قبلی کی طرف کر دین اور اوسکی پیٹہہ کی طرف
ایک مٹی کا تکیہ لگا دین تاکہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف سی پلٹ نجاوی پہر کچی اینٹین یا لکڑیان وغیرہ لحد کی منہہ پر رکہکر
منہہ کو بند کر دین پہر اوسمین مٹی ڈال کی قبر بنا دین صندوقی قبر بنانی کا یہہ طور ہی کہ لمبی گہری جسقدر جو معلوم ہو چکی
اوتنی ہی کہودی جاتی لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمین دونون بغلون سی لگا کر کچی اینٹین چنین یا لکڑیان یا تختی
کہڑی کر دین اور مردی کی لیی اوسمین کشادہ جگہہ رہی اس صندوقی قبر مین لحد نہین کرتی ہین پہر مردیکو اوسمین رکہین
بعد اوسکی اون دونون اینٹون پر کہ چنی گئی ہین یا تختون یا لکڑیون پر کہ کہڑی کی گئی ہین غرض جو کچہہ کہ اوسمین سی لگا ہو
پہر اوپر تختی یا لکڑیان یا نل یا اینٹین رکہہ کی چہت بنا دین کہ بیچ مین قبر کی مٹی سی کہ مردی سی جدا رہی پہر اوسپر مٹی ڈال کی
پوری قبر بنا دین یا اس طور سی کہودی جاتی کہ پہلی ایک ہاتہہ بہر گہری اور بہ مردی کی قد کی برابر یا قدری لمبی کہود کر
اوسکی دونو طرف بازو کی ایک ایک بالشت زمین چہوڑ کی بیچ مین سی اوسی ہی لمبی اسقدر چوڑی کہ مردہ اوسمین
بخوبی سما جاوی اور کہودی جاتی اوسکو بہی ہندوستانی لحد کہتی ہین اور وہ جو اس سی اوپر ہی اوسکو [illegible] کہتی ہین
یہہ قبر بہی گہری ایک قد آدم یا سینی تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت مین بہی اول صورت کی سی لحد کرین یا
یہہ دونو قسم صندوقی کہلاتی ہین پہر اسمین مردیکو لا کر زمین پر تختی یا لکڑیان یا نل یا اینٹین جس جگہہ کہ ایک ایک
بالشت زمین چہوڑ دی تہی اوس جگہہ پر رکہکر چہت بنائین پہر اوسپر مٹی ڈال کی قبر بنا دین اور ہندوستان مین
یہی تیسری قسم قبر مروج ہی اور اونچا کرنا قبر کا زمین سی ایک بالشت تک سنت ہی اگر قدری زیادہ ہو تو مضایقہ نہین
قبر کو مربع چوکور نہ بنائین بلکہ اوپر سی ڈہلوان بیچ کو مانند کوہان شتر کی ہووی مردیکو جسقدر لوگ بخوبی قبر مین اتارین

اوتارسکین اوتارین (ابین کچہہ عدد معین شرط نہین لیکن چاہیی کہ اوتارنی والی قوی ہون کہ اوسکو آرام اور آہستگی سی لا کر قبر مین رکہین عورت کو قبر مین اوسکی محارم اوتارین جیسی کہ بیٹا یا باپ یا بہائی اگر یہہ نہون تو جو اقربا اوسکی کہ نزدیک (ذی رحم) قرابت مین وہ اوتارین یہانتک کہ قریب کی ہون بعید نہ اوتاری مگر جو ضرورت ہو تو بعید کی اوتارنیمین بہی مضایقہ نہین علی ہذا القیاس جب تک اقربا ہون تو اجنبی نہ اوتارین اگر اوسکی اپنون مین کوئی نہو تو ہمسایون مین سی دیندار لوگ متقی بڑہی اوتارین اگر یہہ بہی نہون تو جوانان صلحا دیندار پرہیزگار اوتارین میت کے اوتارنی کی واسطی عورتونکو قبر مین نا آنی دین اس لیی کہ نبی علیہ الصلوة والسلام نی عورتون اور کافرونکا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہی جب میت کو قبر مین رکہین تو یہہ پڑہین بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب میت کو قبر مین رکہہ چکین تو گرہین کفن کی کہولدین منہہ کہلا رکہنا میت کا قبر مین جائز ہی جب تختی رکہہ چکین تو تختون (کی درزون) پر تین لپ بہر بہر کی سرہانی سی مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کی مٹی ڈالنی مین یہہ پڑہنا چاہیی مِنْہَا خَلَقْنَاکُمْ دوسری بار کی مٹی ڈالنی مین یہہ پڑہی وَفِیْہَا نُعِیْدُکُمْ تیسری بار مین یہہ پڑہی وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی قبلی کی طرف سی قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردی کی نیچی چادر یا کچہہ کپڑا بچہانا قبر مین مکروہ ہی اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی کہ قبر نہ بن سکی تو میت کو تابوت مین رکہکر گاڑنا درست ہی خواہ تابوت لوہی کا ہو یا پتہر کا یا لکڑی کا لیکن اگر تابوت مین گاڑین تو سنت یہ ہے کہ اوس مین مٹی کا فرش کردین اور اندر کی طرف بہی مٹی سی لیس دین دفن کرنی کی بعد پانی چہڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اسکا یہہ ہی کہ پہلی سرہانی سی پائینتی تک قبلی کی جانب تین بار چہڑکا جائی پہر اسی طور دوسری جانب کو جتنی مٹی قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالی زیادہ اور کم کرنا اس سی مکروہ ہی مگر امام محمد رحمة اللہ علیہ سے روایت ہی کہ اگر کچہہ قدری زیادہ ہو جای تو بہی مضایقہ نہین دفن کی وقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے اور مرد کی قبر پر نہین چاہیی تختی رکہنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سی مستحب ہی اور مرد کی قبر پر پاؤن کی طرف سے اگر تختی رکہنی مین سوراخ باقی رہ جائین تو بند کرنا اوسکا مستحب ہی تاکہ مٹی مردی پر نگری کچی اینٹین یا نلونکی سینٹہی لحد کی منہہ پر رکہنا مستحب ہے اور بوریا رکہنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی مکروہ اور بعضون نی کہا درست پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کی منہہ پر رکہنا مکروہ ہی بشرطیکہ متصل میت کے ہون اور گرد متصل نہ رکہنا انکا مکروہ ہی مگر جس جا زمین بہت نرم ہو یا درندونسی خوف و خطر ہو تو محافظت کی لیی میت سی دور فاصلی رکہنا درست ہی جیسی میت کی اوپر انکا رکہنا درست ہی دفن کرنا میت کا رات مین مکروہ نہین ہی لیکن دنمین بہتر ہی میت کا گاڑنا اوس گورستان مین بہتر ہی کہ جسمین علما صلحا اور بزرگ مدفون ہون جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہی کہ تہوڑی دیر تک وہان قرآن مجید اور دعا درود بیٹہکر پڑہتی رہین اور پڑہنی کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکی حق مین مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال مین خدا سی درخواست کرتی رہین اتنا بیٹہی رہین کہ جتنی

ویر مین ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا تہا تا ہی بعد اسکی ہانسی اوٹہہ آئین اسطور سی آنا اور فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم کا حدیث صحیح مین منقول نہی اور یہہ سوال جواب کیوقت میت کی لیی موجب استیناس کا اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بہی ہوتا ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بعضی اصحابون سی منقول ہی پس اس سی معلوم ہوا وہ جو بعضی دیار کی اس مالی مین رسم ہی کہ میت کو دفن کرکی چالیس قدم منسب چلی جاتی ہین پہر ہانسی لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑہتی ہین بدعت خلاف سنت کی اور محض بہ خواہی میت کی ہی اس مسئلی کو یاد رکہنا چاہیی جو قبر پکی بنانی تو اسکا درست کرنا جائز ہی مگر ویسی ہی چہوڑ دینا بہتر ہی کہ مومن کی ٹوٹی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہی قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سی لیسنا اور اوسپر لکہنا اور عمارت بنانا موافق حدیث شریف کی اور نزدیک محققین فقہا کی بہی یہہ سب مکروہ ہی لیکن بعضی معتبر کتابون مین لکہا ہی کہ سوای گچکاری کی پچہلی تینون باتین درست ہین واللہ اعلم بالصواب

نوین فصل

شہید کی احکام مین جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناحق مارا جائی اسطور سی کہ اوسکی مرنی مین قصاص واجب ہوا اگرچہ کسی جہت سی پہر ساقط ہو جائی چنانچہ بیٹی کو باپ نی مار ڈالا تو باپ پر قصاص بسبب حق ابوت کی ساقط ہوگیا یا مثل اسکی اور کوئی صورت ہوا اور وہ مرتث بہی نہوا ہو مرتث کی تفسیر ان شاء اللہ تعالی آگی معلوم ہو جائیگی یا اوسکو کسی طور سی باغیون یا حربیون یا رہزنون نی مار ڈالا ہو یا پایا گیا میت ان سبکی ڈالی مین اور اوسمین کوئی قتل کا نشان موجود ہی اگرچہ نکلتا خون نکلا ہو آنکہہ اور کان سی یا تازی خون نکلا نکلنا حلق سی تو اوسکو شہید کامل کہتی ہین برخلاف اوسکی کہ خون جما ہوا حلق سی آتا ہو یا خون نکلا ناک سی یا جای ضرور یا پیشاب کی جگہہ سی حکم شہید کامل کا یہہ ہی کہ ہتیار اور موزی اور جو چیز کہ قابل کفن کی نہو اوسکی بدن سی دور کرین اور بغیر غسل ایسی ہی خون آلودہ کپڑون سمیت نماز جنازی کی پڑہ کر گاڑ دین بشرطیکہ کپڑی اوسکی موافق کفن سنت کی ہون یعنی مرد کی لیی تین کپڑی عورت کی لیی پانچ کپڑی چنانچہ معلوم ہو چکا ہی پس اگر کفن مسنون سی کپڑی زیادہ ہون تو کم کردین اور جو کم ہون تو زیادہ کردین تا کہ موافق کفن مسنون کی ہو جائیں عاقل بالغ پاک ہونا شہید کامل کی حکم مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک شرط ہی پس جو غیر محدود ہو یا حیض نفسا جنب اگر شہید ہو جائیں تو اونکو غسل اور کفن دیا جاے لیکن صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کی نزدیک یہہ شرطین نہیں ہین تو انکی نزدیک انکو بہی غسل اور کفن نہ دیا جاے بلکہ حکم انکا حکم شہید کامل کا ہی اگر باپ نی بیٹی کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نی قتل کیا اور وارثون نی قصاص اوسکا معاف بخش دیا یا خون بہا لیلیا تو بہی حکم شہید کامل کا جاری ہوگا اگرچہ قصاص گیا جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر مین یا دیہات مین ایسی جگہہ کہ وہان کی مقتول پائی جانی مین دیت واجب ہوتی ہی جیسی جامع مسجد یا شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی یا مارا گیا حد یا قصاص یا تعزیر مین یا کسی درندی نی پہاڑ ڈالا یا زخمی ہوکر مرتث ہوا یعنی لڑائی ہو چکنی کی بعد اسقدر جیا کہ اوسنی کچہہ کہایا پیا یا سویا یا معالجہ کیا اگرچہ تہوڑا ہو یا کچہہ دیا کی وصیت یا خرید فروخت کی یا بہت باتین کین یا وہان خیمی مین اوٹہہ آیا یا اوٹہایا لڑائی مین سی اور اوسکو ہوش حواس تہا پہر راہ مین مرگیا یا خیمی تک پہنچکر یا ایک مکان سی اوٹہہ کر دوسری مکان کو

[illegible]

کو جلا گیا اور گہوڑی ٹٹو وغیرہ سی اوسکی ڈبنی کا کچھہ خوف و خطر نہی تہا تو ان سب صورتون مین غسل اور کفن
دیا جا ہی ان سب حرکتون سی مرتث ہوتا ہی بشرطیکہ لڑائی ہو چکنی کی بعد یہہ حرکتین پائی جائین اگر لڑائی
ہنوز قائم تہی اور اوس سی کوئی حرکت انہین سی پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونی کا نہین اور محل شہادت
کاملہ نہین ہی لیس غسل اور کفن ندیا جائی اگر کسی مسلمان نی جہاد مین قصد کیا کافر حربی کی مارنی کا کسی حربی سی
پس اتفاقا وہ حربا اوسکی اپنی ہی لگ گیا اور وہ مرگیا تو اوسکو غسل اور کفن دیا جائی اور وہ شہید ہی آخرت کے
ثواب پاتیمین جیسی کہ مجنون یا نابالغ جنب یا نفسا یا حائض یا مرتث یا وہ شخص کہ دیوار سی دبکی مرگیا یا پانی مین
ڈوب کی یا آگ سی جل کر یا سفر مین یا علم دین کی طلب مین یا جمعی کی رات شب مین یا ذات الجنب کی مرض مین
یا پیٹ چلکر یا وبا سی یا عورت ولادت سی تو یہہ سب آخرت کی ثواب پاتیمین شہید ہین اگرچہ غسل و کفن دی جاتی ہین
امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی تیس شمار کیی ہین **دسوین فصل مسائل متفرقہ مین** کوئی مر جائی تو اوسکی اقربا کو چاہیی
کہ اگر ہو سکی تو سو آدمیون تک جنازہ کی لیی جمع کرین حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر سو آدمی جنازہ کی نماز پڑہین
اور وہ سب مردیکی شفاعت کرین تو اللہ تعالی اونکی شفاعت قبول کرتا ہی ایک کافر مرا اور اوسکی اپنونسی سوای
ایک مسلمانکی کوئی نتہا تو یہہ مسلمان اوسکو ناپاک کپڑی کی طرح دہوکی ایک کپڑی مین لپیٹ کر گڑہا کہود کی گاڑ دی
اور کسی چیز مین اوسکی گاڑ لی داب لی سی رعایت سنت نکری اگر اوسکی ہم مذہبونکی حوالہ کردی تو بہی جائز ہی
اگر اوسکی اپنونسی کوئی اور کافر بہی زندہ تہا تو اوس مسلمانکو ہرگز نچاہیی کہ اوسکی گاڑنی کا سرانجام کرے
بلکہ چہوڑ دی کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ داب لی اور اگر مرتد ہو معاذ اللہ اور اوسکی اپنونسی سوای اوس مسلمانکی کوئی نہو
تو اوسکو چاہیی کہ بے دہوئی بے کفن دی ایک گڑہا کہود کر مری کتی کی طرح دبا دی تاکہ اوسکی لاش کی سڑنی سی
کسی کو اذیت نہو اور جن کافرونکی مذہب مین مل گیا ہو اونکی حوالہ نکری جو مسلمان مرجاوی اور اوسکی اپنونسی
سوای کافرونکی کوئی نہو تو مسلمان کو نچاہیی کہ اوسی کافرونکی حوالہ کردی بلکہ آپ ہی مسلمان مل کر اوسکی تجہیز تکفین کرین
کوئی مرجائی اور کچھہ مال اپنا چہوڑ ریی تو کفن اوسکا اور مسلمانون پر واجب ہی بیت المال مین سی مل سکی تو بہتر ہی
والا اور مسلمانونسی مانگ کی تجہیز تکفین کیجاوی اگر اوسکی تجہیز تکفین سی کچھہ بچ رہی تو جس سی مانگا تہا اوسکی حوالی کردین
اور جو مالک معلوم نہو یا وہ نہ لی کسی اور محتاج میت کی تجہیز تکفین مین صرف کردین اگر کوئی محتاج میت نہ ملی تو فقیرونکو
خیرات کردین یا اپنی ہی خرچ مین لائین اگر خود محتاج ہون مردیکو غسل دیکی کفنا دیا اور اوسکا کچھہ بدن دہونی سی
بہول گئی پہر یاد آیا کہ کچھہ بدن دہونی سی رہ گیا ہی تو مردیکو کفن سی نکالکر وہ جگہہ اوسکی دہوکی پہر کفنا دین اور اگر
نماز اوسپر اوسی حالت مین پڑہ لی ہی تو پہر نماز پڑہین اور جو قبر مین رکہنی کی بعد یاد آئی اور مٹی ہنوز اوسپر نہ ڈالی ہو
تو باہر نکال کر وہ جگہہ اوسکی دہوکر پہر نماز پڑہ کی گاڑ دین اور اگر مٹی ڈالی چکی ہون تو پہر نہ اوکہیڑین مگر نماز
دوبارہ قبر پر پڑہنا ہی تحقیق یہہ نہی ہی اگر مردیکو صلا غسل یا کفن نہین دیا اور مٹی ڈالنی سی قبل یاد ہو تو اوسکو
نکالکر غسل کفن دیکی نماز پڑہکی پہر گاڑ دین اگر مٹی ڈالنی کی بعد یاد ہوا تو نہ اوکہیڑین بلکہ اوسی حالت مین

ف
سو آدمی کی روایت
حضرت عائشہ رض
عنہا سی ہی اور
حضرت عباس رض
سی روایت مین
[illegible]
چالیس آدمی کی [illegible]
نماز پڑہین بشرطیکہ
کسی کو شریک خدا کا
نہ کرتی ہون اور
وہ شفاعت مین
کرین تو خدا اوسکی
شفاعت قبول
کرتا ہی ۱۲

قبر پر نماز پڑھیں اگر میت کی ساتھ قبر میں کسی کا کپڑا یا روپیہ یا کچھہ اور مال بیگانہ رہ گیا اور مٹی بہی اوپر ڈال دی
تو قبر کھول کی اوسکا مال نکال دینا جائز ہی مسئلہ جو دفن کر چکی تو پہر اوکھیڑنا اوسکا درست نہیں ہی مگر واسطے
حق انسان کی یا وہاں سیلاب کا پانی بہتا ہی یا زور یا قبر کو کسی کا لی لیئ جاتا ہی تو وہاں سی اوکہیڑ لیا جاتا ہی
یا کسی اور ضرورت سی چنانچہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سی کسی اور کی چلی جاتی ہی کہ مالک مین کا مختار رہے
چاہی اوسکو نکال ڈالی چاہی قبر کو زمین کی برابر کر دی اگر مردہ خاک ہو گیا ہو تو زمین کی مالک کو کہیتی کرنا اور
عمارت بنانا ہی وہاں درست ہی اگر بعد دفن کرنیکی معلوم ہوا کہ میت رو بقبلہ جیسا چاہیی ویسا نہیں رکہی
یعنی معلوم ہوا کہ جنوب کو اوسکا سر ہی یا پاؤن ترچہا رکہا گیا ہی یا بائین کروٹ پر ہی تو پہر کہودنا قبر کا جائز ہے
جیسا ہی ویسا ہی رہنی دین اگر یہہ باتین مٹی ڈالنی سی پہلی معلوم ہو جائین تو درست کر لین اگر میت کی غسل کی لیی
پانی میسر نہو تو اوسکا تیمم کر کی نماز جنازی کی پڑہین اگر میت کا تیمم کر کی نماز جنازہ پڑہ لی پہر بقدر پانی میسر
کہ غسل کی لیی کافی تہا تو اوسکو غسل دی لین مگر نماز کی اعادی مین دو روایتین ہین ایک مین ہی اعادہ کرین
ایک مین نکرین اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازی کی بلا اختلاف درست ہے
اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اوسمین اختلاف ہی اگر مصلی کی پاؤن کی نیچی کی جگہہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیان
نکال کی اوپر کہڑا ہو کی نماز جنازی کی پڑہی تو درست ہی ایک کپڑا ہی اور دو شخص ایک زندہ و ایک مردہ
تو وہ جسکی ملک ہی اوسکی لیی اولی ہی اگر مردی کی ملک ہی اور زندہ مردیکا وارث ہی ایسی ہی اگر جاڑے
محافظت کی لیی مضطر ہی اوسکی پہننی مین تو لی لی اور مردیکو ننگا دفن کر دی اور اگر نماز کی لیی اوسی درکار ہی
اور ننگا رہنی مین کچھہ جان کا خطرہ نہیں تو مردی ہی کی کفن مین لگا دی اور آپ ننگا نماز پڑہی جیسی کہ ایک
شخص کی ملک پانی بقدر غسل کی تہا اور زندہ پینی کی لیی مضطر ہی تو اوس پانی کو پی لی اور میت کا تیمم کر کی
نماز جنازی کی پڑہی اور اگر اپنی طہارت کی لیی اوسی درکار ہی تو میت کی غسل مین صرف کری اور آپ تیمم کر کی
نماز جنازی کی پڑہی اگر پایا جاوی مردہ دار حرب مین اور کچھہ علامت کفر اور اسلام کی اوسمین نہو تو حکم کیا جاویگا
اوسکی کفر پر اگر مغرب کی نماز کی وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلی نماز مغرب کی پڑہی پیچھی نماز جنازی کی اگر عید کی
نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بہی مقدم کرین لیکن خطبہ عید کا بعد نماز جنازی کی پڑہین اگر تجہیز و تکفین میت کی
جمعی کی روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت دفن کر دین جمعی کی نماز تک رکہنا اوسکا اسواسطی کہ بہت سی آدمی جمع ہو کر
اوسپر نماز جنازی کی پڑہین کی مکروہ ہی اگر خوف ہو کہ میت کی دفن کرنی مین نماز جمعی کی فوت ہو جاویگی
تو جمعی کی نماز کی بعد دفن کرین جنازی کی ساتھہ جانا نفل پڑہنی سی بہتر ہی بشرطیکہ میت اوسکی ہمسایہ یا نسبتی
یا قرابتی ہو یا زندگی مین مشہور بصلاح و تقوی کی ہو اگر یہہ باتین اوسمین نہون تو نفل پڑہنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہون
اوسکی دفن کرانی مین مزدوری دیکر جنازی کو اٹہوانا اور قبر کہدوانا درست ہی اور ایسی ہی غسل دلوانا بہی
بعضون کی نزدیک جائز ہی لیکن اجرت لینا ایسا امور پر بہتر نہیں ہی اگر میت کی سوا ایک ہی شخص ہو تو اوسکو ان

ان امور پر اجرت لینا جائز نہین ہی مُردیکا گاڑنا اوسی جگہہ کی گورستان مین بہتر ہی کہ جس جگہہ مرا ہو میت کو دفن کرنی کی لیے لیجانا بعضی علما کی نزدیک دو کوس تک بعضون کی نزدیک ایک منزل اور بعضون کی نزدیک تین منزل تک بہی جائز ہی اور جو دفن کر چکی تو پہر اوسکو اوکہیڑ کر اور جگہہ لیجانا بی ضرورت جائز نہین چنانچہ قبل اسکی بہی معلوم ہو چکا دفن کرنا میت کو اوس گہر مین کہ جس مین مرا ہو مکروہ ہی اس لیے کہ یہہ خاص نبیون کی لیے ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین کوئی کشتی مین مرجاے اور دفن کرنی کی لیے زمین نزدیک نہو تو اوسکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑہ کر دریا مین ڈال دین قرآن مجید پڑہنا قبر کی پاس جائز ہی مردہ اس سی فائدہ مند ہوتا ہی قبر پر بیٹہنا سونا چلنا کہڑا ہونا بول و براز کرنا مکروہ ہی سبز گہاس کاٹنا قبر پر سی مکروہ ہی، مگر سوکہی کا کاٹنا درست ہی گورستان کی لکڑیان اور گہاس کاٹنا مکروہ ہی گورستان مین جوتیون سمیت چلنا مکروہ ہی اگرچہ قبرین بچا بچا کی چلے گورستان مین ننگی پیر چلنا خدا سی اونکی لیے مغفرت مانگنا مستحب ہی اپنی واسطی قبر کہود رکہنا کفن بنا رکہنا درست ہی بلکہ امید ہی کہ ثواب پائی مگر بعضی محققین قبر کو طیار کر رکہنا منع کرتی ہین اسواسطی کہ کسیکو معلوم نہین کہ کون سی زمین مین مریگا پہلی مردی کی قبر مین دوسریکو دفن کرنا منع ہی جب تک کہ پہلا گلکر مٹی نہو گیا ہو یا جگہہ کی ضرورت ہو تو اوس پہلی کی ہڈیان ایک طرف جمع کر کی دوسریکو اوسمین گاڑ دین کوئی حاملہ عورت مری پوری دنون سی اور اوسکی پیٹ مین بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اوسکا پیٹ بائین کوکہہ سی چاک کر کی بچہ نکالین لیکن جب تک کہ عورت دستکار ہوشیار مل سکی مرد ہاتہہ نہ لگائی اگر عورت نہ ملی تو پہر مرد کا بہی مضایقہ نہین ہی اگر زندہ عورت کی پیٹ مین بچہ مرجاے اور خطرہ ہو عورت کی ہلاک ہو جانیکا تو کوئی عورت ہوشیار دستکار اوسکی پیٹ مین ہاتہہ ڈالکی بچہ کو تہوڑا تہوڑا کاٹ کاٹ کی نکال لی کوئی عورت حاملہ پوری دنونکی مرگئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ حرکت کرتا تہا اور وہ اوسی حالت مین دفن کی گئی پہر کسیکو خواب مین نظر آئی اور کہا کہ مین نی قبر مین بچہ جنا ہی تو اوسکی قبر کہود کر دیکہنا درست نہین ہی ایک کپڑی مین دو مُردونکو ملا کر کفنانا نہین درست ہی اگر ضرورت ہو تو پہاڑ کر آدہی مین ایک کو لپیٹین آدہی مین دوسریکو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چہپی دو دو مردونکو ایک قبر مین گاڑنا نہین چاہیی مگر اگر ضرورت ہو جگہہ کی تو دیکہنا چاہیی کہ سب ایک جنس مین یعنی فقط مرد ہین یا فقط عورتین مثلاً یا مختلف ہین یعنی مرد عورتین نابالغ خنثی مشکل سب جمع ہین پس اگر ایک جنس ہون تو قبلے کی طرف اوسکو لگا کر رکہین جو اون سب مین افضل ہو پہر اوسکے پیچھے دوسریکو اسی قیاس سے اور اگر مختلف ہون تو قبلے کی طرف مرد بالغ کو لگا کی رکہین اوسکے پیچھے لڑکی کو اوسکے پیچھے خنثی مشکل کو اوسکے پیچھے عورت کو ان سب صورتون مین ہر ایک کے درمیان مین مٹی کی منڈیر بنا دین تاکہ جسم سب کے الگ الگ رہین زیارت کرنا قبرونکی مستحب ہے جب قبرونکی پاس جاوی تو یہہ پڑہنا سنت ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لیجاتی تہی تو ایسکو پڑہتی تہی اور مستحب ہی کہ سورہ یٰس پڑہنا کہ بہت ہی بہتر ہی حدیث شریف مین آیا ہی جس شخص نی قبرونکی پاس سورہ قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑہا اور اوسکا ثواب مردونکو بخشا تو دیا جاویگا ثواب اوسکو بقدر گنتی مردونکی جو وہان ہونگی یعنی اگر مردی وہان سو ہونگی تو اوسکو ایک حصی کا سو حصی کی قدر ثواب ملیگا اور قبر کی کہڑی ہوکی قبلی کو منہہ کرکی دعا پڑہنا مستحب ہی بعضون نی کہا ہی کہ میت کی طرف منہہ کرکی کہڑا ہو قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہی اور یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا ہی قبر کو چومنا اور اوسپر ہاتہہ رکہنا منع ہی مگر بعضون نی کہا ہی جو زیارت مزار متبرک انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی ولی اللہ اور صلحا کی میسر ہو تو اونکا طواف کرنا اور اوسکو چومنا اور اوسپر ہاتہہ رکہنا سعادت کا ہی زیارت کرنا قبرونکی جمعہ کی دن بعد نماز کی بہتر ہی اور بعضی کہتی ہین شب جمعہ مین آفتاب نکلنی تک اور پنجشنبہ کو اول روز اور آخر روز [illegible] جمعہ کی شب کو چہوٹتی ہین پہلی الی مین اپنی قبرونکو پہر اپنی گہرونکو آور دو عیدون کی اور محرم کی شب مین اور شب برات مین بہی روحین مومنین کی اپنی گہرون کو آتی ہین پہر آواز نرم سی اپنی اقربائون کو کہتی ہین کہ ہمارے واسطی کچہ خیرات صدقات کرو پس اگر اونہون نی کچہ کیا ہی تو دعا دیجاتی ہین ورنہ ناخوش ہوکر پہر جاتی ہین دفن کرنی کی بعد تلقین نکرین اور اگر کوئی کری تو منع بہی نکیا جائی اور صحیح تلقین مین طور یہ ہی کہ کہنا ہی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی یاد کر اوس راہ کو جسپر تہا تو اور کہہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا یعنی راضی ہوا مین اللہ سی رب ہونی مین اوسکی اور راضی ہوا مین اسلام سی دین ہونی مین اوسکی اور راضی ہوا مین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سی پیغمبر ہونی مین اوسکی اگر میت کا نام معلوم نہو تو کہا جائی ای بیٹی حوا کی اور باقی تلقین پوری کرلی جاوی جس کسی نی سوال قبر نہین ہوتا ہی اوسکو تلقین نکرین موافق اصح روایت کی نبیونسی سوال نہین ہوتا ہی اور نہ مسلمانون کی معصوم بچون سی آگ جلانا قبر پر منع ہی اور لوگونکی درخت یا سبز گہاس یا پہول اور سبزی کی قسم سی قبر پر جانا بہتر ہی کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی ثنا کرتا ہی اور میت کو اوسکی تسبیح سی انسیت ہوتی ہی چہپ لی اگر وصیت کی ہو کہ مجہی فلانا شخص غسل دوی یا قبر مین اوتاری یا نماز جنازہ کی پڑہی تو یہ وصیت باطل ہی اور یہ حق اوسکی اولیا کا ہی جسکو چاہین حکم دین یا خود آپ کرین **مسئلہ** اسقاط کا ایک شخص مر گیا ہو اور فرض نمازین اور واجب اور روزی ماہ رمضان المبارک کی اور کفارہ قسمونکا اور سجدی تلاوت یا اور کوئی واجب یا عشر اوسکی ذمی پر رہی کہ اوسنی ادا نہین کیی یا ادا تو کیی تہی لیکن نقصان کی ساتہ پس اگر اوسنی وصیت کی کہ مجہپر یہ حقوق باقی ہین میری مال سی ان حقوق کا فدیہ دیجیو پس اگر تہائی اوسکی مال کی اوسکی لیی کافی ہو تو دیا جائی اسطور سی کہ جتنی اوسپر فرض نمازین ہین وتر دون سمیت

[illegible]

صفحہ	سطر
110	۴
1	19

اور ماہ رمضان کی روزی شمار کرکی ہر ایک کی عوض مین آدہا صاع گیہون
اور باقی حقوق کا حال جیسی کی بیان آگی آتا ہی انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا
تو چاہیی کہ فدیہ پورا کرنی مین حیلہ کیا جاوی اور اگر ورثہ اپنی طرف سی پورا
پہر اس صورت مین حیلہ کرنا مناسب نہین ہی جیسی کہ اگر میت نی وصیت نکی ہوا
فدیہ دیدین تو درست ہی حیلہ یہہ ہی کہ عمر اوسکی سب حساب کیجاوی پہر اوسمین سی اب
نکال ڈالین مثلاً بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پہر ہر روز کی پانچ فرض نماز و وتر
بدلی دو دو سیر گیہون ہر نماز کی مقرر کرین پس ایکروز کی بارہ سیر ہوی اور ایک مہینی کی چالیس
من سی نو من اور ایک برس کے ایک سو آٹہ من اور ایک ماہ رمضان کی روزونکی بدلی ڈیڑہ من پس مجموع
ایک سو ساڑہی نو من ہوی اور چاہیی کہ بدلی سجدی سہو کی اور کفارہ یمین کی یا مثل انکی اور واجبات
کہ واجب الاداہین اور بندہ بسبب بشریت کی قاصر رہتا ہی فکر کرکی مثلاً اسقدر یہہ امور اوسکی ذمی رہ گئی
ہر ایک کی بدلی آدہی صاع گیہون مگر کفارہ یمین کی بدلی پانچ صاع حساب کرکی اندازسی اونسی زیادہ کیجئی
پہر جتنی کہ اوسکی عمر مقرر کی جاوی اوتنی ہی گیہون اوسی حساب سی مقرر کرکی قرآن مجید یا کوئی اور شی
ذی قیمت اون گیہون پر ایک مسکین کی ہاتہ بیچ ڈالین اگر قرآن مجید دینا منظور ہو تو اوسی لیکی بخشدین
ورثا اوسی چہوڑدین پس قرآن بیچنی والیکی اوس مسکین پر گیہون ثابت ہو جائینگی پہر قرآن بیچنی والا اوس مسکین کو
کہی کہ اس میت کی ذمی پر جو اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب اور سجدی سہو اور ماہ رمضان کی روزی
اور کفاری قسمونکی اور سوا انکی بعضی حقوق اللہ تعالی کی کہ واجب الاداہین اور اسی اون سب سی بعضی ادا
کیی ہین اور بعضی باقی ہین یا سبہی باقی ہین تو مین تجکو وہ گیہون کہ میری تجہپر ہین اس میت کی ان حقوق کی فدیہ مین
دیی پہر وہ مسکین کہی مینی قبول کیی پس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت مآب سی کہ اپنی فضل اور کرم سی
اوس میت کو مخلصی بخشی چاہیی کہ جس مسلمان کی وفات ہو تو اسقاط اوسکی اسطور سی کی جاوی پس اگر
وہ صاحب مال ہو تو اوسکی مال مین سی دین یا اگر ورثہ اپنی طرف سی ادا کردین تو بہی بہتر ہی والا یہہ حیلہ کرین
اور اس امر سی غافل نہوین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **گیارہوین فصل** تعزیت مین تعزیت کرنا
مصیبت والونکی سنت ہی تعزیت کی واسطی مصیبت والونکو تین روز تک بیٹہنا جائز ہی مگر ایکروز بیٹہنا اولی ہی
تعزیت کی لیی بیٹہنا دروازہ کی آگی مکروہ ہی دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہی موت کی بعد سی تین روز تک
تعزیت درست ہی قبل دفن کرنی کی تعزیت بہتر نہین ہی مگر جو اہل میت پر نہایت غم والم ہو تو قبل بہی مضایقہ
نہین تعزیت کرنی میت کی نسبت اقربا کی پاس جاکر مستحب ہی لیکن جوان عورت کی پاس جانا منع ہی مگر جس
کہ اوسکا اندیشہ شر کی پردہ حجاب نہو تو اوسکو درست ہی تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو یون کہی
اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون اصلی تو

ن یہ ہین اجر عظیم دی اللہ تعالی تجکو اور نیک کری تعزیت تیرا اور بخشی مردی تیری کو
منجملہ ماثورہ رسول اللہ صلی اللہ یا اہل مصیبت کے دل تیرا اونکی تسکین منسبی حاصل ہو اور مستحب ہی کری اہل مصیبت سی کہ یہ
یہ دعا بہت پڑھنا کہ درحدیث ہے کہ اہل مصیبت اکثر اوقات پڑھتا رہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
سورۂ انا ہمن گیا ویسی ہی کہی کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ
زہان ہوئی تعزیتی کی نصیحت مین فرمایا تہا اوسکا حاصل یہ ہی کہ مال ہماری اور اولاد وقبائل ہماری خدا کی
دہری ہوئی ہین اور اوسکی عاریتین ہین ہماری پاس کہ ہم کچھ فائدہ لیتی ہین ہم اونسی چندروز تہوڑی
تو کا ہم سی پس جسوقت کہ دین اوسنی یہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہی آور جب کر لیلی تو حق اوسکا صبر ہی
اور تہا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سی اور اوسکی عاریتون سی فائدہ لیا تو نی اوس سی خوشی اور رنگ حال مین پہر
خدا نی اوسی تاکہ اجر دی تجکو جزع فزع مت کر کہ یہ ضائع کردیگا اجر تیرا کو اگر ظاہر کیا جاوی کچھ ثواب مصیبت تیری
تو خواہ مخواہ تہوڑا جانی تو اوسکی مقابل مین مصیبت اپنی کو پس امیدوار ہو تو اللہ تعالی کی وعدی کا یہان تک تمام ہوچکی
پس چاہیی مسلمانون کو کہ ایسی ہی کلمات تعزیت مین کہین مردی کی برائیون سی ذکر کرنا منع ہی آیا ہی کہ جب اوسکی
برائی کوئی ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر مین اوسی جہڑکی سی کہتا ہی کہ تو ایسا تہا جیسا یہ کہتی ہین کافر کی واسطی بہی
تعزیت کرنا درست ہی مگر اوسی یون نکہی کہ بخشی اللہ تعالی تیری مردی کو بلکہ یون کہی کہ اللہ تعالی اسکا عوض دی تجکو اور تجکو
شمار مین کم نکری بارہوین فصل اہل مصیبت کی لیی طعام بہیجنی اور میت کی لیی صدقہ دینی مین مستحب ہی محلی والون کو
اور اون اپنون کو جو قرابت بعید رکہتی ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والونکو بہیجین اگر اہل مصیبت طعام نکہائین تو اوسیکا تو
ہین مستحب ہی کہ منت کر کی اونکو طعام کہلائین ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور بدعت شنیع ہی جیسی عوام الناس
اسی نالی مین لیتی ہین خصوصا دیہات مین کہ اگر اہل مصیبت ضیافت ندی تو نہایت مطعون اور بدنام کرتی ہین اگر
اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سی کچھ خیرات کری تاکہ میت کو ثواب پہنچی تو بہتر ہی اور مستحب ہی کہ
ولی میت کا اول شب کو کچھ تصدق موافق اپنی مقدور کی کری آور اگر محتاج تنگدست ہو تو چاہیی دو رکعت نفل پڑھکی
ثواب اوسکا مردہ کی روح کو بخشی امید ہی کہ اللہ تعالی میت کو بخش دیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کی دس دس بار
آیۃ الکرسی اور سورۂ الہکم التکاثر پڑہتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی پس رحم
کرو تم اپنی مردون پر خیرات کرنی مین پختہ طعام یا اور کچھ یا شیرینی میت کی پیچہی قبر پر بہیجنا مکروہ ہی شیخ عبدالحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نی جامع البرکات مین لکہا ہی کہ کتاب طالب المومنین مین مذکور ہی کہ وہ جو اس زمانی کی آدمی تکلفات کرتی ہین مثلا
سوم کو فرش بچہانا خیمہ کہڑا کرنا خوشبو تقسیم کرنا اور مانند اسکی سب بدعت شنیع اور غیر جائز ہین توبہ بخشی اللہ تعالی اونکو اون
کاموں سی اور عفو کری اگر تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو کہی کہ بڑی مصیبت پہنچی تجہی بعضون نی کہا ہی کہ یہ کفر ہی
بعضون نی کہا ہی کفر تو نہین ہی لیکن خطا بڑی ہی بعضون کی فتوی اسکی جواز پر دیا ہی آور اگر کہی جو کچھ کہ اوسکی عمر سی
کم ہوئی ہی تیری عمر مین زیادہ ہو جیو تو خوف کفر کا ہی اگر کہی عمر تیری زیادہ ہو جیو یہ بہی خطا اور جہل ہی

[illegible] مسائل اربعین میں نصاب الاحتساب و فتاوی بزازیہ فتح القدیر و نوادر الفتاوی [illegible] لکھا ہے ۱۲

صحتنامہ رسالہ تجہیز و تکفین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۸	شکوک	شکوک
۱۰۲	۱۰	غنیۃ المصلی	فتاوی قاضیخان النہر شرح کنز البحر الرائق فتح القدیر غنیۃ المصلی
ایضاً	۲۴	تغرغر	تغرغر
//	//	کلیمین	کلیمین
//	۲۵	شہاتین	شہادتین
۱۰۳	۱	اسقلوا	سواالی
//	۱۰	یبتر	بیتر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۲	حاوین	جاوین
۱۰۴	۱	انگلی	اونگلی
//	۱۲	بنکلی	نکلی
//	۲۴	مضایقہ	مضایقہ
۱۰۶	۱۵	ورع	ذرع
۱۰۷	۲۳	ولو	دونو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۴	اکر	اکثر
۱۱۴	۱۹	اوسکا	اونکا
۱۱۵	۳	تحل	تحمل
[illegible]	۶	جنب	یا جنبہ
//	۲۷	بمین	یمین
۱۱۶	۱۴	اوسکی	اوسیکے
۱۱۹	۳	ی بائز	بی جائز
۱۲۰	۶	ہوئی	ہوئین
//	۲۳	طالب المومنین	مثالب المومنین

تمام شد

یہانتک کلام تھا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اگر میت کی آنکھی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھدین تو امید ہی کہ اللہ تعالی اوسکو بخش دیگا عہد نامہ یہہ ہی اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ عَہْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور بعضی اگلے لوگون نے وصیت کی تھی کہ میری مرنے کے بعد میری ماتھے اور سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھدیجیو اور روایت معتبر ہی کہ ایک شخص صالح نے بہت سخت مرنے کے وقت اپنی بیٹی کو وصیت کی کہ میری مرنے کے بعد سینے اور ماتھے پر میری بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیجیو چنانچہ بیٹی نے ایسا ہی کیا پھر اوسنے جو خواب مین اپنے باپ کو دیکھا تو پوچھا کہ کیونکر گذری اوسنے کہا کہ جب مجھکو قبر مین رکھدیا دو فرشتے عذاب کی آئے میری ماتھے اور سینے پر فرشتون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا دیکھکر کہا تو بچ گیا عذاب سے

تمّت

خاتمۃ الطبع شکر ہی اوس خالق بیمثال کا کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ جسکی شان ہی ✢ احسان اوس منعم بیہمال کا کہ [illegible] اوسکی پہچان ہی ✢ اگر حیات عمدہ نعمائی الہی سی ہی ✢ تو موت بھی اوسکی حکمتون نا متناہی سی ہی ✢ مصلح عالم نبی آخر الزمان کو پیدا کیا ✢ تاریکی کفر کو اوسکی نور ہدایت سی کہو دیا ✢ پھر رؤف و رحیم اونکو فرمایا ✢ شریعت بھی ایسی زیادہ و بہتر ہمارا بنایا اونہون نی راہ سیدہی شریعت کی ہدایت فرمائی ✢ جو اوس راہ پر چلا اوسنی ہرگز خطا نپائی ✢ اصحاب اونکی سب ہر دم ہمراہ رہی ✢ زندگی بہر ترویج دین مین کوشش کرتی رہی ✢ کفر و شرک کا کیا حساب ہر بدعت کی جڑ کہود کے شک و تردد کو مٹا دیا بنا رسوم شیطانی کی ڈہا دی ✢ بڑا احسان مجتہدین کو کہ مسائل کا استنباط کیا ✢ مسائل [illegible] نکال کر صاف تقریر مین لکھدیا ✢ احسان زیادہ و متاخرین کا کہ ترجمی زبان مختلفہ مین کیے ✢ تاکہ مسلمان ضروریات دین کو اپنی زبان مین سمجھ لی ✢ اب بڑا ثواب اون مسلمانونکو کہ جنہون نی ان مسائل کو چھپوایا ✢ شہر قصبی کو کون کہی گاؤن گاؤن پہیلایا ✢ بڑی نیک عبد الرحمن خان صاحب کہ ایسی ہی کتابونکی چھپوانیمین مصروف ہین ✢ اور امور خیر کے سبب والہ اور مشغوف ہین ✢ شعبان سن بارہ سو چہیاسٹھ ہجریہ مین یہہ چار کتابین ہندی زبان مسائل ضروریہ کی [illegible] علی بخش کی مطبع مین اونکی فرمایش سی چہپین ✢ جسکی تاریخ یہہ مجموعہ آیا اوسکو مسائل ضروریہ شادی و غم روز مرہ حاجت عالم کی نکلین ✢ چاہیی مسلمانونکو یہہ کہ اس مجموعہ کو دیکھا کرین ✢ اور وقت استجابت دعا کی خان ممدوح کو یاد رکھین